



حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

مختصر حالات

علی واولی تبرکات

ملفوظات

از مولانا سید احمد رضا ندوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایف آئی اے لائبریری

922

ی

تذکرہ حضرت شاہ عبدالعزیز

محدث دہلوی

از: مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

•• اسویں اشاعتِ طوبیٰ

بشکریہ: مولانا حبیب اللہ اختر

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸۵



تذکرہ

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمتی ہالوی



از

مولانا نسیم احمد فریدی

ناشر

الفروغ ان بک ڈپو ۱۱۱/۱۱۱ نظیر آباد لکھنؤ

422-97

حقوقی طبع محفوظ

27

spin

2000

20

1949

عبد الستار نقیوری بانی

نظام التبريد بالبخار

www

2000

الفصلان یکم و ۳۱ فی ظہر بارگاہی

۱۰۰

۲۶	سنگ	۵	عمر خاشر
۲۷	مرغی وفات اور وفات	۹	حالات
۲۸	مرغی	۱۵	تقسیم
۳۰	تاریخیا سے وفات	۱۵	بیاد ایش
۳۲	مفوضات	۱۵	تقسیم
	مکتوبات	۱۶	بیت
	مکتوب شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ	۱۶	نکاح و اولاد
۱۳۸	کدام . (ربان علیہ السلام)	۱۶	حضرت شاہ ولی امر محدث دہلوی
	مکتوب شاہ عبدالعزیز نام شاہ ابوالفتح	۱۸	ایک ایام پاکا
۱۳۹	(کچھ حس)	۲۰	حضرت شاہ عبدالعزیز کے کلام
۱۴۱	مکتوب شاہ عبدالعزیز - بامشاہد	۲۱	مولانا علی دہلوی اور ان کے شاگرد
۱۴۲	مکتوب شاہ عبدالعزیز - بنجامین	۲۳	تصانیف
۱۴۳	مکتوب شاہ عبدالعزیز - کسب	۲۵	حضرت شاہ عبدالعزیز کی مجلس و مکتبہ
۱۴۴	مکتوب شاہ عبدالعزیز - بعض ایش	۲۶	آفری در کفران
			عبدالمجید

۱۵۸	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۴۱	جواب ذیاب حضرت شاہ عبدالعزیز
۱۶۰	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۴۲	ایک دستخط کا جواب
۱۶۱	مکتوب شاہ اہل اندلس بہ نام شاہ عبدالعزیز	۱۴۳	مکتوب شاہ سہیل کا مکتوب
۱۶۲	مکتوب شاہ اہل اندلس بہ نام شاہ قزوینی	۱۴۴	مکتوب صاحب بدھ پور کی طرف
۱۶۳	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۴۵	مکتوب مراد آبادی
۱۶۴	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۴۶	مکتوب مراد آبادی
۱۶۵	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۴۷	مکتوب مراد آبادی
۱۶۶	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۴۸	مکتوب مراد آبادی
۱۶۷	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۴۹	مکتوب مراد آبادی
۱۶۸	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۰	مکتوب مراد آبادی
۱۶۹	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۱	مکتوب مراد آبادی
۱۷۰	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۲	مکتوب مراد آبادی
۱۷۱	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۳	مکتوب مراد آبادی
۱۷۲	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۴	مکتوب مراد آبادی
۱۷۳	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۵	مکتوب مراد آبادی
۱۷۴	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۶	مکتوب مراد آبادی
۱۷۵	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۷	مکتوب مراد آبادی
۱۷۶	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۸	مکتوب مراد آبادی
۱۷۷	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۵۹	مکتوب مراد آبادی
۱۷۸	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۰	مکتوب مراد آبادی
۱۷۹	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۱	مکتوب مراد آبادی
۱۸۰	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۲	مکتوب مراد آبادی
۱۸۱	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۳	مکتوب مراد آبادی
۱۸۲	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۴	مکتوب مراد آبادی
۱۸۳	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۵	مکتوب مراد آبادی
۱۸۴	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۶	مکتوب مراد آبادی
۱۸۵	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۷	مکتوب مراد آبادی
۱۸۶	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۸	مکتوب مراد آبادی
۱۸۷	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۶۹	مکتوب مراد آبادی
۱۸۸	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۰	مکتوب مراد آبادی
۱۸۹	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۱	مکتوب مراد آبادی
۱۹۰	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۲	مکتوب مراد آبادی
۱۹۱	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۳	مکتوب مراد آبادی
۱۹۲	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۴	مکتوب مراد آبادی
۱۹۳	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۵	مکتوب مراد آبادی
۱۹۴	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۶	مکتوب مراد آبادی
۱۹۵	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۷	مکتوب مراد آبادی
۱۹۶	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۸	مکتوب مراد آبادی
۱۹۷	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۷۹	مکتوب مراد آبادی
۱۹۸	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۸۰	مکتوب مراد آبادی
۱۹۹	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۸۱	مکتوب مراد آبادی
۲۰۰	مکتوب شاہ عبدالعزیز بہ نام شاہ قزوینی	۱۸۲	مکتوب مراد آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض نامہ

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے
ادارۃ الفرقان کو دین و ملت کے مجددین و مصلحین کے مبارک تذکروں
و صحایہ و قیامات، مکتوبات و ملفوظات پر مثل متعدد ایسی کتابیں پیش
کرنے کی توفیق بخشی جس سے ہزار ہا ہزار بندوں کو راہ ہدایت نصیب
ہوئی، اور جس نے ظلمت و غفلت کی راہوں سے نکال کر ان کو اپنے محمد و کریم
پروردگار سے قریب کر دیا۔ وہ کریم ہیں اس عظیم نعمت پر شکر کی
توفیق عطا فرمائے۔

پیش نظر کتاب سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ
کی سوانح حیات و حالات، ملفوظات و مکتوبات اور علمی و ادبی تحریرات
کا پیش بہا مجموعہ ہے جس کو سراپا مرتبی تحقیق نابغہ روزگار حضرت
مولانا مفتی نسیم احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی عرق ریزی اور

دل سوزی کے ساتھ مرتب فرمایا تھا۔

قریباً دو سال پہلے حضرت مولانا فریدی مرحوم کی کچھ تصانیف
”قافۃ اہل دل“ (حضرت شاہ غلام علی مجددی اپنے ملفوظات و گفتات
کے آئینے میں) — تذکرہ حضرت شاہ عبد الرحیم و شاہ ابو الرضا
دہلوی — تذکرہ شاہ ابوسعید حسنی — ادارۃ الفرقان سے شائع
ہوئی تھیں، زیر نظر کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ مجموعہ بھی مقبول خاص و عام ہو اور
بندگان خدا کی ایمانی و روحانی ترقیات کا ذریعہ بنے۔

والسلام

محمد حسان نعمانی

ناظم ادارۃ الفرقان

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

کے مختصر

حالات

تبیہ

آج میرا قلم ایک ایسی شخصیت پر کچھ لکھنے کے لئے آمادہ ہے جس کا سکہ ظلم و
 فضل ہمارا رنگ عالم میں ملے۔ بات جو سارا مرقع تحقیق اور مجسم نظریں رموز و نکات
 تھا جو اسلام کی حقانیت کی تعداد میں روشن دلیل تھا جس نے ایک طرف تو دین و دنیا میں
 کا مشعل جاری رکھی اور دوسری طرف مسکندہ عرفان میں ملاحضات کی رہنمائی کی۔
 جس نے ایک طرف حفظ و انکسار کے ذریعے رشد و ہدایت کے دریا بہائے نور و صری
 طرف تصنیف و تالیف سے اسلام اور زور قابل منت و مصلحت کی حمایت و
 حفاظت کی جس نے ایک طرف مدد کو جاریا نہ لگائے تو دوسری طرف غنائے
 درد و بام کو ذکر اللہ سے لہر کر دیا جس نے اپنی روحانیت کی بے پناہ قوت و حریت
 اسلامی کی بے مثال طاقت کو روئے کار لا کر حضرت تیدا اسوہ خیرہ و جبار شہنشاہ
 مجاہد اور غازی تیار کیا جس نے ہندوستان میں اسلام و ایمان کے قیام و فروغ
 کے لئے ایک جاہل و بے رحمت کی تشکیل کی اور اسلام و ایمان کی بقا و استحکام کی
 خاطر سب رقا کے شہادت سے ہم آغوش ہو کر زندگی جاوید سے ہمکنار ہوا۔ اور جس کے

ایمان افروز نعروں کی آواز بآواز گشت آنکھی گنبد نیکیوں کے نیچے انصاف جزیں
 شفیق باری ہے۔۔۔ وہ شخصیت حضرت شاہجد العزیز حضرت دہلوی کی
 حاضری انگریز شخصیت ہے جو اپنے زمانے کے مؤرخین و شاعر کا مرجع تھے جو کمال
 فائدہ و مسترشدان آگاہی گہرے جنھوں نے مسلسل حالات و واقعات اور باہر و داخلی
 انتظام اور سماجی حالات کے دہائی میں کچھ کر مستان علوم و معارف دینی سے
 تشنگان باوجود توجہ و منت کو مستشار و مرآب کیا جن کی دنیا کی اگرچہ عالم
 شباب ہی میں جا چکی تھی لیکن ان کے دل کی حیرت انگیز روشنی نے ہزاروں دلوں کو
 روشن کر دیا ہزاروں دل کے تار و پاز کو کھینچ کر اپنی جہت سے بہرہ ور کیا
 اس عظیم شخصیت کے حالات کے بارے میں کچھ سچے سچے نہیں لکھ سکے ہیں۔
 حالات عزیزی مولانا جیمز جی دہلوی کی کتاب "دہلی کی زندگی" میں مذکور ہیں اور
 میں اس کا مطالعہ کیا، بڑی دلچسپی ہوئی کہ اس میں مولانا جی کو انہیں کیا لکھا
 حالانکہ مولانا جی کے پاس پورے بارے میں حالات بھی ہو سکتے تھے کہ اس وقت کافی
 ذرائع موجود تھے حیات دہلی کے آخر میں بھی انھیں جیمز جی نے حضرت شاہ
 عبد العزیز کا ذکر کیا ہے اس میں خود اسے حالات لکھنے اور نظم و شعر کے چند
 نمونے دکھانے کے بعد لکھتے ہیں۔

”اگرچہ اس وقت آپ کے خطوط بہت سے رسدات میرے زیر نظر ہیں، لیکن
 میرے حیات دہلی کے مطالعہ کے زمانے کے اخوات سے چند واقعات کا انتخاب آپ کے آپ کے

میرے عزیز دوست

خطوط کے جن رسدات کا ذکر جیمز جی صاحب سرسری طور پر کر رہے ہیں
 کاش وہ تمام خطوط حیات عزیزی با حیات دہلی میں درج ہو جاتے تو کئی حیات
 عزیزی کے بہت سے گوشے ہماری نظروں کے سامنے ہوتے۔

ذرا بے حدی حسن خاں مرحوم نے اقامت النوا میں بڑی ستائش و تہنید
 و ترقاد بالغ نظری کے ساتھ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر حال لکھا ہے اس کا
 ترجمہ مولانا ذوالفقار احمد بھابھائی مرحوم نے ان میں منسلک کر دیا ہے اور کچھ مزید
 حالات بھی آخر میں لکھے ہیں مگر ان دونوں کتابوں میں عمر عزیز کو کف نہ مل سکا
 ہے حالانکہ حضرت رحمۃ اللہ کی عمر اسی سال کی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ۱۱۰ھ
 میں پیدا ہونے والا انسان ۱۱۰ھ میں اسی سال کا ہو گا۔ اس قسم کی جو قلم
 سے پیدا ہوئی ان غلطیاں اگرچہ معمولی ہوتی ہیں مگر تاریخ و سوانح کے طالب علم
 کو نگاہ میں رکھنا کر دیتی ہیں۔

قاضی شاہ عبد العزیز مطہر مہجراتی کے شروع میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ
 کی برائے نام سوانح لکھی ہے اس کے آخر میں ہے کہ حضرت مولانا سربراہ داران
 ایشان قاضی مقام ایشان شہداء بدایں و دارالین مشغول گشتندالو یعنی حضرت
 شاہ عبد العزیز کے وصال کے بعد ان کے تینوں بھائی ان کے قاضی مقام ہوئے
 اور آپ کی جگہ درس و تدریس میں مشغول رہے۔ حالانکہ جیسے پہلے لکھا ہے

جن کے اہل حضرت شاہ عبدالعزیز کا ایک تہذیبیہ رہنے کو سب سے بڑی تفریق تھی۔
نے لے لی اور تہذیب الدین نے ۶

اب سے تقریباً تیس سال پیش جب کوہسار العلوم و روایت میں تعلیم پانا تھا
یہ ریاض دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس ریاض پر جو بحث انصاف کی ہوتی ہوئی ہے غالباً
حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے اس کو لکھیں ہے حال کیا تھا۔ اس ریاض میں زیادہ تر
حضرت شاہ عبدالعزیز کی لکھی ہوئی تہذیبات میں جو کسی اور کسی جگہ نہیں ہیں۔ اس میں شاہ
صاحب کے کلمات بھی ہیں۔ بقاوی بھی ہیں۔ اور کلام نظم و شعر کے بہتوں شاہکار بھی
اس ریاض کو لکھنے میں نے نقل کیا تھا اور اہل ان علمین ان تھا کہ جب یہ اس
تہذیب کا تعارف کرنا ہو گا اس کو دوبارہ دیکھ لوں گا۔ اب یہ اوصاف سے زیادہ
عصر گزارنے پر اثرات ادا کر رہے ہیں۔ اس ریاض کو پتہ نہیں چلے۔
خدا کرے وہ کتب خانہ میں محفوظ رہے ہیں۔ اس میں نے اس محل میں اپنے مقام پر اس میں
ہی سے نقل کئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے میں نے کر لیا۔ اس ریاض کے تعارف کی
غلام شرعیہ میں تھوڑے سے حالات اور ملاحظات عرض کر رہی ہوں۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتابیں اور تصانیف اور شاہکاروں کی کتابیں
یہ تہذیبیہ و اسلامیہ ہیں۔ (جو ان کے لئے ہیں) اور شاہکاروں کی کتابیں

پیدائش

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۱۱۵۱ھ میں پیدا ہوئے۔ غلام تعلیم
آریگی نام ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی زہد اور اہل علم کے لئے
شیخ محمد محدث تھے اور دوسری زہد سے چارہا جزا تھے جن میں جب نے
شاہ عبدالعزیز تھے۔

تعلیم

حقوق قرآن کے بعد آپ نے تعلیم زیادہ تر اپنے والد ماجد سے پائی اور کچھ تعلیم
حضرت شاہ محمد قاسم بھٹائی اور حضرت شاہ ذرا اللہ بڈھانی سے بھی حاصل کی۔
مفتاح اللہ ذہانت و کرامت پر مبنی اور علم و نظر پر مبنی ہو ا تھا۔ مال
کی طرف سے اپنے والد کے سامنے ہی تمام علوم و فنون مروجہ سے فائدہ اٹھائے تھے اور
اس زمانے سے شروع شروع کر رہا تھا۔

بیعت

اپنے والد ماجد سے تمام مسائل میں بیعت ہوئے اور تقریباً ہی جو ہیں
میدان سناٹے طے کر لیا۔ ۱۱۵۱ھ کے تھے کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا حضرت
شاہ عبداللہ محدث دہلوی کے تمام خلفاء کی مروجہ دینی میں آپ ہی تمام مروجہ اور
ستہا۔ انہیں بنائے گئے۔ اور اپنے چھوٹے بھائیوں مولانا شاہ و شیخ الدین شاہ
عبداللہ راء و شاہ عبدالغنی کی تعلیم و تربیت کا کام اپنے بھائی نے ختم دیا۔

عبدی حسن خاں کے والد ماجد، (۱۶۰۹ء) شاہ جہاں کی بیٹی شہجہ امروہیؒ کی بہن حضرت شاہ عبدالباری صدیقیؒ کی بیٹی (۱۶۰۳ء) کا نیا پندھن تھا۔ اعلیٰ امروہی (۱۶۰۳ء) کو لانا نہایت حسین ساکن مطلقاً خانی لولہ پائس ہوئی۔ یہ نام زلفی زہدیت کی بنا پر، دیکھا گیا ہے، (۱۶۰۳ء) شہجہ خانیؒ جن عورت غلام بنانا شروع کی، کا کوڑی (۱۶۰۳ء) کا پندھن لایا۔ آزادہ (۱۶۰۳ء) کو لانا شاہ ظہورؒ کی تھوڑی بھلہ روئی، آپ نے رکنا بہتر حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے اجازت حدیث مآل کی کافی تہذیب کا نکل، مولوی بہر علی، مولوی و مولوی دھوٹیں بہار پوری۔

مؤلف تذکرہ علما نے جہاں نے شہاب کو یہ دونوں عورت شاس بھی دتھے راقی تھے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی وفات کی صحبت میں رہتے تھے قوت مافوقہ بھی لگتی تھی کہ شاہ صاحبؒ سے ملتے تھے غلابہ فضلہ رکھتے تھے حضرت شاہ صاحبؒ کی زبان سے قرآن مجید کا وعظا بدہاں سن لیتے تھے اگر کوئی کہا کہ کچھ فرمائیے، کہنے کو قرآن کی کوئی آیت پڑھو اگر بھٹے، انا غلابہ فضلہ تو سمجھ کرے اور اس کا ترجمہ کرے تحصیل تشریح کرے تھے مفتی مسلمان لاہوریؒ نے فرماتے تھے کہ ایک شخص نے کہا میں اپنے میں مولوی بہر علیؒ زندہ تھے ان کے احادیث و کلمات کی حفاظت کا شوق تھا ہونا ان کو شریعہ جہاں کی حد میں سمجھ میں آئی، ان کے بعد مجلس وعظا مستند ہوئی، لیکن لوگوں نے کہا یہی مولوی بہر علیؒ میں جو وعظا کر رہے ہیں میں نے نہایت توجہ سے ان کا وعظا سنا جتنا ان کے متعلق سنا تھا اس سے نہا اعلان کو باایوب و خاں سے فارغ ہو گئے تھیں

یہ مسلم و مصلوکی اور ایک آیت کا مطلب دریافت کیا، انھوں نے بڑے اسکا مطلب بیان کیا اور میرے لشکر کا لگوئی، رو کو بڑا صحیح صحبت صاحب ترصد کیا کہ (تھیں) از جو تہذیب کے قائل اور جو تہذیب کے مخالف تھے اس سے اعزازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے انھیں صحبت سے خواص تو خواص عوام بھی کسی قدر متاثر ہوئے تھے۔

قصص حضرت

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی تصنیفات و مبالغات میں جو کتب شائع ہو چکی ہیں، جو موجود اور مشہور ہیں ان کی فہرست زیر التوا طراہات و اجازت ولی سے ان کے پیش کرنا ہوں۔ ان کے علاوہ بھی معلوم تھا ذخیرہ کتب و کتب اور جو کتب ان کا زائد و خلقت سے ملت ہوگی، ان کی لایاں میں سے ہر ایک پر مختصر تبصرہ کیا جا سکتا ہے، فی الحال فہرست اور اجمالی تعارف ہم ان کا ذکر کریں۔

(۱) آپ کی مشہور زہدیت تفسیر فتح العزیز ہے جو کو تفسیر حنفی بھی کہلاتی ہے اس تفسیر کو اپنے زمانے میں جو حکمران کا شہرہ و غلبہ تھا اعلیٰ اٹھایا، یہی جلدوں میں تھی، اس کا اکثر حصہ مگر دستخط میں خدائے ہو گیا، اول، آخر کی صورت و طبعی و قیاد ہوئیں جو شائع ہو چکی ہیں، اور ان کا اردو میں ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔

(۲) تحفہ آشنا مشرق و علم کا نام میں ایک زہدیت بھی شاہ کا ہے — فرقہ آمیز کی پوری حقیقت اور ان کے اعتراضات کے نکل جوابات ہیں۔ قرآن و

حدیث کے مطابق اور صحیح حدیث کے بہت سے گوشے اس کے مطالعے سے
 لکھتے ہیں۔ فقہ جرجانی سے اس کی تصنیف کا سال عرصہ چھٹا ہے۔ مولوی اسماعیل
 دہلوی نے اس کا عربی میں بھی ترجمہ کر دیا تھا۔ وہ حضرت شاہ صاحب نے ایک
 مجلس میں فقہ اشاعہ سے کلام کیا تو فرمایا کہ ایک شخص نے اس کتاب کے بارے
 میں لکھا تھا: "هذه الكتاب فیه ما یفید من الدلائل المستفیضة"۔ یعنی یہ کتاب
 ایسی ہے کہ اگر اس کے بارے میں نہ لے کر اس کو فروخت کیا جائے تو مجھ سے بچنے والا خدا
 میں رہے گا۔

(۳) بہتان طہنیں۔ اس میں کتب احادیث کی فہرست ہے اور ان کے
 مؤلفین و جامعین کے شروح و تبصیرات سمیت موجود ہیں۔ یہ فقیر کا کتاب ہے۔ اس کا اردو
 ترجمہ مولانا محمد مسیح صاحب دیوبند نے مدرسہ العلوم دیوبند کے کیا تھا۔
 (۴) بحوالہ الفاخر۔ خلاصہ زبان میں اصول حدیث کی مختصر اور بڑا احاطہ و نفع
 والا ہے اس کا بھی اردو میں ترجمہ ہو گیا ہے۔

(۵) میزان الیافہ۔ علم الیافہ میں ایک عمدہ متن ہے۔ اس کو غالب
 صاحب نے پہلے فارسی میں اردین صدیقی میر تقی مرحوم نے مکتبہ عربیہ الرحمن صاحب
 نقشبندی دیوبند کے حاشیے کے ساتھ اپنے مطبع مجتہبیانی میں شائع کیا۔
 (۶) میزان الکلام۔ جملہ کلام میں ایک عمدہ متن ہے۔

(۷) سرکبیل فی مسئلہ الفضل۔ یہ سالانہ فقہی شائع ہو رہا ہے اور قادیانہ

وہم میں شامل ہو کر بھی۔

(۸) حوزۃ الاقیاس۔ مکتبہ دارالاشعریہ کے فضائل میں ہے۔
 (۹) سرالشیخین۔ حضرات حضرت حسین بن علیؑ کے بارے میں ایک
 مختصر رسالہ ہے۔ مگر حضرت شاہ صاحب کی طرف اس کی تہذیب میں بعض محضرت
 لکھا ہے۔

(۱۰) رسالۃ فی الانساب۔ (۱۱) رسالۃ فی الایام۔

(۱۲) خواجہ چغتای کی ولایت کی کئی کتابیں ہیں۔

(۱۳) فتاویٰ۔ یہ مطبع مجتہبیانی میں دو جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کا
 اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ فتاویٰ کے ساتھ پہلے چھ رسائل بھی شائع ہوئے ہیں
 جو بہت اہم ہیں۔

ان کتابوں کے ساتھ حاجی فیض الدین فاروقی مراد آبادی کی کتب اسرار
 راجحہ کے جوابات اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی تالیفات قرار دینا چاہیے۔ یہ
 کتب جہاں تک مجھے معلوم ہے کتب خانہ دارالعلوم ندوہ کھنڈ، مکتبہ خانہ مظاہر
 علوم بہار پور، کتب خانہ اسلامیہ نور علی علی گڑھ اور کتب خانہ قاضی شہر بہار
 میں موجود ہے۔ حاجی فیض الدین مراد آبادی اس کتاب کے زبان میں جو تفسیر
 فرماتے ہیں اس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔ اہل حیات جیسا کہ کتب دارالعلوم
 ندوہ کے نقل کی گئی تھی۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک تفسیر تائیف لکھی ہے جس کا نام فتح العزیز ہے۔ ابھی اس کے سورتات پر اس کی منزل تک نہیں پہنچے ہیں لیکن قواسم میں مختصرات پر اس اور لطائف شیار قریم سے بھی پہنچاؤ علوم پر خصوصیت سے بحث کی گئی ہے۔

۱) سورۃ قولہ کے عنوانات اور اجماعاً ہر سورت کا مضمون۔

۲) بعض آیات کا بعض کے ساتھ ربط۔

۳) مشابہات اقوال۔

۴) بعض احکام قرآنی کے اسرار۔

۵) لطائف تفسیر قرآن۔

مصنف سید احمد علی نے ان پانچوں علوم کے لئے جبرجستہ فقیر محبت

رفیع الدین مراد آبادی کو مکاتیب کی شکل میں دیا اور فرمایا ہے ان کے بارے میں

احقر نے جو سوالات کئے ان کے جوابات بھی مکاتیب میں لکھے ہیں نے ان سب

ان اور ان میں جمع کر دیا۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ

مجاہدیں درج قرآن

نہجہ در نظر و حکم حضرت مولانا سید علی فیض آبادی نے اپنی مرکز الدار

کتاب ازالۃ الغم کے متعلقہ میں حضرت شاہ صاحب کی مجاہدیں درج قرآن

کا انکھوں کی حالت غور فرمایا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

”طاہر دہلوی رحمت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ اور سید شہید کاظمین خطا پانے

در سے میں منتقل کرتے تھے برائے قین وہاں بھیجے ہوئے تھے اور یہ خط کافی بیک

ہو چکا تھا علماء کرام تفسیر تفسیر تفسیر تفسیر تفسیر تفسیر تفسیر تفسیر تفسیر تفسیر

اپنے سامنے رکھتے تھے۔ اور کچھ لیتے تھے کہ اس وقت فلاں اشکال کو غور کیا

میں سے مل فرمایا گیا ہے۔ میں نے بار بار دیکھا کہ جس شخص کے دل کی کسی قسم کا سفر میں

پیش آتا تھا آپ کی تقریر سے وہ شخص مطمئن ہو جاتا تھا۔ آپ کے بعض صحبت سے

اکثر غیر مسلم مسلمان ہو جاتے اور شک و تردید والے قوت اعتقاد حاصل کرتے تھے

— فقیر کا سفر دہلی میں بھی تھیں نہ بہت کے سلسلے میں ہوا تھا جب اس بابرکت

صحبت میں الزم کے ساتھ ہوا تو عام شکوک اور باہم تفرق ہو گئے۔“

آخری درس قرآن۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا آخری درس قرآن اربعہ مواضع

اقرب بشرق و غرب کی تفسیر تھا یہاں سے حضرت شاہ عبدالعزیز نے تفسیر شروع کی

اور ان کا آخری درس آیات الکریمۃ تبارک اللہ تعالیٰ کی تفسیر تھا۔ اس سے آگے

کہ حضرت شاہ محمد اسحق نے سلسلہ جاری رکھا۔

(ماخوذ از نزہت انوار جلد ۲، بحوالہ مقامات الطریقہ)

حکیم سید عبدالحی زبیر نے الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔ آپ طویل اقامت
نیف البدن، مگر کم گون اکثراً وہ جسم اور عقلی و ادنیٰ والے تھے۔

مسکات

علامہ فہرست الحدیث حسن خاں مرحوم نے افکار العلماء میں لکھا ہے کہ ان کا
شاہ عبد العزیز کا بہنادران علوم حدیث و فقہ تھی کا ہے خدمت اس علم شریفین
کی ہیں اس خاندان سے وجود اس کی نورانی اس ملک میں اور کسی سے معلوم نہیں ہو
ہیں۔
(الرحمن المصلح بحوالہ اقامت)

مرضی و فوات اور وفات

زبیر نے الفاظ میں ہے کہ ۵ سال کی عمر سے آپ کو گونا گوں امراض افتی ہو
گئے تھے جس کی وجہ سے دنیا پر برا اثر پڑ گیا تھا بابر نے مدد کا کام شاہ رفیع الدین
اور شاہ عبد القادر کے سپرد کر دیا تھا۔ زیادہ تر طبی و دوائی بھائی طلباء کو درس
حدیث دیتے تھے خود بھی درس حدیث دیتے تھے مگر کم۔ تصنیف و تالیف فنی
و حفظ کا کام بابر جاری رہا۔ آپ کے موصوفات حق تعالیٰ سے لہجہ ہوتے تھے۔
آخری عمر میں تو آپ اس قابل بھی رہے تھے کہ مجلس میں ایک ساعت بیٹھیں
دو دن بدویں و قدیم و جدید کے درمیان دو آدمیوں کے ہمارے چلا کرتے
تھے اور اس وقت میں پلٹے پلٹے بھی دس دیتے تھے اور رشادہ ہدایت کی باتوں

و نہایت بھی اپنے کلمات طبیات کے ذریعے فرماتے جاتے تھے و ہوا و مغرب
کے درمیانی وقت میں اس سرگرم نگ آواز آدمیوں کے ہمارے ہنر شریف نے
جاتے تھے جو دوسرا درجہ مسجد دہلی کے درمیان میں ہے لوگ اس وقت آپ کا
قدم کے منتظر رہتے اور اپنے سوالات اور علمی اشکالات آپ کی خدمت میں
پیش کر کے حل کرتے تھے۔ بھوک اتنی کم جو کئی کئی دن کے بعد
خدا استعمال فرماتے تھے

بالآخر وہ زاد بھی قریب آگے جب کہ ہندوستان کا یہ کتاب علم غریب بنے
والا ہے مولوی سید احمد علی گنور دہلی نے دیرینہ خاندان الحکماء کے قریب ایک صاحب
حضرت شاہ صاحب کے حالات ایک خط میں لکھے ہیں۔ الرحمن المصلح
میں بخط درج ہے میں اس خط انھیں دوری حصہ یہاں نقل کرتا ہوں کہیں
کہیں جنوم باقی رکھتے ہوئے الفاظ میں تیز کر دیا گیا ہے۔

۳۰ ماہ درجہ شریعت سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ یاروں کے بعد آگے پاؤں بلکہ
اس سے بھی کم خدا استعمال کرتے تھے تمام رات بجا رہتا تھا اور باجھو خود اور
چڑھتے تھے، آخر رمضان میں طبیعت پہلے سے زیادہ ناساز ہوئی چنانچہ انعام
رمضان کو شام کے وقت عطشی طاری ہو گئی۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے، تمام فکر
میں ایک عجیب قیامت برپا ہو گئی، اس کی وجہ کو حدیثی اور سیر کا دن تھا کچھ لذت
ہو گئی، روافض معمول کے، پھر دن چڑھے نماز عید والی گئی کو مسجد اکبر آبادی میں پھر

۱۰۰

تاریخ نامے وقات

حضرت شاہ رؤف احمد راقی مجددی دامپوری نے حسب ذیل تصانیف کی

شہزادہ عبدالعزیز فرخ چہاں
چہرہ یک شہزادہ نقیض عنوان
سہن تجوی چہرہ سہما انبات
سہاں باغش زہرہ چہرہ سہست
خواہی ازہرہ چہرہ سہست
کسہ سہرہ سہرہ سہرہ سہرہ
در قہرہ سہست چہرہ سہرہ
سہن سہرہ سہرہ سہرہ سہرہ

عالم سہرہ سہرہ سہرہ
ازہرہ سہرہ سہرہ سہرہ
گفت اے سہرہ سہرہ سہرہ
ازہرہ سہرہ سہرہ سہرہ
اولا چہرہ سہرہ سہرہ
سہن سہرہ سہرہ سہرہ
سہرہ سہرہ سہرہ سہرہ
سہرہ سہرہ سہرہ سہرہ
سہرہ سہرہ سہرہ سہرہ

جناب فقیر کی عید العزیز والا تقدیر
 قیامے دیں وہ عالم قدیم انشراح
 عزت کے کہ باقیہ و انشراح
 اہم جگر و زبان نکلتے ہی
 مصیبت اہل دل و عتقائے دنیا
 مملکت و سرحد و شاہ جہاں
 بھیم از سرحد و کار تار و کیش
 پس از حضور و ہمارت کوئیں
 بخت زیر زمین و مہر دین
 ۱۱۴۴ھ

ملفوظات

تاریخ مختصر

حضرت شاہ عبد العزیز کے ملفوظات کا ایک کمرہ دار نسخہ میں قاضی شہر الدین صاحب صدیقی بریلی مرحوم نے طبع ہجراتی بریل سے طبع کر لیا تھا۔ اس کا چھ ترچہ مولوی عیسیٰ الدہلوی بریلی نے کیا جو طبع ہجری میں آج بھی ہوا۔ اس ترجمہ کے مطالعہ کا واقعہ یہ ہے کہ قاضی صاحب نے ملفوظات کے شروع میں بطور پیش لفظ اس لئے لکھیں جو کچھ فارسی زبان میں اور تمام فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

کرسٹیا بشیر الدین صدیقی بریلی کی خدمت میں عرض ہوا ہے کہ کچھ کاپی کے زمانے سے حصول ملفوظات اور کلام کا شوق تھا خصوصاً حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور دیگر ان اکابر ملت کی تصانیف جمع کرنے اور چھپنے کا ذوق تھا جن سے اس تکمیل البصافت کو اور اس کے بزرگوں کو اہل دولت و علم کو قلعہ ہے میں انگریزوں میں رہتا تھا اگرچہ میں ہر سال ان تصانیف کو حاصل کر لیا جہاں کہیں پتہ چلے قاضی سی کشمیر اور حضرت آغا خان نے یہ کام میری کو مقرب کر لیا تھا۔ اس طرح میں نے اس سلسلے کی بہت سی کتابیں حاصل کر لی ہیں جس کے بعد کو

صحبہ منورہ، حق و خفاش نے کرنے کا قصد ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ دہشت
وید سے دل کی آرزو بھی گئی کہ اگر حضرت شاہ مجدد الف ثانی کے کسی مرید یا شاگرد
نے ملفوظات صحیح کے چھوٹے تو وہ بھی حاصل ہو جائیں، لہذا وہ کو جو نذر و بندہ کے
بوجھ کر نہ لے، دل پر کئی ایسی نسخہ ملفوظات طیبات ہم پہنچائی، جو کہ غلو سے
مذاہب سے کوئی کتاب کی پوسیدگی اور کرم خوردگی کے باعث جامع ملفوظات کا ہم
در یافت نہ ہو سکا۔ البتہ بعد وسطا لو اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ ان ملفوظات کا جامع
حضرت حمزہ اندوطلر کا کوئی نسبت ہی خاص مرید ہے، اپنے طبیعت کے قضاے اور
بعض اخوان واجتہات کے اصرار کی بنا پر میں نے اس کو ہرے بہا کو کئی دکان صاحب
دیکھا اور اس کو پہنچ کرانے کے لئے کوشش کی، لیکن اس کتاب کی بدایت
میں کافی محنت کرنا پڑی ہے۔ ورنہ یہ کی اور پوسیدگی کی وجہ سے اصل کتاب میں جو
کلمات پڑھے نہ پاسکے اور جن میں اپنی کچھ اور رائے سے جوڑ لگانا مناسب تھا
ان مقامات کو مجھ پر اچھے حال پر بھی نہ دیا گیا ہے، علاوہ بریں کچھ اضافہ کا کہ کتاب
مطبع کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں، ان کو آخر کتاب میں غلط نام کے عنوان سے لکھا
دیا گیا ہے۔

میں نے اسے تقریباً تیس سال پہلے قاضی صاحب مرحوم سے پیش کر دیا کہ

مجدد الف ثانی کے ہاں یہ نسخہ نہ لے سکا، تو میں نے یہ لکھا ہے۔

معلوم کیا تھا کہ ان کو اصل نسخہ کہاں سے دستیاب ہوا۔ بارہ مرتبہ کے انھوں
نے فرمایا تھا کہ مختصر اسے، لیکن یہ نسخہ کا تھا، معلوم نہیں کہ ان کے صاحبزادے کو کئی
نسخہ تین سو بارین تیار دیر بھی کے پاس اب بھی وہ اصل نسخہ محفوظ ہے یا نہیں، و
جو اب ہر دم آتا، وہ میں دیکھ کر حضرت الدین احمد مرحوم کا بھی کردہ ذخیرہ کتب
ہے اور اب کچھ عرصے سے مسلم پانچ رشتی علی گڑھ کی آزاد لائبریری میں شامل ہو گیا
ہے، ملفوظات شاہ مجدد الف ثانی کا ایک قلمی نسخہ ہے، مولانا ابوالحسن فاروقی
گوپاوی ایم اے علی گڑھ نے اس نسخے پر تصدیق کرتے ہوئے جو اب ہر ذرا ہر شے تصدیق
کیا ہے۔

”یہ ملفوظات سوال و جواب کی شکل میں ہیں جن میں مسائل تصوف کے کھوکھرائی
فقط، تفسیر حدیث اور بعض واقعات تاریخی کا کڑا رد و معالجات درج ہے، کتاب
قابل مطالعہ ہے، لیکن بہت غلط معمولی اشتباہات ہیں، لیکن کتاب کا رد و معالجات
بہت معمولی ہے جس سے عربی عبارتیں غلط ہوئی ہیں بلکہ..... کافی خراب ہے۔
جس کی وجہ سے بعض الفاظ اشتباہ سے پڑھے جاتے ہیں۔“

مجھے علی گڑھ میں اس نسخے کا مطالعہ کرنے کا کئی مرتبہ اتفاق ہوا ہے۔
۱۹۵۷ء کی ان پڑھت میں بہت کچھ غلطی یہ غلطی تیار ہوا ہے۔ میں نے
ایک مرتبہ بطور نسخے کا اس قلمی نسخے سے معاذ بھی کیا، دو تین دن کئی گھنٹے
صرف کر کے، چھائی کتاب کا مقابلہ کر چکا ہوں، اسے ہی جیسے میں درجنوں

غلیظ اس مطلبہ سے جس میں انھیں بعض جگہ مطلبہ سے جس میں انھیں کچھ میں غلطیوں میں غلط ہیں۔ اس سے اندازہ ہو اگر قاضی بشیر الدین صدیقی میرنگی مرحوم کا نسخہ اس نسخے کی نقل نہیں ہے۔

مطوعات کا دوسرا ترجمہ اگر مضمین اکتا ایم اے پبلیک ڈی کی تحریک سے کراچی میں شائع ہوا۔ وہ فاضل مترجموں نے اس کا کمر انجام دیا۔ اگر صاحب نے اس کا پیش حفظ لکھا جس میں میر تقی کے ترجمے کے متعلق قریب قریب اس میں ترجمے کی حیثیت غلطیوں میں اور اگر نہیں ان میں کی عبارتیں ترجمے سے بھٹ گئی ہیں۔

اس میں خیر نہیں کہ دوسرا ترجمہ اکتا بیت، طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے دیدہ زیب ہے۔ مقدمہ کی جھوٹ و فساد بھی لکھا گیا ہے۔ مگر اس میں بھی ترجمے کے غلطیاں کثرت سے موجود ہیں۔ میرے سامنے اگر پہلا ترجمہ بھی ہوتا تو مجھے اس کا پتہ چلانا آسان ہوتا کہ دوسرے ترجمے میں کن کن غلطیوں کا اندازہ کن کن غلطیوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ کراچی والے ترجمے میں بہت سی ایسی غلطیاں ہیں کہ بے اختیار ہنسی آنے لگتی ہے۔ مطلبہ فارسی نسخے میں جتنا بہت سی غلطیاں ہیں، لیکن جو عبارتیں بڑی جاگزیں ہیں اور جو اس کے جس کا مطلب لگ سکتا ہے اس کا سرسری طور پر بغیر سوچے گلے ایک گول مول ڈال دیا کہ اگر ترجمہ کر دیا شان ترجمانی کے مناسب نہیں۔ نسخہ مطوعات اور اس کے ترجمے پر مستقل طور پر ایک مضمون لکھتے

کا ارادہ ہے۔ فی الحال ڈالنے سے بچنے سے اور خود اسے پیش کرنے جاتے ہیں

مطوعات کا مطلبہ میں ہے۔ خیر زندہ کر شاگرد و خلیفہ والدہ ام کوثرؓ اس عبارت کا ترجمہ سید عساکرہ ہے کہ زندے کے یعنی میرے خسر کو میرے والد کے شاگرد و خلیفہ تھے۔ اب اس کا کراچی والے ترجمہ کو غلط نظر آئے ایک شخص خیر زندہ؟ دوسرا عبارت ترجمے میں لگی ہوئی ہے، اگر میرے والد کا خلیفہ اور شاگرد تھا۔ دوسری جگہ اس سے بھی زیادہ عجیب ترجمہ ہے۔

مطوعات میں ہے۔ ارشاد فاضل والد صاحب کا خلیفہ ام کوثرؓ والدہ ام کوثرؓ جن کی ذکر اور بشارتیں ملایا کہ۔ علامہ کے کلاس کا ترجمہ ہوا۔ میں نے والد صاحب کی نقل کسی کا نسخہ دیکھا، مگر باں سنا ہے چنانچہ طبیعی کا ملاحظہ اس کا ذکر بخاری میں جایا آتا ہے۔

اب کراچی کے ترجمے کا پڑھئے۔ میں نے اپنے والد صاحب کے برابر کسی کا ملاحظہ نہیں دیکھا مگر ایک خلیفہ کا حال سنا ہے بخاری میں اس کا ذکر آیا۔

ذکر ہے۔

میر تقی میرؒ کی ترجمہ کے حالات شامیہ میں مذکور ہیں کہ والد صاحب کے کلاس میں غلطیاں کثرت سے ملتی ہیں۔ اس نسخہ کو اب ان کی جگہ پر ہے کہ میر تقی کے کلاس میں غلطیاں کثرت سے ملتی ہیں۔ اس نسخہ کو اب ان کی جگہ پر ہے کہ میر تقی کے کلاس میں غلطیاں کثرت سے ملتی ہیں۔

مجموعی حیثیت سے یہ ملفوظات بہت دلچسپ اور بہت سی معلومات کے حامل ہیں۔ جامع نے اپنا نام اگرچہ نہیں بتایا لیکن کچھ محنت کرنے کے بعد ان کے دیباچے کی روشنی میں اتنا معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کس جگہ کے یا کم از کم کس علاقے اور زمانہ کے شخص تھے۔

جامع ملفوظات نے شروع میں لکھا ہے کہ میں بتا رہا ہوں ۱۳ رجب ۱۳۳۵ بروز شنبہ دوسری مرتبہ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اسرار کا خلاصہ بیان کیا۔ حضرت نے بعد ازاں سفار وغیرہ حافیت جہانی و روحانی و الہی و مانی وغیرہ مسائل کو معلوم فرمایا اسی دن میں نے ملفوظات لکھنے کی اجازت حاصل کی، پھر ماضی سکونت کے لئے ایک مکان دریافت کیا اور پھر یہ بیان کیا۔ بعد ۱۳ رجب ۱۳۳۵ بروز جمعہ ۱۳ سے ملفوظات کا سلسلہ شروع کر دیا۔

داعی قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ شمال ۱۳۳۵ء کی کام جاری رہا اور تقریباً تین ماہ کے ملفوظات جمع کرنے کے بعد اس لئے ۱۳۳۵ء کو حضرت شاہ فرید الدین دہلوی کا حال جو ہے۔ اس مجموعہ ملفوظات کے آخر میں ان کے مرض اور وفات سے متعلق بھی چند واقعات ہیں، اور پھر چند ورق کے بعد ملفوظات ختم ہو جاتے ہیں۔

ان ملفوظات میں علاوہ مجلس خاص کے اصل تندی کے وقت کی لکھنوی بھی

کبھی کبھی ترمیم ہوئی ہے۔ ان میں حدیث و تفسیر کے کچھ مسائل نصت، دروز طریقت، ادبی نکات، انبی اور اپنے والد ماجد نیز دیگر شخصیات کی غزلیں، مروجہ کمال کی آیات اور معلومات عامہ کا ذخیرہ اپنے حافظہ کی مدد سے پیش فرمایا گیا ہے۔ سنجیدگی کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں ایسی غزلیں بھی جھلکتی ہیں کہ انہوں نے صدی کے بابت کچھ بدشگورہ کہہ سکتے ہیں۔ ان ملفوظات کو برصغیر ہند میں ۱۳۳۵ء کو ۵۰ سال کی عمر میں جب کہ گونا گوں امراض لاحق ہیں، بصارت کبھی کی جاتی ہے جس وقت ڈھورہ پائے لیکن حافظہ شباب پر ہے طبیعت جوان ہے اور دل زندہ ہے۔ وہ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کا دل و دماغ کے لئے ایک اور مسلم حکومت کے زوال اور غلط افکار کے غلبہ و اقتدار کی وجہ سے غمگین ہے اور جو عالم شباب میں اپنے سچے غلط واقعات فرماتے تھے وہ صوفیوں کی طرف سے براں گزرتے اور ان غایاں ہو جاتا تھا۔ عالم پیری میں ان کا مضبوط کمال کو پہنچ گیا ہے اور وہ اپنی مجلس کے اندر زندہ رہا ہے اور "آتش باور دل" نظر کے میں بہر حال اب میں ملفوظات کی تکمیل میں کرتا ہوں۔

تفسیر مایا۔ کہ باضیہ سورۃ، آخری سورۃ اذ لجا آئے جس کو سورۃ نصر اور سورۃ فتح بھی کہتے ہیں۔ اس سورۃ میں منہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے۔ یعنی جب مہر طرک کی نصرت ہماری باتوں سے آپ کو پہنچ گئی اور مقصد نبوت انجام پانچا تو آپ باہر سے پاس آجائے۔

کس کو نہیں دے دیتے بعد نعت، ولایت کس خرقے میں جاری ہے، یا پھر میں
عید و ہجرت کا اہتمام کہاں ہے۔ جیسے ہندوستان میں چھوٹی سیبل اللہ کس
نے رائج کیا اور سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری کون تھے۔ یہ
ارشاد فرمایا کہ غازی الدین خاں جو اچھے شاعر تھے، کہا کرتے تھے کہ میں
شعر میں معنی نہ ہوں، اہل ہوا، اس کو خواہ خواہ چھین تان کر کے، تصوف میں
لے جاؤ معنی پیدا کر لے گا۔

ایک مرتبہ نے عرض کیا کہ بعد حضرت سیدہ خدیجہؓ المون کی کتابت کو بزرگوں نے پوش
و موجب محبت، انہی بتایا ہے کہ حدیث میں بھی یہ بات آئی ہے یا فقہاء بزرگوں
کا فقر ہے؟ فرمایا کہ بات حدیث میں نہیں ہے۔

سید احمد رشتیؒ کے بارے میں جو کہ حضرت کے بڑے خلفاء میں سے ہیں
اور جن کا ذکر خراس سے پہلے بھی آچکا ہے۔ لیکن سہ معنی میں نے عرض کیا کہ
ان کو جو حضرت دال کے ساتھ خزانہ شہادت و عشق ہے اس کی ہر سے ہلو بھی اس
پرست محبت و مہربانی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ بندے سے غافل
محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جو اسے خیر دے۔ یہ غافل
محبت ہونا اختیار کی بات نہیں ہے چنانچہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

یاد دل کہ باہ و داد و یاد دل ز کو باہ و داد
دل و دین دل و دین دل و دین دل و دین

یعنی کس کو دل دینا چاہیے اور کس سے دل لے لینا چاہیے۔ یہ دونوں باتیں
لہذا دینی بندے کے اختیار میں نہیں ہے۔

ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو طہری و دولت یا کوئی اور نعمت عطا
فرمائے تو اس کو چاہیے کہ اس نعمت کی ترویج و اشاعت کا اہتمام کر کے اس
نعمت کو مزید کرنے، مولوی امام الدین جو کہ دوسرا کٹر و پاکٹ پرست تھے اپنے
بھائی مولوی نظام الدین کی تائید میں اسے تھے۔ انہوں نے فرقہ پرستی یعنی
الدہ کی پیروی کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے والد
یوسف حضرت یعقوب علیہ السلام سے جدا ہوئے تو صرف اس حسب الی کا تعلق تھی
کشتی نہیں رکھتا تھا کہ بیٹے کو پہنچا لیتے اور پالیتے، پھر جب دوسرے بیٹے کی
بھائی کا تعلق بھی شامل حال ہو گیا تو پھر اپنی قوت پیدا ہوئی کہ وہ اس سے
طاعات ہو گئی۔ مطلب یہ کہ تبار سے فرق کا اگر بھی تمہاری والدہ پر جو
ہو گا اس سے تمہارے کہ نظام الدین تمہارے عہد والدہ کے پاس پہنچ جائیں،
منسب و مالک۔ شیل والدہ صاحبہ حضرت شہادتی اللہ کے
میں نے کسی کا ملاحظہ نہیں دیکھا ہاں سنا ہے کہ وہاں جو بھی کے ملاحظہ کے

مذکورہ میں اس نام پر نعت سے کہہ کر کہے کہ یہ خاندان نام الدین کی سروری ہے۔

کہاں کہہ سکتا ہے کہ اس عہد کی کشتی ہے۔

وہاں تک کہ روایت بخاری میں چلا جاتی ہے۔۔۔۔۔ عہد الملک ابن
مردان حاکم وقت نے ایک مرتبہ ان کے حافظے کا امتحان اس طرح کیا کہ ان
کو اپنے پاس بلوایا اور ملک عراق کے چار صوبوں کے دیہات و روستا کے تمام
مجموعہ و خربہ کا خد سے ان کے سامنے پڑھا اور چند دن کے بعد ان کو طلب
کئے اس مجمع و خربہ کی تفصیل زبانی دریافت کی، مطلقاً جو جس کے ان کے
حافظے میں تفصیل موجود تھی، سب سنا دی۔۔۔۔۔ اس کے بعد امام ترمذی کے
حافظے کا واقعہ سنا۔۔۔۔۔ اسی ضمن میں بھی نے مروی واقعہ بنگالی کا ذکر کیا کہ
وہ اس قدر حکم رکھتے تھے کہ سب سے بھی پڑھاتے جانتے ہیں اور سو وہ بھی کھینچتے
ہیں۔ فرمایا کہ بات کثرت مزادات اور سخت سے سخت رکھتی ہے، اگرچہ حافظ
اور وہ سب بھی شوق ہے۔ پھر اسی ضمن میں ایک جہت انگیز واقعہ بھی بیان کیا
پھر فرمایا کہ شاہ محمد عاشق دہلی کا کہ والد ماجد کے شاگرد اور بیٹے اچھے تھے اور
سبیل الشرا و خیر و کتب مصنف بھی تھے ایک مرتبہ میں نے کہا کہ ایک شاگرد کو یہی
منہ سے پڑھانے میں اور میں مشغولیت و سرگرمی انکی نسبت باقی اہل تہذیب ہے
اور شاہ فرمایا۔۔۔۔۔ کہ میں جس زمانے میں وہی کمزور میں رہتا تھا کہ کوئی ایسا
میں ایک سید کے گھر ایک بار رہی باندی تیری تھی جو باطل جہالتی اور سبائی
بھی پابند و تھی۔ چنانکہ وہ عمر رسیدہ ہو گئی تھی اور گھر کے تمام سہارا وہی پر
ایمان تھی تھی۔ اس لئے وہ لوگ اس کی بڑی خدمت اور دیکھ بھال کرتے

تھے جب اس کا آخری وقت ہوا تو وہ ایک کاناڑہ بی بی بیچے میں مل کر قاتی تھی
جس کو مطلب معلوم کسی کی کچھ میں نہیں آتا تھا چکا، دھسلا، کوٹا کر، رانت
کی گلیاں کچھ معلوم ہوا، آخر میرے چاٹا و اہل اللہ کے جانے کی قربت آئی۔
وہ شریف نے گئے انھوں نے معلوم کیا کہ انکی زبان سے لائے لائے لائے
اے عورت! ت تو کس ملک کی ہو، محل، رہا ہے، چچا صاحب نے اس کے
تبار و اہل سے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ یہ الفاظ کس سے کہہ رہی
ہے۔ بڑی کوشش کے بعد اس نے جواب دیا کہ ایک جماعت و فرشتوں کی
آئی ہوئی ہے اس کی زبان سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں جو میری زبان پر آگئے،
چراغ نے دریافت کر لیا کہ کیا تو ان الفاظ کا مطلب کچھ سمجھتے؟ اس نے
کہا کہ تو میں اپنا سمجھ رہی ہوں، رہا ہے کہ جماعت تھی اے بھلا۔ پھر
چچا صاحب نے فرمایا کہ اس سے دریافت کر لو کہ اس کی وہی تھی، وہی تھی
ہے؟ اس نے کچھ دیر کے بعد کہا کہ یہ صلیب کچھ دیر کے خبر ہے میں اور اہل خیر
تو نہیں ہیں، اہل تریک، دن سو گنا میں بھی لینے کے لئے بازار کی تھی۔ جب
تو نے بھی اکر گھر میں جہش دیا تو اس سے ایک روپیہ نکلا۔ اول تو نے چاہا کہ
اس روپیے کو بیچے سے لینے پاس رکھے۔ اپنے کام میں لانے اس لئے کہ کسی
کو اس لڑکی پر کچھ پھر خیال کر کے کتنی لڑائی ہو چکی ہو تو نے روپیہ دیکھا کہ کوٹا
و بیڑا محل اللہ کے یہاں پہنچا وہاں کی کچھ جگہ پر کھڑا کھڑا ہے۔

ارشاد فرمایا۔ کسی کو نہ ارادہ کسی کے کلمات کو نہ ہاں ایک بزرگ تھے جب
انکے انتقال کا وقت قریب آیا تو وہ ان کا منہ پر اوپر اپنے چہرہ صوب کے ساتھ تھیں
گئی وہ بزرگ تھیں ان کے طرز انکھیں کو حرکت دے رہے تھے اور شہداء ان
کے شمار کے بعد جس طرح شہداء کو ایک خاص انداز میں سمجھا جاتا ہے وہاں
کے بعد انکھیں کو ایک خاص حرکت دیتے تھے۔ جب مجھ صاحب نے اس صبح باغ
میں لے کر باغ کی کوئی ایک شہداء ان کے شمار کے بعد انکھیں کی وہ خاص حرکت
جو رہی تھی وہاں لکھ کر وہ اس وقت ان بزرگ کے ہاتھ میں سمجھ گئی اور شہداء کا
جوش تھا اس وقت مجھ صاحب نے فرمایا کہ اچھے کام کو یاد رہی کہ میں
آتا ہے یعنی اچھے کام کی عادت ڈال لینا اچھی بات ہے، سنیں جو جاننے کے
بعد فعل ارادہ گئی اور میں کیا ہے۔

ایک مرتبہ نے عرض کیا کہ اگر حضرت والا کو انگوٹوں میں گھرے ہوں
میں اور مجلس میں کھٹکے بھی فرمائے رہتے ہیں اس کے باوجود اکثر اوقات حضرت
کے برکات تھیں ہم کو مجلس میں ہونے میں اچھا لگتا، فرمایا کہ تو بہ چاروں ہاتھ پوتی ہو
(۱) انوکھی۔ یہ تمام طاق میں ہے۔ جب ایک وقت سے
قلب کے مقابل ہو تو اس کا اثر ہوتا ہی ہے جیسا کہ تو بہ جب کسی چیز کے مقابل
ہو تو وہ چیز پر ارادہ اس میں جلوہ گر ہوجاتی ہے اس تو بہ انوکھی کے لئے
نقصا مردی صفائی قلب درکار ہے

(۲) انسانی۔ جسے ایک شے کی چیز دوسری شے میں نافذ نہیں
اس میں قصد و ارادہ شرط ہے۔

(۳) بندہ۔ اس میں قلب طالب کو کھینچ کر اپنے قلب کے نیچے
رکھتے ہیں وہ اس ترکیب سے سر سے تاڑ ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک فنکار کھڑا
ایک ترکیب کے نیچے آجاتے دھڑوڑ ہو جاتا ہے۔

(۴) انسانی۔ کہ مرشد کے اصناف میں سرور میں مسرت کرنا ہے
میں تھی کہ تو ہم مردی صورت ظاہر ہو گئی ارادہ ارادہ جاتی ہے اچھی مردی صورت
بہت کچھ پر دوشہ کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ کہ بزرگ چار قسم کے ہیں۔
(۱) سالک مجذوب۔ کہ اول سلوک اختیار کیا بعد ازاں جذب
کی لہر آئی یہ بہترین قسم ہے۔

(۲) مجذوب سالک۔ کہ پہلے ایک قسم کے جذب سے سرفراز
ہوئے بعد ازاں سلوک اختیار کیا۔

(۳) سالک محض۔ کہ جذب سے مشغول نہیں ہوتے۔

(۴) مجذوب محض۔ جن کی عقل غرضی حق کی بار پر سلب ہو جاتی ہے

ایک مرتبہ نے عرض کیا کہ سلوک و جذب کی کیا معنی ہیں؟

فرمایا۔ سلوک تو اپنا ذات کب کو شش و ہر چہ کا نام ہے اور

فرمایا۔ کہ غنا و غنم کا سبب ہے یعنی بارش ہوں گی جگہ۔
 ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ فرما کر میرے کسی کو لکھا کہ اپنے غنا و غنم کو یہ فرما
 فرمایا۔ کہ حضرت غنم الدین مولانا کے چھ درجن میں رہتے تھے ایک غنم الدین
 نے ایک چھ درجن کے سوا کسی اور غنم الدین کو لکھا کہ اپنے غنا و غنم کو یہ فرما
 لکھتے تھے جس غنم الدین نے اپنی غنم الدین کو لکھا کہ اپنے غنا و غنم کو یہ فرما
 ارشاد فرمایا۔ کہ غنم الدین کا رب، اگر غنم الدین نہیں ہوتے
 میں اور میں، ہم غنم الدین بھی غنا و غنم الدین لغت و عداوت کا اہل رہا کرتے ہیں
 اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر غنم کے دلوں میں اس حال اپنی نظروں سے دیکھتے
 رہتے ہیں اور ان سے ہر غنم کا سا ملتا رہتا ہے۔ پس وہ اسکی بنا پر منافق
 ہو گیا کرتے ہیں کہ کیا ہے غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین
 ارشاد فرمایا۔ کہ میرے نزدیک ایک منافق اگر وہاں جگہ
 قریب پڑے تو سب اور اپنی سنت ہو جائے گی۔ چنانچہ میرا بچہ رونا سہا
 میں کچھ سبب ایسا ہی کرتا ہے۔ وہ جہاں تک ایک بار غنم الدین سے میں غنم الدین
 کے اندر رہتا ہے پھر غنم الدین کی ایک بار وہاں سے نہ جاتا ہے اس طرح
 وہ رمضان میں دو تکرار ایک دو دن کے فرق سے غنم الدین ہے۔
 ارشاد فرمایا۔ کہ میرے بارہ دیکھنے سے کچھ کیا بائیں زور
 سر و غیرہ لائن ہے اور حضرت بہت ہے یہ فرمایا کہ ہے اور بہت ہی غنم الدین

غنم الدین کو لکھا کہ اپنے غنا و غنم کو یہ فرما
 بہت سے حالات کریں گی۔

ماہرین مجلس میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضرت ابو ترس بہت خوش
 عقیدہ اور بااعلام ہوتی ہیں فرمایا ہاں۔ اسی بنا پر ان حضرت غنم الدین
 غنم الدین کا قول ہے غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین
 غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین
 اپنے اندر دیکھنے کی پیدا کرو۔

ایک مرتب نے عرض کیا کہ یہ جو تاجہ کو کبھی کسی سے طریقہ نہیں میں مشاف
 بیت ہوتے ہیں پھر اسکی بزرگ سے یا کسی دوسرے بزرگ سے تاجہ نہیں میں
 بیت ہو جاتے ہیں یا تاجہ نہیں پھر اسکی بزرگ سے یا کسی دوسرے بزرگ سے تاجہ نہیں میں
 ملک کے کے چاہے اس میں ہی وہ جاتے اور اسکی بزرگ سے یا کسی دوسرے بزرگ سے تاجہ نہیں میں
 دوسری جگہ دوسرے طرح میں اند میں کرے تو غنم الدین میں ہے غنم الدین
 کا ملک کے کے اند میں ہی جگہ بیت جائز ہے لیکن بیت کو قریب اختلاف ہونے
 ایک شخص نے عرض کیا کہ میں ملک دکن سے اس غنم الدین سے ملتا ہوں
 کو آپ کی زبان بہاد کے دستان حاصل کروں اور مستفید ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ بعد از صبح لاجہ الان غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین غنم الدین
 ظاہر و باطن کا فائدہ محسوس کرو گے۔

ارشاد فرمایا کہ _____ بعض امور بقرے کے لئے معلوم ہوتے ہیں ،
مشاورہ کو مسئلہ کو کتب و عربیہ اور شخص الہی طرح کو سنتا ہے جس کو علم خوب یاد ہو ،
اور مشاغل میں وہ غائب رہتا ہے جو اصل خوب یاد رکھتا ہو اور اگر میں تنہا بیٹھ کر
فکر دوں گی میں کو کتاب سے جو غلطی میں ماہر ہو _____

فرمایا کہ _____ بہت عالم وہ ہے جس کی چار چیزیں یاد رکھتا ہو ۔ مسئلہ
درش ، حرکت و تقویم ، مشاغلہ _____

ارشاد فرمایا کہ _____ ہر علم کے درس کا طریقہ ہمارے یہاں مذکور گذر
ہے اس کو تفصیل سے بیان کر کے فرمایا کہ درس تصوف میں ہر طریقہ یہ ہے کہ اول
لوایج جاری ہمارے میزان الصوت کے بعد تعلیمات اور خیرات کلمات اس کے بعد
ذرفہ خاندہ تصنیف سعد الدین قزوینی شاکر دینی الہی بن عربی بعد تصنیف
فتوح الغیب _____

ارشاد فرمایا کہ _____ حدیث شریف میں یہ بات کہ ایک شخص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں چہار بری عادتیں اپنے اندر
رکھتا ہوں اگر آپ فرمائیں تو ان میں سے ایک کچھ بڑوں پیادوں کا چھوڑنا مشکل
ہے ۔ دریافت فرمایا وہ کون کون سی بڑی عادتیں ہیں عرض کیا چوری ، ناخوشی
گوئی اور غلبہ ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چوری جلیب ملک

سزاؤں کا حامل ہے کچھ کو معلوم ہے اس نے عرض کیا ہی ہاں معلوم ہے فرمایا کہ کس
جھوٹ چھوڑ دے اس نے قبول کیا پھر جب کسی حرکت کا ارادہ کرتا تھا وہ جھوٹ
دہنے کا اقرار اور قبول دہی سے گوارا کرتا تھا ان بازو خفا پھر اس نے کہا حضرت
مصلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر چار طوط سے متنبہ کر دیا ۔

ایک مرتبے عرض کیا کہ کیا کسی طرح ہر مرد جو باقی دنیاں از ناظرہ فرمیں ؟
ارشاد فرمایا کہ ہاں بجز یہ ہے کہ ہر دیکھی بھی پیران طریق کی توجہات کیراقت
مخصوص ہو جائے ۔

ایک بزرگ سرقہ کی جانب سفر کرنے کا ارادہ رکھتے تھے ان سے فرمایا کہ
سفر کا باخفیہ نو سو اٹھاسو بارادہ سورہ الامان ہے تعین کثرت پر تھے بڑا
ایک مرتبے نے عرض کیا کہ اگر اہل کتب اور اوصالیان دنیا سے مقصود بالذات
و بالاصل وصول الی اللہ ہے یا حکم ظاہر کا اٹانا ۔ ارشاد فرمایا کہ تم نے یہ
درس میں سنا ہو گا کہ اسلام ایمان اور احسان کی حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خود بیان فرمائی ہے اس کے قبل نظر مقصود اہل بیانا احسان ہے ۔
جس طرح اسلام ہے ایمان صحیح نہیں نرزا باہم فرمائی ایمان بے احسان صحیح نہیں ہے
تو ایمان خالص فقط ایمان سے بھی ہو جائے گی پھر فرمایا کہ بے احسان کجا جائے
جسد بے روح کی طرح ہیں پھر فرمایا کہ اسلام ایمان اور احسان ان تینوں میں
سے ہر ایک کا ایک خاصہ و تہیج ہے جو اسلام و ایمانی اقتیاد ظاہر رکھتا ہے ۔

اس کا مال اور اس کی حرمت سلطان اور مصلحت سے محفوظ رہی اور جو یہاں سے ہمارا اسلام نکلتا ہے نہ اس کے حصے میں آئی اور جو ہر شمس ان پر پہنچ گیا، غریب بھی اس کو حاصل ہو گیا کہ اگر اس ان کو مال ہر چیز ایسا ہی ہے۔ ایک مرتبہ نے عرض کیا کہ خوشخبرہ خانی نسب کا وہ حصہ ہے؟ فرمایا۔

ایک مرتبہ نے عرض کیا کہ امام غزالی نے فرمایا ہے کہ عوام کو جو عقیدہ دکھایا جاتا ہے وہ عقیدہ باطن کا جو مست ہے۔ اور یہ بھی انھوں نے فرمایا ہے کہ وہ اقرار کیا جو باطن ملامت عوام، بہشت ہے۔ خواص اس سے دور گاہ انھی مراء لیتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام غزالی بہشت ظاہر کا ابطال دیکھا کر کہتے ہیں جو بارش اور فرمایا کہ انھیں امام غزالی کا یہ مطلب نہیں ہے، انکا مقصد یہ ہے کہ خواص کا نصب اکمل اور سطح نظر اونچا ہوتا ہے۔ امام غزالی نے خود جہاد کے مسئلے میں ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ بعض بندے شیخ ان ظالموں کے میں جو بعض آقا کے درود کو بے ہمتی کے لئے خلافی اور اطاعت کرتے ہیں۔ یہ مثال اس کی ہے جو حرم مسلم کہانے کا سخت ہے، اور اگر لوگ ان کو کہیں کی طرف میں جو بایہ نصیحت اور بایہ نصیحت خواہ اطاعت کرنے میں۔ یہ مثال اس میں کی ہے جو بہشت کا میں، اور اگر کہ وہ جہاد کا جو جو شخص خداوندی باری تعالیٰ حاصل کرنے کے لئے اطاعت کرتا ہے، ایمان و قوت کے لئے نظر کرے۔

اسی آثار میں ایک مرتبہ نے عرض کیا کہ میں نے ایک فاضل شخص سے دریافت کیا تھا کہ مقصد وہی کیا ہے؟ اول تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ مقصد وہی نہیں ہے اور یہی افضل ہے، پھر انھوں نے کہا کہ اگر مقصد اور افضل اعمال کا ہر میں کیونکہ بہشت انبیاء علیہم السلام ہی غرض سے ہوئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں یہ بات ہے۔ خدا و تعالیٰ نے فرمایا جن میں۔ بلکہ افضل اعمال دوس ہیں۔ میں طرح قلب روح کو تاج جبرہ نصیحت ہے۔ اسی طرح اسی الی قلب روح کو اور اس کا یہ نصیحت ہے چنانچہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔ اشد تعالیٰ جہاد ہی ہر روق اور ظاہر ہی میں الی بولنے نہیں کہتا بلکہ وہ جہاد سے قلب اور جہاد ہی میں کو دیکھتا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ۔ عین دعوت نکلا بھی مانتے ہیں۔
(۱)۔ لطیف نفس۔ اس کا طبیعت کہتے ہیں چیزوں کا اچھا لگنا مثلاً طعام و سبزہ، خوشبودار خوش رو و خوراک اچھا لگنا اسی کے سلسلے میں کہتے ہیں۔ اس کے جہاد و دعوت وہ لوگ اچھی طرح سمجھتے ہیں جو امارت و ریاست کے مآخذ ان میں پائے جاتے ہیں۔

(۲)۔ لطیف عقل۔ علم و فہم کا تعلق اسی سے جو اکثر یہ لطیف علم میں قوت کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳)۔ لطیف قلب۔ لطیف غمزہ اس اکثر سوچا وہ تکیہ کہیں تکیہ

منا فرمایا اور ان کیفیت کو سمجھا اسی سے متعلق ہے۔
 اول کہا کرتے ہیں کہ نفل جینم کو اچھی لگی، اما لاخو یہ طبیعت کہ نہایت چو
 طبیعت کو اچھی لگی ہو کہتے ہیں کہ میں اسے باجی ہوں یا کہتا ہوں مالاخو یہ عقل
 کا کام ہے عقل نے جانا یا کھا، یا کھانا ہے کو کیفیت غم و سرور سے متاثر ہوا
 مالاخو یہ کار قلب ہے و قلب طبیعت سے متاثر ہوا کہ ہے ان میں ملاحظت
 میں نکالت نکالت دوسری عدم نکالت اچھی پائی گئی ہے چکر دار اس کی جانے
 میں۔۔۔۔۔ پھر ارشاد فرمایا کہ سید احمد اسے برطانی، بہت ذکی القلب
 ہیں اور غالباً مانتے سے مخاطب ہو کر فرمایا ہر مٹی کی القاب سلیم ہوتے ہو۔
 ارشاد فرمایا۔۔۔۔۔ ایک فاضل جو اکثر علماء میں سے تھے وہی
 آئے تھے ان سے میں نے تحقیق تو بہت، دہان جلالی کی مٹی پھر شاہ صاحب نے
 تو بہت کی چند آیات فرمیں اور ان کا ترجمہ بھی کیا اور فرمایا کہ آیات بلا حیران
 خدا ہیں ان میں جلال خمس چوبی ہے۔
 پھر فرمایا کہ اس میں ذہور و اکمل ایک مٹی۔ نیز فرمایا کہ عربی و عبرانی میں

عالم، دینی میں ان ممالک کو نام کا نہیں دیا بلکہ ہے نیز یہی کہ اس میں سے طوری کہ
 کوئی کہ تھے وہی میں دہان، بہت کی کہ فرمودہ ہو، پھر تو بہت کہ میں نے کہ ہو کے رہتے تو وہی
 عقلا میں بہت تو بہت عقلا ہے، خدا میں کہ تو بہت شہادت کہ میں میں میں کہ

فرق ایسا ہے جیسا کہ ہندی اور بنگالی زبان میں۔۔۔۔۔ نیز فرمایا کہ چار
 اکمل جو نصاریٰ کے پاس موجود ہیں وہ کلام خدا ہیں میں، بلکہ یا ان حضرت
 جیسی رحمان میں نے بطور غور ان کو لکھا ہے۔ کلام خدا ان کے پاس سے کم
 ہو گیا ہے۔

اسی وقت ذکر مانتا شیرازی چھڑ گیا جو غور رنگ کے مہر تھے اور شیخ
 سعدی شیرازی سے نو سو سال بعد ہوئے تھے۔ فرمایا کہ جب غور نے
 شاہ شجاع کو کس کر دیا تھا تو مانتا شیرازی کو بلایا اور ان سے دریافت کیا کہ غور
 و محمد اچھا دہان ہے آپ نے ان دونوں چہروں کو اس میں بددی کساکھ
 کس طرح کس دیا ہوا مانتا شیرازی نے جواب دیا کہ ہم اسی کلمات کی وجہ سے فر
 غور ہو گئے۔

ذاب و ارشاد علی خاں صاحب نے سبزی روزے کے متعلق دریافت
 کیا، ارشاد فرمایا کہ حدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔۔۔۔۔ نیز فرمایا کہ
 ہر ماہ کے تین روزے سنت میں شروع پہننے کے تین دنوں کو فرض کہتے ہیں اور
 اقرباء کے تین دنوں کو کسرت کہتے ہیں، اور درمیانی ایام ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳

فرمایا کہ _____ فارسیوں کا تسلط کبھی کسی ملک میں نہیں ہوا
عراق اور سقراط وغیرہ مقامات میں رہتے ہیں _____ میں نے کسی خارجی کو
نہیں دیکھا _____ نظر ابھی دیکھے ہیں۔

فرمایا کہ _____ بعض روایتیں ایسے میں کہ ان کے سامنے
قطعاً نہ کہ حضرت علیؑ کیا جائے تو ناراض ہوتے ہیں چنانچہ حافظ آفتاب علیؑ جو
میرے دس میں ماضیہ ہو گئے تھے ایک دن حضرت علیؑ کو ڈاک تھا۔ جو شیوں
کی عادت ہو کہ جو صحابی بھی سامنے آئے ہم اس کے مقابلہ پر جان و دل میں جھرتے
ہیں۔ میں نے بھی حضرت علیؑ کے مقابلہ خوب بیان کئے اور وہ ناراض ہو گئے
اور مجھے کسی کچھ کہہ کر میرے دس میں آنا چھوڑ دیا۔ _____ ایک واقعہ حضرت
عالمہ اہلبیت کے ساتھ بھی ایسا ہی گزرا ہے۔ ایک شخص نے شریفیہ کے بارے میں
عالمہ صاحبہ سے سوال کیا حضرت زہراؑ علیہا السلام نے اس بارے میں حقیقہ کا یہ اختصار
ہے اس کو بیان فرما دیا جب تک کہ دریافت کیا تو پھر وہی جواب دیا۔ میں نے
خود اپنے کانوں سے سنا کہ وہ شخص نے شخص سے باہر نکل کر یہ کہہ کر ہاتھ کو چھید میں۔
ایک شریف نے عرض کیا کہ کیا شریف و خیر و تمام جاوڑوں کے لالے کا ایک
بھی حکم ہے؟

فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جاوڑوں کو آپس میں بھڑکانے اور
لانے کی ممانعت فرمائی ہے خواہ وہ دشمنی کا جوڑوں یا برادر سے ہوں البتہ

جاوڑوں کو باہان اگرچہ وہ صحابی ہوں، ممانعت نہیں ہے۔
حضرت اس نے مجھ سے یہی کہا کہ ”ابو ظہر“ نے ایک مال چڑیا یا بانی قریب
وہ جزا پارکھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا ابابکرؓ یا عقیلؓ یا عمارؓ
اے ابو ظہر قہار وہ مال کیا ہوا۔

فرمایا کہ _____ اہل رائے کو ترک بہت سے فوائد و خواص
ملے ہیں اگرچہ ان کا اذکار مشہور ہے اہل ان فوائد کے ایک ہے کہ اگر کوئی فرد کے
بیرون کی ہوا سے عقان و دفع ہو سکے اور لغوہ و فحاشی _____ کتاب
غرض اس کچھ ان میں تمام حیوانات کے عجیب عجیب حالات تاخیر اور خواص ان
کے لکھے ہیں۔

فرمایا کہ _____ بعض اطباء و علما نے الحامیہ _____ میں کو
دیکھتے ہیں۔ کہنے میں یہاں جو کچھ فقرہ دس رائے کا عرض تھا اچھا نہیں
ہوتا تھا ایک کتاب میں دیکھا کہ اسے کچھ کے سر کے بال جو چالیس دن سے
زیادہ اور چھ مہینے سے کم ہو کر ہو۔ _____ فریضہ و درمہ باندھیں اور دیکھا کہ
میں نے ایسا ہی کیا عرض کیا کہ ہا۔

ہندی کا ایک دو باہر نکھر فرمایا کہ واقعی بات تو یہ ہے کہ جب کوئی باغدا
ہو جائے تو کسی اور کی طوٹ کیوں نظر کرے۔ _____ ایک دن یہ شعر دیکھا
ناہید بیامید دنیا سے بیزاریست آہے اگر ہوائے درو جانے بیزاریست

پھر اس شعر کے معنی بطور تصوف بیان فرمائے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ کیا ہے
سے مراد صلہ و کرم ہے اور ایسا مقام مژدہ ہے کہ جہاں پہنچ کر اس عالم سے بیز
ہو جائیں۔

ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا گنہگار و جہنم میں شریعت کی طرح حرام ہیں؟
ارشاد فرمایا کہ گنہگار و جہنم میں شریعت سے بھی زیادہ حرمت ہے۔ اس لئے
کو صیغہ ان کے ارشاد کے ساتھ شریعت کو نہیں بھی کہا ہے۔ پھر فرمایا
کہ جہنم میں شریعت کے کھینٹنے اور دیکھنے والے پلعت کی حدیث بھی ہے لیکن یہ
بہت ضعیف ہے۔

ارشاد فرمایا کہ حضرت علیؓ کے ان صحابہ نے تھے۔ پانچ
صحابہ جہانے حضرت عیسیٰؑ کے ہمراہ شہید ہوئے اور حضرت عیسیٰؑ کے لہجہ امرامے
تھے جن میں قاسم الدہلہ تھے دوسرے صحابہ جہانہ وہیں سے اکثر کی اور ان کا کلمہ
ابکت باقی ہے۔

ارشاد فرمایا کہ حضرت ابو حنیفہؒ حضرت جعفر صادقؑ سے اکثر
اور حضرت محمد باقرؑ اور حضرت زین العابدینؑ سے کثرت روایت کرتے ہیں اور زین العابدینؑ
سے بھی بہت روایت کرتے ہیں۔ ان کے شاگرد بہت ہیں جیسے فضیل بن
عیاضؒ اور جہنم مبارک جعفر بن ابی اور ان کا مذہب امام اہل بیت ہے پھر حضرت
ابو حنیفہؒ کے تلامذہ اور کرامت کے واقعات بیان فرمائے۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا حیات نیا بڑھ چکی درست ہے؟ ارشاد فرمایا۔
ہاں حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ نبیؐ کی عورتوں نے قصد حیات کیا۔
حضرت علیؑ نے انہیں حکم فرمایا کہ حضرت عمرؓ کو بھیجا تاکہ نیا بڑھ چکے ہیں
ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت شہداء و مجاہدین کی قبر کو پاؤں جو؟
ارشاد فرمایا کہ قبر کو پاؤں اور رطلہ دینی کے قریب قربت کی جانب بہت ایک
مقام ہے۔ ہاں ان کی قبر ہے۔

ایک شخص نے تائید اور عقل کے بتوں کا مسئلہ معلوم کیا۔ فرمایا
ان کا استعمال درست ہے لیکن آج کے برتن پر اعتبار و حفاظت کی فرض سے
عقلی کو الگ کیا جائے تاکہ انہیں خراب نہ ہو عقلی نہ ہونے کی صورت میں کلامیت جو
عقل کے برتن پر اثر عقلی نہ ہو تو کلامیت نہ ہوگی وجہ سے عجز و خلاف واقعہ
قرار دیا ہے۔ عیسائیوں کی عقلی اور ان کا ایک قوم کے ساتھ مخصوص ہیں۔
اور اس وجہ سے عجز وہ ہیں، بخلانہ عقلی انہوں نے کے کہ عقل کے ہاتھ میں ہوتا
ہے نہ ہرگز کسی خاص قوم کے ساتھ عقلی تخصیص نہیں دینی عقل کی عقلی اور لوگ نے
استعمال میں لگایا کوئی مضائقہ نہیں۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک حنفی امام شافعی یا کسی اور امام کے ہوا فرماؤ

عہ شیعہ مدد و شکر آئے غلط تھے۔

فرمایا۔ میں غفلت سرزد نہ کرنا سکتی اس لئے میری ہر بات
سے اشیاء کے ترسناک و ہلکا ہونے کا ہر قصہ و ہزاروں دہائیوں کو گھسیٹا گیا ہے۔ لیکن ہر
شخص، نین مصریٰ اپنی طرف سے لگتا ہے۔ اور فی تذکرے میں یہ عجیب
کہ وہ ان کی نظر میں نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے نظر کیا تھا وہ شخص یہ ہے۔
نہاں تک طبع غیر از خود و قابض انہی کا ہے۔

دلالت میرا دیدہ کہ دھم بے شراقت

ترجمہ۔ نازک مزلوں کو گوں سے سوائے خود نکالی کے اور کچھ نہیں آتا۔ میں نے
دور غیب سے کو دیکھ کر نازک ہونے لپے، دیکھا کہ جوش بے شراقت ہے۔

فرمایا کہ۔ ہر چند والدہ اپنے بچے کے غفلت میں بے جا اور بے جا
سے منع فرما رہا تھا لیکن طلب رقی غلبہ، ابھی چڑھے۔ گویا بھلی بھلی ہے۔

نیز فرمایا کہ میں ایک سر پر کچھ نہیں تھا، یاد ہو گیا تھا، ایک عظیم نے میرا غفلت
و غفلت بھائی، بچے شفا ہو گئی۔ والدہ صاحبہ نے اس عظیم صاحبہ سے فرمایا کہ
جو کچھ تم نے مجھے خوش کیا ہے اس لئے لو میں تمہارے حق میں کیا دعا کروں گا کہ یہ
اس افادہ میں بات کہنی والدہ صاحبہ کی عادت کے غفلت تھی و کچھ میرا صاحب
سے بات فرمادی عظیم صاحبہ نے عرض کیا کہ آپ دعا کریں کہ میں ملازم ہو جاؤں
اسی زمانے میں وہ حضور و بچے کے ملازم ہو گئے اور سواری لگائی گئی۔ جب
انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کی

دعا سے ملازم ہو گیا تو فرمایا کہ تمہاری بہت بہت کہنی کو تم نے غفلت و بے جا اور تھی
خیر چہرہ انتہا کیا۔

فرمایا کہ۔ کچھ غفلت میں اس وقت سلطان مراد و شاہ دوم
کی خیالی ہوئی عادت ہے جس کو غفلت میں لکھا گیا تھا۔

فرمایا کہ۔ غلبہ بیاد رات غفلت کا تھا، اس بچے غفلت

کیا ہے۔ اس پر سے ایک غفلت دہائی کے طور پر بہت لگایا کرتا تھا اور کمال یہ کہ کتنا
کارتے لپکا دیکھ رہا تھا اس کے ساتھ ہر اس میں تھا جو جانا تھا ہر ہفتائی کمال یہ لکھا تھا
تھا کہ دیکھ کر بڑے ہوئے تھا شاید اس کے گھٹنے میں سے کوئی انعام کے لئے رہا ہو لکھا
تھا اس روئے کو لینے کے لئے اس سے بچے بہت لگایا کرتا تھا اور اس میں کچھ نہیں سے
اسی رہا ہو لکھانے والے کو کچھ ایسا تھا، مادہ نکالتے تھے میں ایک شخص میں غفلت کا
نفاذ کرتے تھے غفلت بات ہے میں نے اس کا یہ کمال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

فرمایا کہ۔ ایک مرتبہ وہاں کے بیٹے میں، ایک
رات میں نے وہی کی بات سمجھ میں شمار کیا تھا وہ بچہ تھا غفلت کے ساتھ
تواضع بڑھانے تھے۔

فرمایا کہ۔ اگر آدھی کر دار کا سہارا ہو چکا ہو تو بڑی بھی بات

ہے۔ کتب ملک میں ایک واقعہ تھا ہے کہ ایک ج رہا اس نے اپنے گروہ
سے یہ جہاد کیا تھا کہ میں سوائے بادشاہ کے کھڑے کسی کے ہاں چوری نہیں کروں گا

یعنی ہندوستان کا دھرم کم کھانے اور عرب کے دیہاتی کی قوت گویائی
کم لینے کی وجہ سے ہے)

فرمایا کہ ————— ہر قوم کا دھرم کسی کسی فن میں ہوتا ہے۔

چنانچہ دھرم ہندو، حساب میں اور ذہن انگریز، جزوی صنعت و حرفت میں
اور دیہات میں خوب ہے مگر یہ وہ واقعی منطقہ اور مسائل ایہات و
دیہیات کہ کم کھتے ہیں۔ اَلَا شَا اَللّٰہ۔

فرمایا کہ ————— ڈرمیوے ایسے میں کہ تین سو اس اُن سے

لذت پاب ہوتے ہیں۔ ولایت میں سیب اور ہندوستان میں آم۔

قوت باصرہ ان پر دل کے رنگ سے، قوت شاعران کی خوشہ سے اور
زبان ان کے ذائقے سے لذت حاصل کرتی ہے۔

فرمایا کہ ————— کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کیا خواہی، زبردست کن کو خوش گشت آگشت

نورِ انگلیں ز راست و ٹٹ و گرج ہندوست

یعنی اگر تو کیس کا خواہش مند ہے تو زراعت کہ قبول خضے زرع

دیکھتی، کئے حوت میں و ٹٹ تو زہے ہی، آخری ٹٹ لگی ہیں ہے جس کے

معنی سونے کے ہیں)

چیل قادی کے وقت تو اب فیض کہ خاں و غیرہ امرا، سولاری سے آئے ان کے

طاقت اور مصافحہ کر رہے تھے، ان میں بعض امرا ایسے بھی تھے کہ پھر
سوار نہیں ہوئے، حضرت والا کے پیچھے پیچھے چلتے تھے آہی بیل مت کی
ساتھ ہیں، فرمایا کہ میں اس عرض سے میں کی بنا پر یہ نہیں قادی کو
ہوں۔ ————— اگر امراتھ کے مقابلے میں زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہوں۔
پھر شعر چھا۔

باد مجنوں جسم سین بودیم و دیوان عشق

ابو بصیر ادب و مادہ کو چھوڑ دیا خود کم

یعنی میں اور مجنوں دونوں عجب عشق میں تغیر پایا کرتے تھے۔ —

جنگل کی طرف چلا گیا اور جس گلی کوچوں میں رسوا ہو گیا۔

پھر فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو رہی بہتر ہے۔

چوں ملے خواہد ز من سلطان دی

خاک برفرق قناعت بعد ازین

یعنی اگر سلطان دیں مجھ سے بالقرض ملے کا سلاطین کے تو پھر میں ملے

کہوں گا اور قناعت کے سرے خاک فانیل دیں گام

پھر فرمایا کہ وہ اشارہ ہے جو تعریف دی ہیں ان میں کا ایک خص ہے

حضرت دی گشت دین و داد

جنبہ بدن است کہ آباد باد

پہل قدمی کے بعد مکان واپس آکر چار پانی پر استراحت فرما کر
شاہزادہ مرزا مستبدانِ شریف رکھتے تھے وہ چار پانی کے نیچے بیٹھے
رہے۔ ارشاد فرمایا کہ صاف کرنا میں معذور ہوں میرا صاف دم بھی
انہیں اعضا کے لئے چار پانی کے اوپر بیٹھے گا۔ دیکھ کر شاہنشاہ نے
نئے قواعد کا اظہار کیا اور اپنے ہاتھ سے بدن مبارک کو دابھا شروع کر دیا
حضرت والا نے معذرت کر کے اس کو اس خدمت سے باز رکھا۔

اسی ارشاد میں ایک حاکم صاحب دار و دروئے۔ ان کی خبریت
دریافت کرنے کے بعد فرمایا۔ میں نے سنا ہے کہ تم انجی آواز سے اخبار
پڑھتے ہو۔ مجھے اشتیاق ہے کہ کچھ سناؤ۔ طریقہ واضح رہے کہ اگر میری مرضی
کے موافق نہ ہونے تو سب کو گناہ میں کو صاف کر دینا۔ پھر ایک فریاد
ہے ارشاد فرمایا کہ کلماتِ نصائح میں سے جو کچھ صحابہ و انبیاء کے کلمات
پر مشتمل ہے۔ کچھ بڑھو پھر فرمایا کہ ترکش ادنیٰ یا غلط سے اجتہاد ہی کی وجہ
فہم پر محض و اعتراض کرنا انجی بات نہیں ہے۔ ہر حال میں خصوصاً مذہبی
پڑھتے محض کرنے میں طریقہ اعتدال اختیار کرنا چاہیے۔

فرمایا کہ۔۔۔۔۔ شاہ عبد اللطیف گیسوٹی کے مقلین
حالیت پر بہت کچھ تنقیدی الفاظ لکھے ہیں۔ جب حال گیسوٹی نے ان سے
ان کو لکھا کہ اشتیاقی قدم بوسی غالب ہے، اگر اجازت ہو تو صاحبزادہ

خدمت پہنچاؤں تو انھوں نے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ کے یہاں آنے
میں ایک قیامت ہے اور وہ یہ کہ آپ کچھ دنا کارہ ہو کر کچھ کر سکیں گے کہ
ادبائے سابقین میں اسی طرح کے ہوں گے جیسا کہ یہ ہے، اس صورت میں
ادبائے آئندہ کی طرف سے آپ کا زمین غلط ہو جائے گا۔

ایک شخص نے دریافت کی کہ فرض نماز میں امام کو غور بنا دھت ہے
یا نہیں؟ ارشاد فرمایا کہ۔۔۔۔۔ فقہاء نے اس میں اختلاف کیا ہے صحیح تو
یہ ہے کہ غور دینا چاہیے۔ اگر امام نے اپنی غلطی کی ہے تب میں سنی بدل رہے ہیں تو
غور بنا فرض ہے ورنہ مستحب۔

ارشاد فرمایا کہ۔۔۔۔۔ دو دفعہ نماز میں غور بنائے پہلے کھڑے ہو کر
کچھ دیکھیں اس میں میل کر کے کوئی غور بنائے مگر پڑھنا اچھا نہیں ہے اگرچہ
نماز میں کوئی غلط نہیں کیا۔

ارشاد فرمایا کہ۔۔۔۔۔ کسی بزرگ کے بارے میں ایسا عقیدہ
قائم نہ کرنا چاہیے جو کلماتِ کتابِ سنت ہو کچھ عقیدت کرنی چاہیے۔ اور
سہجہ چاہیے کہ اولیاء کے حالات لکھنے والا سوائے کرامت اور خرقہ حالات کے
ادبائے کتب لکھتا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ۔۔۔۔۔ انبیاء و معصوم اور اولیاء معصومین
معصوم ہیں کہ اس سے باہر و مستعد و گناہ گناہ کا سرزد ہو نہ سماں ہو، اور

معلوم ہوا ہے کہ گناہ اس سے ممکن ہوا اگرچہ واقعہ یہ ہے۔
پہلی صورت مستحکم محال ہے دوسری ممکن فی الواقع۔

ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کی بات و شب پر بات کو منہ
کے وقت سے لیکر سنا صاف کھٹ کھٹات الٹی کا نزول آسمان و پناہ ہوتا ہے
اگرچہ مکے تمام بات و روز گذشتہ شب میں عبادت کرے۔

ارشاد فرمایا کہ حق ربانی میں مولوی شیخ الدین دہلوی
سے بہتر و شاید بہند اور سیرت پند میں کوئی نہ ہوگا۔ اپنی قصبات کو اس قسم
کے فنون سے مناسبت نہیں ہوتی۔ ہاں مولوی عبد العلی صاحب بھلاست نام
فرنگی علی گونا صحبت و عبادت ہے۔

فرمایا آج کی بات و شب پر بات میں، سب مومنین کی
بہنش ہوگی مگر مشرک، کینہ و بدظن، زنا کار، والدین کا ناست و ناست
دشمنے داری کو قطع کرنا، ناخوشی کرنا، مال و مکتبر و غریب کو غنیمت نہ سمجھنا
جائیں گے۔

امیر خسرو کا یہ شعر تھا حضرت ابی کف، دین و دار و مال چھوڑ دیا اگر میں
وقت امیر خسرو نے یا شاعر دینی کی شریفی سے کیا ہے جس نے وہ نہیں دینی ایسی ہی
حق حضرت سلطان الشاہ نظام الدین اور ابراہیم دہلوی تھے کہتے ہیں کہ اس
وقت جب کوئی شخص فیاض ہو رہا ہو حضرت نظام الدین اولیاء میں داخل

ہوتا تھا تو اس کی حالت و درگوں ہو جاتی تھی۔
فرمایا کہ سید حسن رسول خدا میرے قدامت حضرت شاہ

عبد الرحیم کے ہمسفر تھے۔ باہر بہت دور تھاکا اور آپس میں بھی مل گئی کی
بائیں بھی ہوتی تھیں چنانچہ ایک دن قدامت بھی وفات ہو گئے وہ قدامت اولیاء
پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم مجھے بھی کہیں چاہا پانی پر تم سے اور چاہا کر گنہگار
حق اپنے چچا کو کہتا ہے کہ یہ کون ہے ناراض ہو کر اس سے چھوڑ دے فرمایا کہ میرے غریب
ناراض نہیں ہوں گے اس لئے کہ حق و غفر کی عبادت ہوتی ہے کہ بالائے سچا چہ
جاتی ہے اور کھوتی رہتی ہے وہ اس بات کو کھوت خوش ہوئے۔

ایک محفل میں یہ شعر پڑھے۔
یار رسول اللہ حق تویم کہ یہ عبادت تمام
بختیہ طبع خواہ روز و خان تمام
بر لب افراہ زباں مار گئیں گئے امت شریبان
آرزو مند گئے از کس پر احسان تمام

لے آگئے تادم میں ایسا کہ کاش کہ آپ کے دیار میں چھوٹا کیا ہوں میں آپ کے ہاتھ پر آگیا کہ
کاش کہ ہر روز میں اور چھوٹا ہوں میں ایک اور ایسا کہ ہوں میں کہ زبان پر ہی میرے ہوتا
ہاں کہ ہے میں آپ کے ہاتھ سے عزت میں تھا کہ آگئے ہوں میں ۱۰

ارشاد فرمایا کہ میرے ملاقات بہت اور کثرت کے ہوتے تھے۔ ایسے جانتے شخص کم ہو کر گئے ہیں جس کسی میں نسبت قوی ہوتی ہے اس کو کثرت کم ہوتا ہے اور جس کو کثرت زیادہ ہوتا ہے نسبت کم ہوتی ہے۔ پھر فرمایا کہ اصل چیز دل کا رنگین ہونا ہے کہ جس پر بہت مرگ اور ہو کر کام آئے گی۔ نقیض کثرت کوئی دنیا کا نام ہے زیادہ کوئی نسبت نہیں ملتی۔

ارشاد فرمایا۔ ایک غزل بہت اچھی معلوم ہوئی اس کا پہلا شعر ہے۔

ہر جا کا کثرت خانہ بہت ہے ترا بزم
آفتاب زوم ہرگز کا کثرت نہ ترا بزم

ارشاد فرمایا۔ تعزیت کے واسطے جانے میں بہت قیاس ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعزیت کے لئے آنحضرت نے عیدیا کرتے تھے۔ دوسری آنحضرت ایک سوال کے جواب میں مجاہد اور شاداد کے یہ بھی، فرمایا کہ دوسری کھانے کا ایک نقد فائدہ تو یہ ہے کہ دستا سادق سے پہلے پیداوار

مستند ہو کر آئے ہیں، ان حضرات سے اس سے کہ خدا کن لائی ہیں کہ

اس میں جو کچھ کہنا ہے وہاں سے لے کر خدا کا نام لے کر اس میں کچھ کہنا ہے جس سے

دیا گیا۔

ہو جائے گا اور کم از کم اتنی بات تو جوتی کہ انکی عادت کے خلاف ایک عمل ہو جائے گا اور باہر مصلحت خدا سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ درمیان میں اٹھانے کے وقت تو کھانے نہیں اور جو عید کا اور آرام کا وقت جس میں کھانا کھانا نہیں دیا جو مصنف کے ہاں صفوں کی تقریر اس میں فرمائی کہ سوال کرنے والے نے اپنے دل میں طے کیا کہ مقتداؤں اور جو رنگ کی بھی ہوتی اور فرمائی ہوئی بات پر اچھی گل کرنا چاہئے۔ ان کی گل ہوتی بات کو کچھ زیادہ جانے بال و جان قبول کیا جائے اگرچہ بالکل انکی حقیقت نہیں لیکن یہ بھی ہو۔

ارشاد فرمایا۔ مردم دوم کو خبر دلا طبع خوش امان ہے۔ میں میرے بھائی کے زمانے میں ایک خطیب مردم سے دوٹی، اُسے تھے انکے خطیب کو سن کر اس میں شہسوار ہو جائے تھے۔ بھائی کو شہسوار کر بیٹھے رہتے تھے، بھائیے دل پر مانتے تھے اور جو لوگ بہت ہی سخت دل ہوتے تھے وہ یہ کہتے ہوئے تھے کہ اس خطیب کی آواز میں کی طرح باہر راست دل میں پہنچتی ہے۔ فرمایا کہ میں اہل علم نے لکھا ہے کہ اس خطیب کے اس کو خدا جانے کہ ایک دن دارا شکوہ پسر شہسوار جہاں نے خدا کا نام پور کو کتب کیا صورت ایک بھائی سے پانچ ہزار عافیا گل کر گئے۔ فرمایا کہ وہی میں حکیم اور شاعر بہت میں پھر فرمایا کہ شہسوار کو شعر سے اور تیار ہے جس میں نسبت ہے اور اس کو علم دیکھتے ہیں تو کھانے کے بارے میں فرمایا کہ ایک شخص نے اس کتاب کی تعریف میں لکھا تھا کہ ایک

ایسی کتاب ہے کہ اگر اس کی بار بار سنتے کر اس کو پڑھا جائے تو باطن کو عسودہ
ہے گا۔

ارشاد فرمایا کہ — اگر کوئی شخص بادشاہ صاحب حضرت شاہ
عبدالرحیم کے مزار پر گیا اور اب جو تلمبہ توفیق ابو العالی کے آثار محسوس
کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بادشاہ صاحب نے عظیمہ جہاد تمام بادشاہوں کی کبریائی
کی بہت کچھ سمیت اٹھائی ہے اور ان سے غنا حاصل کئے ہیں۔ وہ اس ملک
میں افطار کے بعد ہر صبح میں پانی دیا وہ پینے اور معمول کے مطابق عرفی
بادیان وغیرہ استعمال نہ کرنے کو جو سے حضرت شاہ صاحب کے چہرہ مبارک
پر اور آنکھوں پر وہ ہمیشہ آگیا تھا اور یہ دیکھ کر دل رہا — غمنا اور ہمت
جب حالات مزید دریافت کئے تھے تو فرماتے تھے کہ میری صورت دیکھ لو میرا
حالی نہ بدیانت کہ میرا لٹا ہوا حال تو یہ ہے جو تم دیکھ رہے ہو اور میرا وطن اس
سے بھی زیادہ خراب ہے۔ ایک مرنے والے عرض کیا کہ اس زمانے میں مقامات فنا
و بقا میں قوت کیوں نہیں ہے؟ فرمایا کہ — میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ مرنے والے
کی ولایت اس زمانے کی مملکت کے مثل ہوتی ہے۔ ایک شخص بادشاہ کو وقت
راکبر شاہ غازی کا بھیجا ہوا آیا۔ اس نے بادشاہ کی طرف بعد سلام اترا اس کی کہ
چو نکہ بادشاہت سے چھٹی ہوئی ہے اس لئے میں کہہ کر راجہ عرض دیا ہوا کھڑی تین
جڑ سے جانے مسجد میں آؤں گا حضرت والا بھی تشریف لے آئیں — پھر اس

قاصد نے سوال کیا کہ زمانے میں دوسرے شہر کو چلا جانا جائز ہے؟
ارشاد فرمایا سنتے آتا ہے۔ اس لئے کہ مرنے والے تیار دار رہ جائیں گے اور
شکستہ دل ہوں گے۔ ارشاد فرمایا کہ قوطہ وغیرہ مصائب میں ذوق کی بیج اور
احرار مسلم کی بیج کو آلودہ و دشمنی دیا ہے جا کر کھائے اور انھیں اہل حقیت
مشرق و ممالک اور دہ نے اس کے مطابق فتویٰ بھی دیا ہے۔ چنانچہ میں نے مولوی
نظام الدین دہلوی کی مکتبہ کے دستخط کا فتویٰ خود دیکھا ہے۔ مگر میں اور میرے کابر
اس قول پر فتویٰ نہیں دیتے اور اس بیج کو بیج نہیں دیتے۔

ایک مرنے والے عرض کیا کہ میں دن کے لئے بادشاہ نے آ رہی ہیں یا تھا اس من
بادشاہ سے آپ کی ملاقات ہوتی تھی؟ میں تو حضرت شاہ غلام علی کے ساتھ تھا
پچھلے روز گیا، آؤں تو میں بادشاہ کی سواری اور اس کے ذریعہ اشتیاق کا انتظام
ابا جان مسجد سے باہر نکلتا رہا۔ اس کے بعد چڑھ چکا کہ آپ اندر جا کر ملاقات
کروں مگر کثرت ہجوم کو جو سے ہونے لگا۔ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا
کو میں جانے مسجد کی بیڑیوں میں بیٹھ کر بادشاہ بھی پہنچے۔ بے سلام
مصافحہ ہوا۔ بادشاہ نے کہا کہ کیا بھائی کو بہت تکلیف ہوتی ہیں نے کہا کہ آپ
کے پاس دخلدار و مخلص اللہ کے لئے تکلیف اٹھانے میں کیا مصافحہ ہے؟
..... پھر میں نے ایک گشتے میں غازیہ گزراؤں کی اس کے بعد بادشاہ نے مجھے
اپنے پاس بلا لیا۔ میں نے چاہا کہ تو اس شخص اور صدرات کے بادشاہ سے کہہ دو۔ میں نے

۱۰۰

موج رہے، ایک منشی قاضی کو بھی بلایا تھا اور چوگا
 ارشاد فرمایا کہ سلطان کا فیصلہ میرزا بد کے حکم
 تشریح کا نہیں جن کو ان کو ہرات سے بلایا اور حسب الکبر بادشاہ کو ایسا اور اس
 کے بعد قاضی کالی۔ اکبر آباد کے زمانہ قیام میں میرزا بد نے شریعہ سوا حق وغیرہ
 میں کتا بوں کے حواشی لکھے اور شاہ کو بھی بتا کر کئے چنانچہ دارالامسا حب یعنی
 حضرت شاہ عبدالرحیم نے جن کو میرزا بد، اٹوٹا کہا کرتے تھے ہسٹل کی انہم کتابیں
 میرزا بد سے پڑھیں اور شریعہ سوا حق کو اٹوٹا بھی کہے۔ میرزا بد کو فقہ میں
 کم دہل تھا۔ ایک امیران سے شریعہ وغیرہ پڑھنے آتا تھا اس کو دارالامسا حب کی
 موجودگی کے بغیر میں نہیں پڑھاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرزا بجان کی تقریریں
 جان بے ادب اور غلطی کی تقریر جان بجان ہے۔

ایک مجلس میں تقریر کی منوی حضرت سے اس میں بیان فرمایا میں پھر فرمایا کہ
 والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ کی تقریر میں وہ خصوصیتیں ہیں جو دیگر مولوی
 مولوی احمد اللہ نے غرض کیا کہ حضرت والوں کی تقریر بھی وہاں کی ہو جاتی ہے جو عام و
 خواص دونوں اس کو سن کر دہلیا آجاتے ہیں۔ فرمایا کہ جو چیز ناپائیدار اور غلطی

عہ میرزا بد کے استاد تھے

عہ مولوی عبدالمجید صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب نے ان کو اس نام سے پکارا ہے۔

۱۰۱

ہے اگر ابھی بھی بوڑھا ہوتا ہے۔ پانکار چیز میں غلطی پیدا کرتی جاوے یعنی نسبت
 اس اللہ میں توبہ پیدا کی جائے۔

ارشاد فرمایا کہ اگر تم فقیر فتح الرحمن بنو بھی ابھی غاصی کتا
 ہے لیکن حق انما مشرے میں عجیب و غریب تقاریر دیتے ہو گی ہیں۔

ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ قدیر کو اور حضرت شاہ عبدالرحیم، وقت صحت
 پر دہریہ ہندو بلایا کرتے تھے۔

بات بھرتے ہوں کہے کاری بن کے رکے

اب کیلئے تھے تھے اور پڑیں گے جانے

ارشاد فرمایا کہ جب والد ماجد کو ہسٹل گئے تو حضرت حسن
 رحیمی اللہ کو خطاب میں دیکھا کہ انھوں نے ایک چادر دھو کر آج کے سر پہ ڈالیا اور
 ایک قمیض پہنا کیا اور فرمایا کہ میرے غنا کا حکم ہے پھر فرمایا ابھی تجھے دہریہ
 چھوٹے بجائی حسین ابھی کہتے ہیں حضرت حسین کے وہ حکم اپنے دست مبارک سے

عہ مولوی محمد نور علی صاحب نے فرمایا کہ میرزا بد کے اس کتبے صحت کے
 صحت کے کتبے میں ہم نے کہا کہ میرزا بد کو ان کا حکم صحت کے کتبے میں لکھا ہے کہ
 گوشت کھانا اور دھن دھن کا کھانا کھانے سے روکتا ہے کہ میرزا بد
 حضرت مولوی نے ہی کوئی نہیں لکھا کہ میرزا بد کو ان کو یہ نام لکھا ہے۔

ترغی کر والدہ ماجدہ کو دیا۔ اس وقت سے حضرت والدہ ماجدہ کا مال نسبت اور مال علم و تقویٰ دو سرا ہو گیا تھا چنانچہ اس سے پہلے جن لوگوں نے آپ کی سنت کیا تھا وہ آپ کے اندر نسبت سرائیں باقی کسی میں نہیں کرتے تھے۔ قبر شریف میں بھی اذہار و عود آج ہاں سارا بڑا شہرت و شہ کی کا سراسر نہیں ہوتا مگر چند عورتوں کے ہر سلسلے میں تقدس تعلیم رکھتے تھے لیکن نسبت نسبت نبوی کا طلبہ ہو گیا تھا۔

جب براہِ حق و تقدیر، غرض خدا کے مال مولا شاہ رفیع الدین صاحب کو عرض و خات الامن ہوا تو حضرت والا ایک دن دو باجرات کے لئے تشریف لے گئے۔ اثناءِ راہ میں ایک شرف نے عرض کیا کہ مولوی رفیع الدین صاحب کی زندگی سے تمام خاتون فکر دہلی جگہ بندہ حرم کی زندگی و حالت ہے غلط فہمی کو سلامت رکھے، چونکہ فرمایا کہ وہ جاہل بھی ہوتے تو کھانے اور کپڑا ہی درد ہوتا مگر جب کہ وہ ایک عالم کے لئے فیض رساں ہیں تمام عالم کو ان کا دروے پھر فرمایا کہ ہماری زندگی کو اسے نام کی ہے۔ اس وقت جو کچھ نہیں ہے ان ہی کا ہے پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے نزدیک تمام بندے مجھے نہیں جانتے جس کی طرف وہ حیات و روزی کے ساطع میں بھی غفلت ہیں ان کو بھی براہِ خدا کے سامنے کسی کی برکت اور نہایت نہیں ملتی و کوئی کائن و فاضل ہوا کرے۔ شاہ رفیع الدین کی رحلت کے وقت بہت سے لوگ گنستا تھے حضرت والا غفلت

سے فرمایا کہ وہ عداوت قرآن مجید میں مشغول رہیں، بغیر سورہ انیس ہر تہے قرآن طراوت و شریف کا شرف کر رہے تھے۔ خود سرائے میں روزانہ پڑھتے تھے کچھ دھن کے بعد، استفسار حال کر لیتے تھے جب کا دل میں بغیر یہ بھی کہ مولوی رفیع الدین نے اپنی جان و جانِ افسر کے سپرد کر دی تو شک ہوتے اور دوسروں کو سختی دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔ قبر کے لئے جگہ کو بڑھائی، اندھا نسل و جنازہ باہر لایا گیا چہرہ اقدس پر لگا کارا سب سے تھے جنات کو لوہی اپنے اخص سے پورا لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت والا جاننے کے آگے تھیں، اثناء فرمایا کہ میں بھی چاہتا تھا کہ جنازہ اٹھانے والوں کے حرم سے بہت کی، لوگ آگے دھکیلتے ہیں میں پیچھے رہ گیا ہوں جو کچھ غلط رہی ہوتا ہے وہی ہوتا ہے میرے تمام اعمال انتظار ہی میں، کوٹوں میں پھرتے ہیں پھر تہوں، عرض مولیٰ از ہر اول۔ اس کے بعد جنازہ ادا کر کے لوگوں کو اذنِ عام دیا کہ جانا چاہے چلا جائے، پھر قبر میں گئے لیکن تبارکی ہادی تھی، شاہ صاحب جنازے کے قریب اپنے والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ کی قبر کے سامنے واقع میں بیٹھ گئے۔ دفن کے بعد لوگوں کو شاکر قبر میں ڈالی۔ جب قبر درست ہوئی تو رفیع الدین صاحب تمام چلنے والے کے اور تمام ملک پر کھڑے کھڑے ہوئے پھر غفلت تھے۔ بیٹے زمانے مکان میں تشریف لے گئے پھر درمیان آئے لوگوں کو رخصت کیا اور سکین دی۔ یہ بھی فرمایا کہ میرے حرم سے جا رہے تھے، ایک قبر راہِ حق تھی، دوسرے والدہ ماجدہ

۱۰۴
نے ایک موقع پر فرمایا میرے سر کیا تھا کہ یہ فرزند ہے جسے میری دایہ
دودھ اٹھوں نے پیا تھا چنانچہ جسے شکر کرتے تھے۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ مرحوم حضرت والا کے منظر علم تھے،
فرمایا کیا کہوں طاقت گفتار نہیں ہے میں اب سوائے وقت دوس کے کچھ سے
کچھ سوال نہ کروں بلکہ اگر یہ طاری ہو گیا۔ جب میں جنازہ دیکھ کر یہاں جا رہے
تھے تو اس وقت میں لوگوں سے سو فیاض الدین کے حالات بیان کر رہے منع
فرما رہے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ان شاء اللہ و بآذنہ و بوجہ شرف و
شاد رفیع الدین کی وفات کے بعد ایک دن فرمایا کہ مجھے بعض چھوٹی
کی وفات میں ترتیب منسک واقع ہوئی ہے، یعنی سب سے پہلے مولوی عبد الغنی
دعوت شاد محمد اسماعیل شہید کے والد ماجد جو سب سے پہلے تھے فوت ہوئے،
بعد ازاں مولوی عبدالقادر جان سے بڑے تھے، اس کے بعد مولوی فیض الدین
جوان سے چھ تھے فوت ہوئے اب میری باری ہے میں سب سے بڑا تھا۔

ایک موقع پر ایک فرد سے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے صاحب زادے کو
کو دیکھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ میں دیکھا کہ اس کے لے کر وہی تنگ مشرکوں
کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور ان کے ارشادات و توجہات سے منہ اندہ
تھانے کا موقع ملا ہے ان میں سے ممتاز اکابر کے چند طبقات بھی ہیں یہ تمام گئے
ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ احوال بزرگانہ ذکر حضرت شاد غلام علی کے بیان

۱۰۵
کر کے کہا کہ طہرانہ میں شاہ ابجد صاحب کو باعتبار علم و عمل، اس فن و کثرت
کا پیکر سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے شاہ حضرت شاد صاحب نقادری ہر اس پھول
کو اپنی انہماکی قسم دیکھتا ہوں پھر حق تعالیٰ کے عطا کردہ حالات ہر قسم کے اکابر کے
مع ان کی نسبت اور کیفیت کے بیان کئے۔

ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عالم کو مافوق بر فضیلت حاصل ہے
میں طبع انسانی کا کمالی بر فضیلت ہے لیکن خواہ وہ کسی کو کسی بر فضیلت بنا
کچھ اپنی مشغلہ نہیں ہے۔ جس صاحب بر تاج ہے۔ میں نے جو عالم کو مافوق سے افضل
کہا وہ واقعی ظاہر ہے۔ ورنہ صورت میں آیا کہ کو بہت سے حالات کو الے ایسے

۱۰۶
عبد اللہ احمدی صاحب دہرہ تھانہ، شاہ شاد مرحوم ہوتے کہ یہ کمالی
اور اپنے وقت کے شاد عالم ہیں۔ تھے۔ اپنے کمال و عظمت کے میں شریعت کی پابندی کو مافوق
بنا کر فرماتے ہیں۔ ۱۰۷ دین اولیٰ و آخرت کے کو اتنا فرمایا اور میرے میں پہلے اپنے جگہ کو شرف و
ہوئے۔ (واللہ اعلم بالصواب و جزو القوم طہرانہ)

۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

ہیں کہ قرآن ان حضرت کے لئے یعنی وہ بظہری کہتے ہیں اور قرآن بھی بیٹھتے ہیں اور بیٹھنے طار میں کو جوئے عمل میں ان کے حق میں بھی وقت آگیا ہے، پھر فرمایا کہ علم پرین بتدلیک ماخذ ہے اور دیگر علم ہر سال کے مثل میں۔

اور شاؤ فرما داکر ایک شخص وجہ غصہ کی حالت میں کہہ رہا تھا۔ جوش بازی شکل ہے۔ اس کے قریب ایک اور شخص تھا جو غمگیناں اور چالاکاری میں پھنسا ہوا تھا۔ اس نے بھی، بعد کر کے کہنا شروع کیا کہ کتبہ لاری اور چالاکاری شکل ہے۔

ارشاد فرمایا کہ _____ اگر کوئی امام لوگوں کے مصلحت میں مثال
ہونے کی غرض سے قرأت کو کچھ طویل کر دے تو مانتے ہیں جیسا کہ اس کا نہیں ہوتا
قرأت کو کم کرنا بھی جائز ثابت ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بعض اوقات میں چاہتا ہوں کہ قرأت کو طویل کر دوں مگر کسی صحت کے سبب سے
روکنے کی آواز میرے کان میں آتی ہے تو قرأت کو کم کر جاتا ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ واللہ ماقدنے میرے عقوبت سے غصت ہوتے
وقت اپنے استاد سے عرض کیا تھا کہ میں نے جو کچھ لکھا تھا اس کو فراموش کی کیا ہوں
مگر ہاں حدیث و سنت کی پراثر کتابوں کو یاد رکھتا ہوں "سنت" ایک
والد ماجد عاشق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۱۳۵۵ھ میں
زمین شریفین میں ہے اور وہاں کی سند مال کی مجلس وقت اُن کے استاد فرماتے

۱۰۷
 کہ اس حدیث کے معنی تمہاراں کرو اور نہ ابادت میں لکھا ہے کہ اگرچہ انھوں
 نے نہ گھر داخل کی بلکہ (غیر حدیث میں) لکھا ہے کہ تمہاری ۔

فرمایا کہ تم لوگو! تم نے قرآن شروع کیا تو اسے پورا کرنا۔

شاہ صاحب کی کتب میں ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "تاریخ شاہ صاحب"۔
اس کتاب میں شاہ صاحب کی زندگی اور خدمات کا تفصیلی بیان ہے۔

عبدالموجود بن خلف غلاما کا انتقال
 درگاہ اہل بود کہ با شیخ در کرد
 گزیدہ کہ بہت با دل و با شہول
 افراہ از روی دل و شہول
 گفتند کہ سہاں کہ در آید کہ قبول

ارشاد فرمایا کہ حضرت علیؑ مائتہ ایک پوری کتاب ہے

۱- در این کتاب، در هر فصل، ابتدا یک شعر یا بیت از شاعران بزرگ
 آمده است که به بیان موضوع فصل مربوط است. این شعرها به گونه‌ای
 انتخاب شده‌اند که به خوبی مفهوم فصل را به خواننده برسانند.

اصول کی کچھ جو یعنی قرآن شریف اور احادیث مشہورہ کے خلاف ہو ان کو اختیار نہیں کرتے اور اہل کبر پر ہم نہیں ہوتے دینے خلاف اصول کی کچھ کی ناول کرتے ہیں پھر فرمایا کہ دنیا کے معاملات میں بھی اسی طرح کیا کرتے ہیں کہ کچھ قرآن میں لیا اور ان میں سلطنت میں لکھا جاتا ہے اس پر گل و راہ ہوتا ہے انھوں نے وہ انہیں کے خلاف گواہ دیا کہ وہ اس کی روایت ہی کیوں نہ بیان کی جائے اس کی تائید کرتے ہیں پھر فرمایا کہ اپنے اپنے قواعد کے لحاظ سے ہزاروں مذہب خوب ہیں بلحاظ قواعد کلیہ مذہب صحیح اور بلحاظ قواعد حدیث و بیعت حدیث مذہب صحیح ہی ہے۔

سید احمد دہلویؒ، دکنی بریلوی سے۔ جو کہ حضرت مالک کے اکابر خلفاء و برہمن، ہندو، کافر فرمایا کہ دنیا بھر میں کئی فرقہ کا کہہ سکتے ہیں جو ہی بہتر ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ ائمہ اربعہ میں فضیل، ابو حنیفہ، مالک و شافعی کا مہم و طرف کیا تو فرمایا۔ کہ علما اقرب علی اور صفیہ قریب و جودی مراد لیتے ہیں لیکن لوگوں نے فضیل ہمارا کہ میں عرض کیا کہ اس زمانے میں حضرت مالک و ابیہا بزرگ و شاید تمام دنیا میں نہ ہو گا۔ اولیاء اللہ کو امر اس واقعہ سے ہے جسے حضرت مالک کو بھی مستند و امر اس واقعہ میں حضرت نظام الدین اور مالک کی تعریف میں بیانات بھی ملے گی ہے کہ وہ اتنے مشہور ہوئے کہ ان کے حالات کتب و اہریت میں مذکور ہیں، فضیل انہی سے حضرت مالک کا نام بھی دوم، شام، دمشق و بغداد، ہمدان، دمشق، مکر، مصر، عراق، بغداد اور طبرستان و ترکستان میں مشہور ہے اور وہاں کی کتابوں

میں آپ کا ذکر غیر ہے حضرت مالک نے پس کر قاضی اور ائمہ کا اہل ہوا۔ اس اثنا میں فضیل باب ہونے کی بات بیان فرمائی کہ رویوں فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ کے جہد میں بائیں بزرگ و بی سمت تھے جو ہر خاقان سے سے تعلق رکھتے تھے اور صاحب ارشاد تھے اور ایسا اتفاق کم ہوتا ہے کہ ایک وقت میں اتنے مشائخ ہر سلسلے کے موجود ہوں و ہندو ان بزرگوں کے ایک شاہد و ست محمد قادری بھی تھے۔ ایک دن ان سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر ایک سلسلہ کون مانتا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگرچہ میں ایک سلسلے میں، ایک بزرگ گمراہ ہوں اور ان سے مسلک کو طے کیا ہے لیکن اہل بات ہے کہ میں نے خدا کا ایک فرہرہ کے ذریعہ پایا ہے اور اس کا واقعہ اس طرح ہے کہ میں بادشاہ کا ملازم تھا اس کے ایک کام کو انجام دینے کے لئے لڑائی کے زمانے میں لکھا جیسا علی صراحتی دار سے پانی لکھا اس کے بائیں پانی و حقارت بھی کوئی نظر نہ پڑا قریب ہر جا کہ تھا ناگاہ و میری گشت کے قریب ایک ستلے سے طاقات ہوئی ایک کٹورہ پانی ایک فرہرہ کے چھین و ستیاب ہوا میں پانی پینا ہی چاہتا تھا کہ ایک مسائل نے بڑی حاجت سے اپنی کھلی کا اٹھا کر کے وہ کٹورا مجھ سے طلب کیا مگر چہ نفس نہیں چاہتا تھا کہ اس پر قابو پا کر وہ کٹورا اس کی گت سے دیا جب اس پر باجے نے پانی پینا شروع کیا اسی وقت مجھے ایک کھلی، ایک شہر کی کیفیت اور کھلی انہی کی ایک جھلک ایسا نہ دیکھ سوس ہوئی، بعد کو میدانے

جو ترک خانا کا شیعہ اختیار کیا اس کی اصل بنیاد صحیحیہ پر ہے کہ پانی پانا ہے۔ صاحب
کے سب باتیں اسی کی عقلی بنیاد ہیں۔

ایک صاحب جو ملکیت اللہ سے فارغ ہو کر ان کے حقے جو حیرت و ہلاکی
نہایت میں آپ نعرزم کے حضرت والا کے تعلیم پر پانی سے بچے آخر کھڑے
ہوئے اور بعد حقائق سے آپ نعرزم کو فخر فرمایا اور ایک ٹرڈ کو دیا انھوں نے
بڑے عزم و تہمت سے اس کو بھی وہ ترک کیا۔ ایک صاحب نے فرمایا آپ نعرزم قدر سے
کھاری ہوتا ہے اور یہ بیخیا پانی تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دو سرکاری لٹاریا
طاریا ہو گئی۔ ارشاد فرمایا کہ ہم تو مستعد بنائے ہیں۔ ہمارے خاندان میں ہر وہ پانی جو
نعرزم کے نام ہے ہو اور اس سے فقرا بہت شغل رکھتا ہوا نعرزم تک ہے۔ یعنی
اس کا قاب مجھ پر ہیں کے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ حدیث صحیح میں کہا ہے کہ آپ
نعرزم میں نیت سے پیدا یا یا حاصلی مطلب کی امید ہے اور جو شخص آپ نعرزم
شکریہ ہو کر ہے گا افسوس و غم اس پر اور نہ کسی۔

ارشاد فرمایا۔ دوبارہ ہونے پر حضرت سلطان المشرق پر حاضر ہوا تھا عجیب
کیفیت خود راہی۔ وہاں کوئی شخص عزائم سے گریزا تھا جس اس کی طرف
توجہ نہیں ہوا۔ لیکن کوئی نکتہ جس میں وقت محسوس نہیں ہوئی پھر کسی نے مراد
پر سجدہ انگلیسی کیا اس کی نکتہ لکھے محسوس ہوئی۔

ایک صاحب کے تجویز نے اپنے خاص میں کا مراب ہونے کے لئے نکتہ کی

درخواست کی تھی۔ فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں، اختیار بہت مختار۔

شیخ علی حسن کا جو کہ مذہب شیعہ تھے و اگر تھے ہوئے فرمایا۔ حضرت وہ
وہی کہے اور ایک جہی کرانے پر ہی تو اس جہی کے دروازے پر ایک خیمہ رہا تھا
اور بہتہ فقرا شیخ کے وقت اپنے محلے کے بزرگوں کے ہم ہفتا تھا شیخ علی
حسن کے کانوں میں بھی آواز پہنچتی تھی، ایک دن صاحب خاندان نے شیخ علی
حسن سے جہی کے متعلق دریافت کی تو انھوں نے کہا کہ میں ہر قسم کا آرام ہے
مگر دروازے پر نہ گزرتا اور اولاً درجہ نیچے ہوئے میں ان کو نہاؤ۔

فرمایا کہ میں وہ دروازہ کی رات میں بہت بھر پورا ہوا تھا چمک و الدین
کے بہت سے بچے تھے جو پہلے انتقال کر چکے تھے اس لئے میرے پیدا ہونے پر بگھڑے
ان کی بہت سی آرزوئیں و بہت نصیب اس وقت بہت سے بزرگ اور اولیاء
حضرت والا تہ کے خلفاء میں سے مثل شاد محمد عاشق علی و غیرہ کے مسجد میں
مکتف تھے مجھ کو غسل بکر عراب مسجد میں آکر ال دیا تھا گویا کہ زندہ کر دیا تھا۔
بہت کی بدلائی کا ذکر کرتے ہوں فرمایا پھر ہمارے زمانے میں باب ہے جو کچھ
میرے بچے ایک نیکان تھا جو ایک دروازے سے نکلتا تھا ایک دن دروازہ کھلا
پڑا ہی رہا تھا۔ بائیں کا شیعہ کپڑے سے طینا ممت ہوتی ہے اس لئے اپنی سونڈ
کو باہر اس کپڑے کی طرف سے لیا نکلتا۔ دروازہ کھلا اس کی سونڈ میں چھبھو رہا
تھا۔ اس کے بعد اچھا جب دریا پر سے لوٹ کر اس درزی کی دکان پر سے گزرا

انشاء اللہ یہاں ہر شے میں ہر کراہی ایک ایک طرح سے دکھائی دے گی۔ ان کے نام یہ ہیں: وزیر
ہر گئے۔ ان کے لئے جو کراہی ہو وہی تھا کہ میں نے ان کی سرکشی میں سوائی چھوٹی تھی۔ ہر
نویں ہر چھوٹی ان کے میں ایک ہوا کہ وہ ان میں کراہی ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
جو ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے

الہامی کہ یہ ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے

ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے

ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے
ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے ہوا کہ ان کے

مکتوبات علمی و ادبی تبرکات

شروع میں برصغرت پر یاجن رشیدی کے اہم مندرجات کو ترجمے کے ساتھ
 ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ تھا۔ پھر خیال آیا کہ اس سے پہلے حضرت
 شاہ صاحب کا حق تعالیٰ کو جو ہوائے تنکراہ کے بعد ملفوظات عزیزہ کا سلسلہ چلا
 وہ اگرچہ منظرہ میں لیکن کسی مخطوط سے متاثر کرنے اور اس کے تراجم و تحفے کے
 بعد ضروری سمجھا گیا کہ اس کی نقیصہ بھی اس طرز کو دی جائے کہ حضرت دکن اندلیز
 کے محضی ارشادات کے صحیح مطلب مفہوم سمجھنے میں کوئی الجھن پیدا نہ ہو، اور اس کے
 خاص اور اہم نمونے دیکھ کر مجلس ہدایہ کی تصور نظروں کے سامنے آجائے۔ جس کا
 ملفوظات سے رابطہ قائم ہو اور جس مقصد کے تحت بزرگوں کے اقوال جمع کئے
 جاتے تھے وہ مقصد بھی حاصل ہو۔ ملفوظات کی نقیصہ سے فارغ ہونے کے بعد اب
 یاجن رشیدی کا جنرل ایہ ہے۔

یاجن رشیدی کا مطالعہ جس اکیسے حصوں کو چک ہوں میں نے دارالعلوم
 دیوبند کی طالب علمی کے زمانے میں شروع کیا تھا۔ اس کے کچھ حصے بعد
 بریلی کے زمانہ قیام میں جب کہ افغان کا شاہ ولی اللہ خیرنگ رہا تھا مجھے وہاں
 اس کے مطالعہ کی باہمت محسوس ہوئی اس مرتبہ میں نے اس پر یاجن کے کچھ حصے کو

نقل کر لیا تھا اور اس میں جو مکتوبات اعلیٰ قدر بات اور مسائل کے جوابات
 ہیں ان کی ایک فہرست بنائی گئی۔ وہاں میں نوٹیں دی ہوئی کہ اس فہرست
 پر کوئی مقالہ لکھتا اب تقریباً بیس سال کا زمانہ گزرنے پر یہ کہہ سکتا ہوں۔
 خود اصل یہ مضمون ہی میں جس مقامات کو ہم خود دیکھے اور جس جگہ پر لکھا جاتا
 تھے۔ یہ بالحدی کے اندر دوسری نقل کرو دیجاتی ہیں مگر اس میں تغیر کیا اور کلمہ
 کی درجہ بندی نے بھی دو ایک جگہ اہم معلومات کو نظر میں سے خارج کر دیا ہے۔
 یہ مضمون جو اب منتخبہ فارما اعلیٰ مقام پر ہند کے کثیر تعداد اعلیٰ حلقوں کے ذریعہ سے
 پھیل چکا ہے (خدا کے مل جائے) مشہور و منظر و محقق مولانا رشید الدین
 خاں دہلوی کے آثار فخر میں ہے۔ اس کی جمعیت الانصار کی ہر بھی شہرت ہے
 جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اور خاندان دہلوی انجمن حضرت مولانا سنگ کا کس
 سے دستیاب ہوئی ہوگی۔ انھوں نے ہی جمعیت الانصار کے دفتر سے یہ مخطوطہ کے
 کتب خانے میں داخل کیا کہ وہ کاجری مولانا سلطان الحق صاحب قاضی خان کو تہا
 اور عمری سید محبوب عثمانی کی ہر دانی اور وہ دہلوی سے میں نے اس میں حق کھٹا کر
 کیا تھا۔

یہ مضمون کے شروع میں دو ورق پر ایک اہم سوال کا جواب ہے۔ یہ
 دراصل شاہ صاحب کی ایک اعلیٰ قدر ہے جس کو مولانا رشید الدین دہلوی نے
 منسلک کیا ہے۔

اس کے بعد اہل حق و حق پر مکتوبات ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد دو سو چوبیس
 تفصیل حسب ذیل ہے۔
 مکتوبات حضرت شیخ جمال الدین ابو الطاہر مستوفی ہمایوں لکھنوی
 الدہلی۔ ۲

مکتوبات حضرت شاہ ابو الفیاض عمری ہندوئی۔ ۲

مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ۹

مکتوبات شاہ اہل الشفا و دق دہلوی بنام شاہ عبد العزیز۔ ۵

مکتوبات و مراسلات شاہ عبد العزیز۔ ۵۴

مکتوبات شیخ احمد الجبار و بابا عثمان ابن خاردق الطبرستانی بنام شاہ
 عبد العزیز۔ ۴

ایک مکتوب کے متعلق پتہ ذیل ملکا کو کس کا ہے یا جو ہر شے ہما۔

ان میں حضرت شاہ ابو الفیاض کلمہ کے دو اس مکتوب ماحی فیض الدین دہلی

مراد آباد دہلی کے برادر ابوالحسن صاحب انوار الدین دہلی مراد آباد کے نام ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مکتوبات ان حضرات کے نام ہیں۔

(۱) الفاضل العظیم الخادم معین الملائم والدین السنہی۔ ۱

۱۔ حیدر علی خان صاحب سنی مکتوبات کا نام اور اس میں مذکور ہے کہ کلمہ حق و حق

(۱۲) شہداء علیہ السلام، ولی فیہ شیخ محمد راضی بھٹی

(۱۳) شیخ عبدالحق، روح پوری

(۱۴) قدوة المؤمنین شیخ ابو الطاہر کروی الدہلوی، شہداء حضرت شاہ ولی اللہ

(۱۵) استاد حسین شیخ، خدا شاد عالمی، شہداء حضرت شاہ ولی اللہ

(۱۶) شیخ ابوالحسن ابن شیخ ابو ہریرتی، استاد کے صاحبزادے

ایک مکتوب ولی اللہ کے متعلق بعض سے یہ معلوم ہوا کہ کس کے نام جو
قدوة المؤمنین حضرت شیخ ابو طاہر دہلوی نے جو وہ مکتوب حضرت شاہ ولی اللہ
کے نام ان کے حجاز کے نازکی میں اس کو منسلک کرانے میں ان میں سے ایک
مکتوب کی تاریخ نومبر ۱۱۹۱ فرسٹال ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز کے مکتوبات جن حضرات کے نام میں لکھے ہیں ان کی

مذکورہ بالا مکتوبات، حضرت شاہ ولی اللہ علیہ السلام کی فیہ اور امام شافعی علیہ السلام کی
فیہ مکتوبات میں سے ہیں جو کہ ان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں اور ان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں
مکتوبات میں سے ہیں جو کہ ان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں اور ان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں
مکتوبات میں سے ہیں جو کہ ان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں اور ان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں
مکتوبات میں سے ہیں جو کہ ان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں اور ان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں

فرست ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ عبداللہ بھٹی، شہداء حضرت شاہ عبد العزیز، بابا عثمان
ابن عروق الشافعی، محمد جو بھٹی، صاحب المصنفین، والہاء، شیخ محمد راضی
بھٹی، جامع المصنفین، مولانا حضرت الشافعی، صدر الافاضل مولانا محمد مفری
مفتی دہلی، جناب فرید الدین بن عبد السلام الشافعی، رشید المصنفین، مولانا رشید الدین
دہلوی، سید عبداللہ، ان کے نام کے بعد یا ان کے نام کے بعد ہے۔
ولد غوث، انتقالین، ورونی، الدہلوی، مستطاب، لکھی یہ حضرت شیخ
عبدالحق، جیلانی قدس سرہ کی لکھا ہے جس میں علامہ میں دہلی شہداء لکھے تھے
حضرت شاہ عبد العزیز کے مکتوبات ان حضرات میں سے بعض کے نام لکھے
میں بہت سے مکتوبات کے شروع میں اس طرح لکھا ہے۔

مکتوب شیخ عبد العزیز الی بعض مکتوبات

الی بعض الافاضل

الی بعض المکارم

الی بعض اصحاب

الی بعض اصحاب ابن خضار الافاضل

الی بعض اصحاب

الی بعض اصحاب

نور سیکر بجا تہ الف مشاعر
 کما کچھ کہہ۔ اس لئے کہ یوں کہ
 خضر کل قریبہ و مضوا
 بست کر پانہ اور گلے پیسج
 یغفرن الحسن و النظار
 کر لئے کئی کمال لوست لیا اور کئے
 انجو احسن الناس الزمر ال
 ہی غویں تہہ کر گئے۔
 او شوق لعلہ من الاشجار
 بنام شاہ اہل الشہ کی چھتہ

مکتوب شاہ عبد العزیز
 ہوسم سنون عرف ہے کہ میں
 ... و بعد خلق اجود اللہ
 انشا کی کا شکر اور ان کی برائی
 علی ما کسبتی من سر لیل اللحد
 انصاف الصافیۃ والحدیث
 اقرات الامن و الامن من
 کا برائی میں پناہ لاء امن و امنیت
 الرضاہیۃ و انما افعی
 سے نازا۔ و اسل یکی فی شہادت

میں کہ سزا دینا ہوتا تھا۔ یہ معلوم ہے کہ اس کا بھی شک تھا، عزت و عاقبت کی فکر
 میں شہر و صوبہ کچھ میں ہی نامور قوت میں آئے، ہوا کی حالت و چھ بات کہ وہ سے لے کر
 میں کہ کہہ دیا، شہر میں سے جہاں کی حالت میں لکھی گئی۔ ... میں سے کہ صوبہ کچھ میں
 کہ اور حکومتوں کے لئے وہی حکمرانوں کے لئے، حضرت کی ان کی جگہ میں سے کہ
 وہ ان کے لئے ہوتا ہے۔

عطیۃ و مضیۃ جسیفہ
 کہ ان میں سے
 روا العیش الا فی الخمر و الخمر
 اصل زندگی تو ہے کہ گوشت کی میسر
 و عاقبتیہ و عاقبتیہ و عاقبتیہ
 اور عاقبتیہ و عاقبتیہ و عاقبتیہ
 جی ان خمر و الخمر و الخمر
 درمیں عاقبتیہ و عاقبتیہ
 سلسلہ اللہ تعالیٰ کا سنت
 برحق کی عاقبتیہ و عاقبتیہ
 قامت علیٰ مقتدر اللہ تعالیٰ
 برحق کی عاقبتیہ و عاقبتیہ
 بانزالہ اکثرھا و هو المجر
 امیر کی عاقبتیہ و عاقبتیہ
 لا ذلہ علیہا الخ

مکتوب شاہ عبد العزیز
 بنام شاہ نور اللہ
 ہوسم

قد ودد علیا مکتوبہ المکرم
 برات مطروں کے بعد،
 ان الا کا برتد استعرت
 اور اللہ ... مکتوبہ علی اللہ
 الی البید خانہ بیدار

بڑوں کی دینیں جو کچھ علی اللہ
 بھادہ درجہ کی جو رہا ہیں۔
 اہمیت ان کا ایک طرز دیا

کاشت طائفۃ منہم
لا یطعمہ للاقامۃ عتاک
لانہما تکالی الفضل والشفا
الحادی ثلاث الاطراف
والاملاک وطائفۃ
رجح ثلاث المراضع علی کل
مستحان سولہا وتغضن
عن مفاسدہا ومعناہم
غیرہا وانما الغنائم الجرادان
عندہا ہما راہا الو

کی آقا مت کو اس طائفہ
بیش گز کہ نہیں وہاں کی
سکونت وہاں کے رہنے والوں
کے بغض و عناد کا باعث نہ
ہو جائے۔ ایک گروہ یہاں
میں انہیں مقامت دیا جائے
وخرہ کو ترجیح دیتا ہے۔
غیر کے نزدیک و شہر میں اور
اور زمین میں ہیں۔

مکتوب شاہ عبدالعزیز
بنام شاہ نور الدین محمد بن علی

..... من القادر عبدالعزیز
عبد رافع السلام والفرام
..... ان سئل عن الغنیمۃ
جوبہ قرآنہا وقرآنہ
واصل فی حوزۃ العالیہ

غیر عبدالعزیز میرزا محمد بن علی
اشیاء محمد بن علی میرزا اشکبازی
نام خطیبین ولاحقین کے ساتھ
اسی کیفیت سے ہوں۔ البتہ
بروز دار علی انوار العتد

نا تعرفی صولۃ الرقابہ
بید ان لمرۃ العین کلان
سلّمہ اللہ الصلۃ قد علین
علی یدہ الخیرۃ والحدیب
وعرضت الذباذبح الحقی
وعا یتبعہا من الادی و
التعب وامانة العین
فلانہ سلّمہ اللہ تعالی
فقد کان اعلیٰ بہا
المراض من کل ما یب
منہا الزہال وسورۃ التوبہ
والنور عند تناول الغنیمۃ
وسورۃ البقرۃ فزال اللہ
بفضلہ اکثرہا وهو الموح
لازل الذباذبح الخا لیس

کو وہاں باغیوں پرستہ
اور غنیمت جو کچھ ہے اور اسی کے
پاؤں اس کے ہر جگہ کیا ہے۔
قریشی سلّمہ اللہ تعالیٰ کو
بہت سے امر میں نے چاہا کہ
سے ٹھیک تھا ان میں سے چند
ہو ہیں۔ اہمال سورۃ التوبہ
کسا نا کھانے کے بعد کچھ بہت
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل
سے امر میں کو زائل کر دیا۔
باتی دے گئے ہیں ان کو بھی امید
دی ہے کہ ہی رکن فرمائے گا۔
آپ سے بہت احساس ہے کہ آپ
ان دو قسم کی شہادتیں دیکھیں
ان دونوں اللہ تعالیٰ کے

کے خدائوں کی وہ نعمت جو میری شہادت کا بعد چلے گی اس قدر عظیم ہے کہ اس کی کمال ہے۔

من مجلسكم الساعي لاجل
سمايت ان يدل عرو الله
لشفا فيها — ومن
اجل نعم الله في خلقه
الايام باردة الله كذا الخ
في غيرهم وحفظنا من
شروهم وهدية الله ان
جاءت من السكوة فضلا
او طاهر بعد ما اقتضوا
من بلا مجات او طاهر
لورود والى انشاء السبيل
على هذه البلدة السلي
لنبي السبيل الله صاف
ولا تخشى ان اراد وقت
ما يروى من غير
من ابلاد لحيات الله
لغاتي بينهم وبعين

بسمه انما من سے ایک
انعام ہے کہ اس نے دشمن
دین کے عیروں کو انجین کی طرح
بٹ دیا اور ہم کو ان کے شرور
سے محفوظ رکھا۔ ایک جہت
بکھنے کا ڈر کے عساکر پر
کا یا مہم چا ہ مارنے کے بعد
جب اپنے وطن کا قصد کیا تو
انکے راہ میں ہمارے اس بھر
سے ہرگز نہ دے میں کامافقا
والی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی
نہیں۔ اس پر میں پہنچ کر انھوں
نے حسب حاجت غار غری کا ارادہ
کیا اللہ تعالیٰ نے ان کا ارادہ پورا
دہرے دیا۔ افضل تعالیٰ و غفر
وہ ما شہر ان کے مہرے کے
لے لکھتے ہوئے پھر انکو ہمال

ما یستحقون من العذاب
والقسط و نصحت
افضل تعالیٰ و غفر
لہ حاکم البلاد لقا بلکھ
و نصحتہ فلتعبر بوضوح
و مضوا بپیلتھ و کسفی
الله المؤمنین القتالی و
و کان الله قریا عز مبرا
و لکن سرورہم فی ثلاث
الاضلاع و علیہم رھم علی
بلد السلیب الضعاف
یشربوا و یلعبوا ما شاعہ
من نظیم صبرا لہ و صبرا
ان لا یكون لہم سلطان
علیہم ان شاء اللہ تعالیٰ

معاذت ذہبی اور اپنا راستہ
اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین
سے قتال کی قوت نہ آنے دی۔
اللہ تعالیٰ زبردست اور قاب
آگرم دشمنان دین کا ان اطراف
سے گزرنا و بیعت سلاو ل کے
شہروں سے عبور کرنا تو بیش بہا
کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی صفت کثرت
و کثرت بیش بہا ہوتی ہے
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے توقع
ہی ہے کہ ان لوگوں کو اپنی اسلحہ
پر عبور ہیں ہر گز انشاء اللہ تعالیٰ

مکتوب شاہ عبد العزیز ۱۳۶

اعمالہ المہم بین النہیاء
من القیة والد جانفند
طاعت و قیاسک الایضاد
النفی صدفو نا بالمعجول
عجل امین و دستورها
غلام و دیوان الحدین
و طلعت و انجمن المناہین
المستغنی و حسان من
جملتها الاستفسار و
الاستکشاف علیاً فقرو
من احسن فی الاف امعة
والارقیال فاعلموا ان
القیام ایضاً عند او
بعدا علیاً فاصدقوا ان
لانت الفالدة والاصحوة
لا تدعو فی ان فیم فیمنا

یوم خام و ما کے واضح ہو کر ہیں
نے آپ کے اس مکتوب کوئی لکھو
کی جو خواجہ محمد امین کے نام تھا
اور جس کو دیوان حسرتین کے
طاعت میں آپ نے لکھ لکھ
یہ نے اس کے نام میں جعفر بن
بڑھے اس میں میری اقامت
اور سفر کے بارے میں بھی سوال تھا
آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ غیر
معی آن کل میں جانے کا قصد کر رہا
ہے میری والدہ اور بھائی لکھے
یہاں تھا مجھ کو تھے یہاں نہیں
ہیں۔ میں بھی سفر کی اس
مشقت کو جس کے ساتھ ہو جائی
انفرادی اقامت کی حاجت پر
زیادہ دیکھ کر ان کے حصے کو قبول

منفرداً

..... تعبد السطر الذین
یجئ فی الیوم تمام اولی
من لذة الاف امعة
الحی فی الاضواء و فقیلت
منہم ذالک وقد تقرروا التوجہ
الی البید ہادہ بالفعول
ثوان طلعت فیموس الفتن
من المشرق و المغرب
و یقطن من ہذاک و الیاء
الموضع المعلوم و امسحہ
وان سکتہ بہ علیہا الجورم
والشالیہ اعترفا العود
انی ہذا البید الی الموت
عذوہ اللہ — و اما
طلبہ المکتبہ المسترقوۃ
قد اقول الفصل فیہا

کر لیا۔ اب پھل بدعت لک
سکونت ہے پانی ہے پھر اگر مشرق
یا مغرب سے فتنے لوہا رہے
تو ہم وہاں سے ایک اور مقام پر
چلے جائیں گے جو زمین میں ہے۔
اگر حیرانی اور شہلی فتنے وہ
گئے تو پھر ہم اسی بلداں کو
ورہی مکی طوت کو ٹھکانا بند کریں
گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو آبار لکھے

اور آپ نے جو مجھے سچ لکھا
طلب کی ہیں اس کے بارے میں
سچ بات یہ ہے کہ کام میں

کاوت و مشوکندہ القی
خاندانہ قد عادت و
انہ بنفسہ واصل فی
جلال آیہ واصلین
رؤ صماء الافانہ لہ
الافتیاء و ہذا احوالہ
الحق المتعجیب علیہ
والذی سار فی الاطراف
کالمثل السائر۔ والعلو
عند العلیم الخیر۔

واما کما و مرہش ہمو
علی ما کاف الطیبہ من
السکون جادون فی
خیم الادب و مصلحہ
الکسرات۔

الکسرات۔ ہمو الخیر

شہد شاہ اہل الشہداء شاہ عید العزیز

یامن ہو عزیر یغنی العیوب
یامن فضلہ بالعدم علو
العیوب۔ نسأل اللہ لنا و
لکون یغنینا و ابنا کون
شہد رب الشہداء یغنینا
من غلبہ اهل الطغیان
فی البلاد ان ودد واصل
الینا مکتو بیکو الموعظ
و اطلعت علی مانی
مستویاتہ من ملاقا
الشہداء و مصلحہ الفرقین
فی حقہ نقال فی سبیل اللہ
والخیر کا فرقہ ہر و ہمو
مشاہدہ رأی العین ملو
من فضل اللہ سبحانہ ان

انے وہ کہ حسب کے ہوں کو عزیر
ہے اور میں کو عید العزیز ہے
علم کے ساتھ فضیلت ملتی ہے۔
ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست
کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اور شہداء
نہادے عفو کا رنجہ خصوصاً اس
تخص سے جو اہل طغیان کے ظلم کی
صورت میں شہداء ہیں وہ فاقہ
ہوتا کہ عید العزیز ہر حسب ہر حسب
اور اس کے ساتھ جاتے آگاہی
ہوئی ہوں و اگرچہ ان لوگوں
کی تہذیب ان کی آگاہی اگرچہ ایک
جماعت فی سبیل اللہ کی کہنے
ہوں کی ہے اور دوسری جماعت
اسلام کی جن کی قصد اور کچھ ہیں

بغیر ہر شخص سے
 کان معروفا فی العلو
 والمشرقة اعادنا الله
 وجميع المسلمين من
 شرورهم وخبث صدورهم
 والسلام

اس خطے احمد علی خان سے
 مستقل تھا تھا بہت زیادہ مکر
 میں ڈال دیا۔ ان کے شرور سے
 غم ہوا ہی چاہیے۔ اس لیے
 کہ قریب کے بھائی اور ان کا جویم
 اچانک ہوا ہے جیسے کہ کئی مرتبہ
 چکھے اور اس وقت ان کی گنتی
 ملے۔ سرواں کی نسبت ابی السلام
 سے خود یہ قسم کی ہے خصوصاً ان
 حضرات سے جو کہ بخیریت میں ہوں
 ان تیرے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ازلیج
 سلیمان گمان کے شرور اور خبیث
 صدور سے محفوظ رکھے۔ والسلام

مکتوب شاہ اہل الشریعہ شاہ عبدالعزیز

۱۰ پانچ سو اہل الصلوات علیہم
 قوال الذی یبذلہ من فضلہ
 ان التعلو فاعلم فی حکم مشہور
 والضمیر اصل بکرمہ اللہ یجول

۱۱ اے وہ مکران صدارت کوئی تم سب میں ظاہر
 اور روشن ہے اور خیر تو خدا کی قسم
 جس سے خدا ان کی سورت میں ہے۔
 ۱۲ نویں اس قسم کی کہ جو میں
 سے مکتوب ہوں اور وہی ان کا
 سے حفاظت کی درخواست تھی
 سے کہ ہمارے ہیں۔

۱۳ اللہ تعالیٰ ہم کو تمام سب کو

۱۴ یہ مکتوب شاہ اہل الشریعہ کے شاہ عبدالعزیز سے
 ابی السلام بروقت اللہ تعالیٰ خیر
 اور جمہات وہی کے کہ ۱۴۷۳ ہجری ہے۔

جائے اس سے محفوظ رکھے۔ ورنہ یہ بھی
اور دنیا میں بھی بعض ضرورتات
ہیں جو بچان اور تباہی کے لیے

مکتوبہ شاہ عبدالعزیز بن امیر المومنین شاہ خاں دہلوی

خداوند عالم نے میرے لیے جو کچھ
والفضل علی سلاطین العلماء
الانجیل میں ہے جس کی تائید
سلاطین و ائمہ و افاضیہ
العلماء و الدین و افاضیہ
والعلماء اعلیٰ السلاطین
والعلماء الدین و افاضیہ
بہ الخیر و صبر و کرم
المودۃ مشہور و نقل و صحت
و قیام و کرم و دولت علی
علیہ السلام من جمیع الوجہ
و کرامت الہیہ الا متنا و رقیۃ

فانصاف علی مراتب حاجت
و انصاف علی مراتب حاجت
رکھے اور کائنات میں
ہرگز نہ ہو کہ اس میں
اسی حال کے ہو جو انصاف سے مرکب
اور کمال و کرامت سے بھر پور ہو۔
و انصاف ہو کہ کمال و کرامت سے
نہ ہوتا۔ یہ ہر طرف کی حاجت سے
مطلع ہو کہ جو کتب میں انصاف کے
کے توفیق و کرم سے ہوا کہ ان کے
سے ہر حال میں حاجت کے ہوتے ہو تو
میں اپنی دست پائی کو مضبوط

و ان سے انصاف و کرم سے
فلا استطیع شرحہا
خوفی من علائق الاصلیہ
و کمالیۃ الاحیاء و اما
مرض العبد بعد فتن
اشترک فی الامس
فصور البصائر و هیجان
العلماء و انوار اللمع
اکثر اشغالی و انوار اللمع
و هو المستعان

کرنے سے قاصر ہوں۔ اور تباہی
میں طول و کرم و کرم سے
حیوان کا بحث میں ہونے سے
یہ کہ میرا ہی ہوتا ہے
آزادی میں اس نے اب فتنہ
کرنے سے۔ یہ خصوصیت ہے
اور اس طرح میں نے کچھ
سے رکھ دیا۔ میں اس
سے فرما کر ہوں اور میں اس
بابت سے مجھے مطلب کی
جاتی ہے۔

من رشحات اقلام قدوة الادباء

الشیخ عبدالعزیز

..... و انصاف و کرم سے
حاجت کے کتب و انوار

اب مجھے اس کمال و کرم سے
خداوند عالم سے میرے دل میں

فی خلدی ان یخبرکم
ببعض النعمانی النعم
الذین علی وثقت اناسنا
واختاروا اسباب الدینی۔
فہذا ان سیدی والدی
رضی اللہ عنہ لہذا فی
والحنہ الملام الاحمدی
ترکونی صغیر السن الا انی
لما اعدا ورجع صغیر سنی
علی من علوم و شانا من
شیوہ الاوقد الخواتم
بجملہ کلمۃ و تثبت من
الایام بقطرۃ الخیرۃ قد انزل
من فضل اللہ علی او علی
الایام وکان من اسباب مالک
عازلت منذ امیت علی العائز
ونیطقت فی العائز مشغونی

بات آئی کر میں آپ کا شوق الہی کی
بہت کی نعمتوں میں سے ان چیزوں کی
سے نفع کر دل جو احمد نے میرے
اور غماں میں رکھی ہیں بھلاؤں
نعمتوں کے ایک پہلو پر حضرت
ابا عبد اللہ رحمہ اللہ نے یہ بات
دائی اور طاروا لہ سے کہ میرے
انہوں نے مجھے میرے اس بھلاؤ کو
میرے اور اس کی بھلائی کے لئے
میرے کوئی علم چھوڑا نہیں کہ اس
دیکھا ہو۔ انہی میں سے ان سے
کافی استفادہ کیا۔ یہ فضل حق
قائم ہے اور ان تمام شایانہ
مہر میں استفادہ کر کے اسباب
میرے ایک سبب بنا ہوا ہے کہ
میں نے یہ سبب بوشیہ لایا ہے ہر
حضرت والدہ کی صحبت اقدس

بصاحبہ مولعا بقربہ
ونجا السہ وہا یظہر
بحا من المناہیات الرجیۃ
والاستعداد اویۃ و تہرز
حسنا ہا۔ و قال الخوفی
کلمہ لہ یضو اللہ علی علوم
الخاصۃ والاخل و امتد
مما یجد علم لاخل علوم
حق ان علی ریح الدین
ومعہ اللہ کان مشغول
بالقرآن العیالہ و تعلیم
الکتاب۔ انھیں ہذا الواقع
اللی الما وکان لایستطاع
علی القربہ ولا کعباد
و لکن اللہ تعالیٰ یسطعہم
ورعیتہم الی حل الشان
مستطع علی تحصیل العلوم

میرا بچہ والدی مجلس اقدس میں
بیٹھے کہتے حدیث کی دیکھا تھا بہت
و بہت سے منہیات رجیۃ
میں سے اور استعداد الہی کے کلمات
بلکہ کہ اگر تہرز والدہ ہوتے
میرے بھائیوں کو اس حال میں ہوا
اس میں کچھ ڈانٹا کہ انہوں نے
حضرت مولانا کے علوم نہایت
کو باہل ہیں میں کچھ ڈانٹا کہ انہوں نے
علوم میں سے اتنا چھوڑا کہ
علوم میں کو باہل کرنے کا وہ ہیں
باتے کچھ کہ ریح الدین سلوفا
میرا ریح الدین اور تعلیم کا نہ
پڑھ رہے تھے کہ والدہ کی وفاق
کہا کچھ اور ہوش نہ تھا اور میں
آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ توفیق دی
کہ میں نے اپنے سبب بھائیوں کو ہر

اخذوا بكل لسان عامر
 في ثلاث فسمعوا واشتغلوا بحرفة
 الكتب وسجلها خلق هذا
 الغفور فجاهدوا الحمد لله كما
 تشييه القلوب وتلك
 الامم انما ربيع الدين
 نقل حفظ القرآن كله وثرو
 جود هذه من تحصيل العلوم
 كلها لاسيما الكلاية والفلسفة
 والعلوم من الفقه الدينية
 بل لغرض العلوم العربية
 كالهيئة والعلوم والحساب
 والهندسة والمعماريات
 من الزمان والحرف والادب
 وعلوم الفرائض والشعر
 ووسائل القصور في حفظها
 ونحوها ليعمل على اقتضاح

والى وقت بزبان من تحصيل
 تطلب في جهايز من مبرسي
 تطلب كما انهم اوردوا من غير
 بان كانوا في ذلك من اهل
 مشغول ربه انهم كماله حسب
 انما ايسر استعداد بيد ان
 انهم في شدة في اهل من
 رتب اليه في قرآن في حفظها
 جادوه كما انهم في علم
 في فاضل من علم
 علوم اير اور فلسفه وعلوم
 في وادان اصول وقرآن وحرف
 من ان كمال من اهل
 العلوم في علم من اهل
 في جميع ترات الاجرام
 من در اهل جغرافيا و
 في علم من اهل ان علوم

الستة وظهرها من كتب
 الحديث وهي ان يوفقه
 الله تعالى لن الله ايضا
 وهو محمد الله مشغول
 بتفسيره في مشغول
 بالذات والدين... ولا يفتش
 في فترات تفريها العين
 وشرها الصلوات والجل
 لله على ذلك
 ولعل القادر في مشغول
 في علم الله من حفظ
 القرآن كله واسم في
 القراءات والقرآن وهو
 مشغول بالقطب في جغرافيا
 السيد عليه
 واما عبد الغنى فقد حفظ
 نص القرآن وهو مشغول في

في اورد راجد على ان
 صانع من غير راجد على
 حديث باي في اميد
 في مشغول في حفظها
 في اهل انهم في مشغول
 في علم من اهل
 في فترات تفريها العين
 وشرها الصلوات والجل
 لله على ذلك
 ولعل القادر في مشغول
 في علم الله من حفظ
 القرآن كله واسم في
 القراءات والقرآن وهو
 مشغول بالقطب في جغرافيا
 السيد عليه
 واما عبد الغنى فقد حفظ
 نص القرآن وهو مشغول في

۱۵۴
 من عبارات الشيخ الاجل في تعريف
 الدہلی

الدہلی وما الدہلی.... جی
 خیر البلاد و منفعة العباد
 یوتھا اهل الایام من کل
 مکاتب صحیح..... یشبہا
 منافع لیس و یلحق الذیاب
 ینا و یختراتی کل من العلم
 غورین..... اعلیٰ غیر
 اعلیٰ وک انما اهل من کل جہل
 قری العرفی ینا الیقض جوس
 لسانہ والاضہانی یطہر
 حیرا من اصنافہ والتواری
 قل الخی فی الجرائد ولا فاعلم
 من اکل جید لھا الفخامہ
 منک لوتھا وتلید و انجل
 دلی کہلے؟ و دلی کہلے بہتر شہر
 ہے۔ لوگوں کی منفعت کا مرکز ہے
 عقل لوگ ذرہ سے یہاں آئے
 دلی کہلے نہایت خوب ہو گیا اور
 یہاں علم و ادب کی جہاں آئے
 کہ علم کے اندر دلی میں آکر رہا
 یہاں کے باشندے بہتر بن گئے ہیں
 ان کی زبان بڑی اعلیٰ و کسان
 عرب کے باشندے کو کچھ لے کر آئی
 زبان کہ جو یہاں پر آئے ہیں
 ہوتا۔ اسنے ان سے کچھ اپنے نصیبان
 سے لیا اچھا کہ ہے۔ اس تواری نے
 تو اس کو اپنا دلی بنا لیا ہے۔ انکو
 دلی کے دیکر اسے کہنے کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۵۵
 فیہا اشیاء لم تعرف لھا
 اسما و یظفر بہا سجا لالہ
 تدرک منہ روح العورک
 انہا زید و جمیع الافالہ
 مسکن ادیب اللہ و الفم
 المال فیما یجیل عند العیون
 بل لایہل وکہ الطیور و
 الذهب قلہ من القیاس
 و الفضة قلہ من الضیاع
 عقل الراس و الخوی قیاد
 من الشجر اری العیون
 فان لایہل کل یوم فیما لایہل
 قی و القرات السجید کو
 اصفت الخی و لھا القیوت
 و قلت ذالک امر عیون
 ما خرجت الی سو قہلہ
 تسلت الی مجامعھا
 لکات علم میں اور کثیر دلی ہے
 عقل کی بار بار یہاں کمال پیدا
 تو یہاں جہاں یہاں یہاں کچھ
 کچھ کے جن کے کہ کو نام میں مسلم
 نہیں اور ایسے اشعار میں یہاں
 پڑے ہیں کہ روح و انکس ہے تم
 واقعہ نہیں جسکے یہاں کہ کچھ
 ان میں جس اشیا کا نام ہے کچھ
 اور منتخب شہر ہے یہاں بابا دل
 کچھ کہلے یہاں دل اس کچھ
 ہے کہ کچھ اس سے علم
 کہتے ہیں اور اس کی مقدار کچھ
 نہیں آسکتی یہاں سزا سزا
 اسے اور ہاں کچھ کچھ لکے
 لوگوں کی عقلوں کو جو ان کو کچھ
 یہاں دلی علم انوار سے کچھ
 لوگوں کچھ کچھ کچھ کچھ

لما اوقیت انک علی حلیق
جلیدل۔ فشدای لکھاقت
من خلک مکشفنا عنک
خطاآک فبصرک الیوم

روا یہاں عید کا خبر ہو رہی ہے۔
قسم ہے قرآن مجید کی اگر تم میں شہر
کی تقریریں کی طوت کان کاٹنے
تو حجب کر کے اور کب لے کر یہ لڑیہ
ہے اور جب تم اس کے باروں
اور بھوں کی طوت جانے تو تم کو
بائی ملک رہا گو تم نہیں جانتے
اندوم اس وقت ملک سے جاقت
غیب تم کو اندر لگا۔ اور کیا
پڑھے گا۔

”ہم نے آگ کے دن پڑی تھیں
ہر وہ بتا دیا۔ اس حیرت انگیز
ہے۔“

ایک اہم مکتوب اور اس کا جواب

خواجہ حسن نور دہلی لکھنؤ نے حضرت شاہ عبد العزیز کو ایک مکتوب
اسکا زبان میں تحریر فرمایا جس کا ترجمہ بطور ملاحظہ رہے۔

حاجان آگاہ سادات شاہ جامع علوم تحقیقی و دینی فنون کی سوانح
شاہ عبد العزیز صاحب۔ تقریباً پچاس سال قبل مورخ دہلی خواجہ
کی طوت سے عید مسلم کا خط فوٹا۔

اگر حضرت مولانا صاحب جمہ خاں بہادر ابن سائنا الملک مانتھاقت
خاں بہادر پیر پیر پیر سے اس تشریف لائے تھے۔ ان کے لکھنؤ میں
نے فرمایا کہ اب حضرت شاہ عبد العزیز دہلی کو لکھیں کہ انھوں نے ان کی
مستطاب حضور انا حضرت پیر حضرت شعیب کے اس اعتراض کا کوئی جواب
نہیں دیا کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے حضرت علیؑ کی حضرت علیؑ کو
رجعت کے طریقہ نام خطا رائدین کو دے دیا کہ ان کا جواب لکھے اور
فرمایا ہے جو پڑی گئی کہ ان کا جواب لکھے کہ ان کا جواب لکھے
تینوا بھائے راشدین کے مقابلے میں حضرت علیؑ کی ترجیح ثابت ہوئی ہے۔
اگر شاہ صاحب اور اب تقریر فرمادیں تو کچھ کچھ اور واضح طرات
و شہادت ہو تو فرمایا ہو جائے گی۔ آج رہے میں خدمت عالی میں لکھا ہوا
ہوں بلکہ اس کا جواب حضرت فرمادیں گے تو بھلا اس کا جواب لکھو
میرے پاس ہی اس سوال کا جواب ہے البتہ کہ اس کا جواب ہے لیکن کچھ
دراپے اس کا جواب ہے کہ حضرت علیؑ کی خدمت میں میرے جواب سے کوئی
رہم کی کہ بنا رہے ہیں ان کو اس کا جواب لکھیں دیا۔

مولانا ربیع الرحمن صاحب مولوی عبدالقادر صاحب سے سلام بخون
نوازیں، دعا کی طرف توجہ کی کہ تینوں حضرات کو سلام بخون پہنچائے۔

جواب از جانب حضرت شاہ عبد العزیز

..... خدمت مولانا الاسلام رحمہ موصوت و ہدایت مجددہ سخی
توفیق الدار العظام بہ حق خدا عزوجل باختر مکتبہ تحفہ تہذیبیہ طریقت
والحسن السیاحی و حسن المکتب اور نسب میں موصوفی حسن بشری کے
بہن مکتبہ دینی طریقہ باب جمہور سخی و باختر مکتبہ تحفہ تہذیبیہ
مہدی السلام بیچ و ناچیز عید العزیز و عید الفطر
از باختر مکتبہ دینی و ناچیزہ سخی کی طرف سے دین اسلام بخون قبول
بہا العزیز رحمہ اللہ و توفیقہ الاسلام نورانی و اشتیاقی بیعت و عقود پر
عقود و اشتیاقی الامکا قبول ہوگا اس کے بعد واضح ہو کہ آپ کا
بعد از عید الفطر و اشتیاقی بیعت و عقود مکتوب گرامی وصول ہوا کہ مستحق کا
در توجہ و صل حضرت مولانا احمد باعث ہوا اگرچہ امر اخراج کو ناگوں
و بیعت کو مفرود اگرچہ سید العزیز اورچہ اخراج کو ناگوں کی وجہ سے سخی
گوں کوں ہمارے ہاتھوں سے ہو گیا فرستادہ ہوئے مکتوب پر میں اسد کا
السلام و سعادت بخون بخون اسلام و اکہم کی مشقت میں

مجاہدہ اسلام کا نام گزانا ہے گزرتا میں کچھ بھی تھا چاہے اللہ
بنا اسکا تا لا امر الشیخ جبریل رحمت خاص کے سوال کا جواب
سوال تھا چاہے اللہ ملک می ہزاروں دیکھ ہوں۔

در تحفہ انشا عشرہ کنگرہ خیرہ اور اصل تحفہ انشا عشرہ میں بیعت
ہستی است بیعت تفضیل و آں علیہ ہستی ہے تفضیل کا بیعت کے
اندر ای نام و در ای سوال سختیہ اندر بیعت ہے اور یہ سوال تفضیل
پر تفضیل است لاجہ تہذیبہ سے تعلق رکھتا ہے اسی وجہ سے تحفہ
ذکر شدہ میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

دری سوال و جواب مکتوب قبول اس سوال کے دو جواب دیے گئے
جو اب الی سرورایت است و ہیں پہلا جواب اہل سرورایت کا
در حکم جواب اہل سرورایت است چاند و کمر اہل سرورایت کا
مکتوب اب اہل انجلی تہذیبہ پہلے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ کتبہ
آئینہ و معلوم است کہ آئینہ تہذیبہ سیرت آئینہ تہذیبہ علیہ السلام کے
کس را از بی بی حکم کوئی تہذیبہ مکتوب سے بات واضح ہوتی ہے
اکثر اوقات آئینہ تہذیبہ کے غور و فکر کہ اخلاص علی اللہ علیہ وسلم نے
در ای امر حضرت مکتوبہ و ابو سعیدہ بنی باختر مکتبہ دینی اپنے میں سے بھی
بن اکابر بن عبد المطلب حضرت کسی شخص کی کثرت بات میں کسی

جہاں حضرت جعفر و حضرت عقیل
 و فضل بن عباس و ابو مہدیان
 بن کاکبث حضرت عثمان بن عفان
 اموی و مالک بن سعید بن انس
 اسحاق شریک اند اگر ایسا اقیان
 دھلائے بہت تر سرد است چنان
 آست کراں بہر و قبیلہ از قدیم
 ریاست لریش داشتند کہ سب
 قربت قرابت بنیاد بنا
 شرب و اگر بنیاد افروز و ہمیشہ
 کنند خوش بنا و قوی زیب
 بگین یک کس اگر یک قبیلہ نازند
 پس اگر چہ دانی و رنگی غرض
 تھیں نہ ان و گاہ بر طبق و غرض
 ایچاں آند و نزدیک شعلیت
 دایمہ فی سیدہ شایع حکمت
 تیسر و در حکومت طوافات فی غروب
 و سب سے خاندان کا تاریخ نہیں بنا
 اس سلسلہ میں حضرت عمر و حضرت
 ابو سعید بن کاکبث بن علی بن علی بن علی
 حضرت جہاں حضرت جعفر و حضرت
 عقیل و حضرت فضل بن عباس
 حضرت ابو مہدیان بن کاکبث حضرت
 عثمان بن عفان اموی و حضرت
 مالک بن سعید بن انس اموی بھی
 شریک ہیں۔ اگر اس قبیلہ کی بنا
 پر کسی کو ترجیح ہے تو ان سب کے
 لئے ہے۔ ان دونوں قبیلوں کو
 کسی کا تاریخ و رنگی و سب سے
 قبیلہ قدیم سے قریش کی سہادی
 داشت و حال تھے پھر حضرت
 علیؓ علیؓ و علیؓ کی قرابت کریمہ
 ایک اور شرف بھی ان دونوں قبیلوں
 کو حاصل ہو گیا۔ کسی شاعر نے ایک

دلی وجود رکالے کہ وہ غلامان
 ریاست پیدا شدہ اند و اخوان
 بنی امیہ و در قریش و اصحاب خود
 کراں حسین بن جند - ع
 حاجت تھیں نیست حاجت افکار
 و حال جواب ثانی سبقت تھیں
 است داس مقدس است کو
 سنت اللہ جاری است کہ کو
 بخشی و دہات کمال ہے طرب
 تواری ان بھی نمود اگر بتا تھیں
 راجہ طیار اذکال دالفاکت
 ہے انکھلے مراتب و ملک و بادشاہ
 و عدو شایع ہی کند و جہد و غرض
 کا پیشی بری قواعد و غیر از انیہ
 ہر کس دریں امر کیس دالفا و لیا
 تار تھے کو شوق اذا سب و شہد
 ہزاران خود و دیگر و برتر و شہد
 کہ ہے کہ خوش و بجا و ناز
 دینی کے محبوب تھیں و خوش
 اس سب تھیں انکھلے کمال
 ہیں اگر کسی کس فرم کے کمال
 ہے یا تھیں انکھلے کمال
 ایک ملک نہیں ہے اگر ان کو کسی
 دوسرے قبیلے کے کسی فرم کے تابع
 یا یا یا اس کا مکان تھا کوئی
 اور وطنان کویت شایع و گراں
 غور سے اور بات تھیں و لایقان
 کی ملک پہنچ جانے شہد کے
 سب سے کمال و تھیں تھیں
 اور حکومت میں تھیں رعایت نمود
 دلی حکومت و بجا و ناز
 گیا اس بات کو دھوکہ نہ تھیں
 ریاست میں پیدا ہوئے ہیں و لایقان
 تھے بجا و ناز و بجا و ناز کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

و عظام و عصب و کمر و لیا است غور
استادان گفتند و اگر دست نکند
بر جسد تو پس تو ضمیمہ ہوا
بہر جیسی روز قیامت و اگر اجل
عرف و صانع بحرب و جنگ ناست
و قاعد و حکم نیز نہیں را اعتقاد
ہی کند و در دو اول آنکو طوطا
نفس با نفسی کمال خود را بی است
و علم آنکو ریاست متفاد ہیں
مرد و سیاست و آنکو شکستہ فتنے
و را دعوی و تالیف فتنہ و با خود
و ملت ریاست گنہ گنہین حق فائد
کس میں اسرار باہر نہیں پہنچاؤں
کہہ را کس و رحمت را کلام کلام
سلوک امتحان و جنبہ قلوب
آں کہ و را کلام کلام سلوک
مستغنی شوق و دم ہی کنند پس

تجزیہ و استحقاق کئے ہوئے ہیں میری
طوریہ کچھ شکستہ ہیں۔ عادت آگاہ
کو تیس کی عادت نہیں ہوتی =
دوسرے وہ اب کا کامل یکے قدر
کی جہت پر موقوف ہے۔ وہ حقد میں
ہے کہ سنت اللہ اس طریق جاری
ہے کہ شہنا ہے کمال پر یہی حقانی
مراتب کو طے کئے بغیر کا حق فیض
ہوتا۔ اگر شخص کو ابتدا دہی میں
کمال کا مرتبہ طاقی دے دیا جائے
بغیر اس کے کہ وہ کچھ کے درجات
و مراتب طے نہ کرے تو ایسی صورت
میں اس کو اصل رنگ پہنچاؤں۔
اور اس صورت کی زندگی سے
کا حق جہت برآء ہوئے کے حضرات
انہی انجیل اسلام کے طے و ملت م
انسان اس امر میں سادگی ہیں۔

ریاست و علم جو پیش کن حق پائیں
و جوں ہی معتد رہے نہ ہو کلام
کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
چناں ہے انعام بہت ایسا ہوتا
ہی ضرور۔ خلافت ایسی جہاد بزرگ
حق تقیبا از ظہب معلوم شد ہو
و جوں ہی طے را پست و جہاد
مالی عز و صحت و حقیقت و فوج
سکس مختلف اور جو بر آفتاب
مقدور ہو۔ حاجت حق کائنات
ان کا دیکھو۔ خود و وطن و ملت
را کہ تا وہاں وہاں سال مشق ہی کلا
معتد رہو۔ و یہ فرقان و دوسرے
افان۔ ایسا جس میں حق مشق نہیں
کو رشک نہ ہو و خلافت عظیم کو پہنچا
و فیصلہ بدلتا خطاب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ریاست مقدور

ایسا کہ وہ کچھ جب تک انھوں
نے ادب کی مشق نہ کی ہے وہ ان
کی ابتداء نہیں کی۔ سرور و رشاد کو
نہیں پہنچے۔ اسی طرح علم دے
تا و تھک سالہا سال اپنے ہمتوں
کی بارہی نہیں کیا میں ہرگز توں
وہ سے کیا خاک نہیں چھا گیا شہری
و عظیم کی منہ پر ناز و خستہ و بچاوت
فرقہ امتداد اور دیگر اہل عرف و ادب
صفت میں آ کر آئی جا گیا ہے۔ اور
حکمت کا قاعد وہی اسی کا ارتقاء
کہا ہے۔ و عجب سے اور حق کمال
تک انھوں میں آئی ہو گی ہے۔ اور
ریاست و سرداری ایسا ہی سے
و اجتناب ہے جب تک کہ کوئی شخص
طویل عمر سے کسی کتابت نہ رہا ہوگا۔
ریاست و سرداری کے منصب پر

دینا را مطلقاً اس کا بھتیجہ و خود
 گزینہ صوفیوں کا دیر پا کہ خلیفہ
 اولیٰ الخیر و وفات اس حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پر مصیبت بہت
 شفقہ و خلیفہ دوم یعنی صلوة
 سال و سبب و بھتیجہ
 اہل میں حیات الشریعہ و وفات
 شریک خلافت بود و اندر جگہ از
 تہمت قرار معلوم می شود کہ
 خلیفہ اول را نیز بھتیجہ را حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کسر اہل انصافیت
 واقع شد و خلیفہ دوم را بیشتر
 تعینات و از ان میں رنگاں غلط
 اند۔ چنانکہ مزاج خلیفہ اول
 اہل انصاف و اہل انصافیت
 تہمت خدای عز و جل و وفات
 خلیفہ دوم کہ در سلسلہ امت اس

الزمیم و اس شداد و حکمرانی
 مجہول بود و الطیب علیہ السلام
 بالعقد بنابرین امور است باین
 را بھن اہل حقین کیفیت تہمت از
 فرداں کے دو دن چن پیدائش خود
 اتمام و ماحی شریعت الدین خدا
 صاحب از اصحاب غلو کو راہ
 غیر شک نیز مجرا و اندر بحکم
 و بیکان میں برائی غلو را بر ختم

ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنی حیات کا ہر لمحہ اس کا فائدہ
 بننے کی مشق کرانی عز و جل میں بھی
 خلیفہ ثانیات حضرت خدای عز و جل
 جن کو بارہ سال تک تہمتیں کرتے رہے
 یہاں سے رہا وہ بھی خدا اس
 مشق کے سزاوارت حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ تہمتیں چھوٹے
 بھات چھٹیں کے کہ ان کے لیے چھوٹے
 چھٹیں بھات و وفات حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم خلافت ابراہیم
 مقدس تھی اس لئے ان کو اس حکم
 کی مشق اپنے ساتھ کرانی عز و جل بھی
 کیونکہ خلیفہ اول و حضرت ابو بکر
 صدیقؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی وفات کے بعد اہل تہمتوں
 و راستہ پر قائم رہنے اور خلیفہ ایم

و حضرت شاہ صاحب نے حضرت شاہ صاحب کو ایک مکتوب استفتاء کی شکل میں بھیجا تھا اس کا جواب میں ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جواب کا کچھ حصہ آخر سے حذف کر دیا گیا ہے جس سے اصل مطلب مجھ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ استفتاء کو غلطی سے یہ سید صاحب کوں میں؟ یا عرض سے ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ جواب استفتاء کے آغاز میں ان کو حضرت شاہ صاحب نے ان الفاظ سے مخاطب فرمایا ہے۔ "سید صاحب! اگر آپ جانتے ہیں انصاف والہ القاب الشدید فی دین اللہ کا ایسا لقب تھا تو آپ"۔

ایک استفتاء کا جواب

ایک سید صاحب نے حضرت شاہ صاحب کو ایک مکتوب استفتاء کی شکل میں بھیجا تھا اس کا جواب میں ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جواب کا کچھ حصہ آخر سے حذف کر دیا گیا ہے جس سے اصل مطلب مجھ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ استفتاء کو غلطی سے یہ سید صاحب کوں میں؟ یا عرض سے ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ جواب استفتاء کے آغاز میں ان کو حضرت شاہ صاحب نے ان الفاظ سے مخاطب فرمایا ہے۔ "سید صاحب! اگر آپ جانتے ہیں انصاف والہ القاب الشدید فی دین اللہ کا ایسا لقب تھا تو آپ"۔

بہدا السلام و الخیر المشرق و الخیر المغرب
 شریف و درویش و صاحب و صاحب و صاحب
 خدا کہ درین دما دم محبت و محبت
 و محبت و محبت و محبت و محبت
 شدت فی محبت و محبت و محبت و محبت
 بہدا السلام
 ... بہدا السلام
 بہدا السلام

کھیر کو اگر مسیت حضور و مسک
 ہر بیان میں جواب ہے پہلے چند
 دار است کہ میں قال فی خبر پاکیز
 عنہا کہ زہد میں نہیں کوئی ضروری ہے
 فقہ و ابواب جا — حق القضا
 اقام ہاں بنایا کہ — ہذا فقہ
 باجمہر میں ضرور اور اند کہ ہر گاہ
 اکام و ایک وجہ عقلی صحت بخند
 و چند وجہ عقلی کفر و ان کا نام
 بر جاں میں کیا گل باید قور و ب
 کھیر قابل بناید کشور — دوم آنکہ
 کھیر و اصل قاصد و متعلق پاکیز
 ضروری است وین است سبب
 سوادب یا اختتام بجز ان کھیر
 یا عقلی شیعہ و از کتاب کثیر و استخراج
 بدعت عقلی حرام عقبت نسب و
 قریح حال مختلف بد کھیر و بجا کہ
 — زہد کہ قریح است ایمان میں
 مقرر است کہ بہ قصد ترویج اسلام

بھی انہی صلی اللہ علیہ وسلم
 بہ ضرور غرض سے اختتام و اب
 وین ضرور و موقوف بر توفیق
 ان بات حق است میں ہر جا میں
 قبیل یا چند مثل انکار قریح است
 صلوات و از کتاب و قبیل انکار
 تحریم الغنیہ و فقیر انہی و غیر
 ذاک کہ — بدعت کفر است —
 سوم آنکہ در عدم کھیر و عقلی
 یعنی حکم عبادت کردن و سادب
 بجا است ایمان بناید فقہ کبیر
 کہ در حکم کھیر ضرور ایمان ہے
 ضرور ایمان یا قول اور بجا و کفر
 بلکہ اکثر اوقات شخص کفر ضرور
 و معتقد و فاسق می گردد —
 اکثر — ہمیں ہی خدا کو ہر گاہ
 از کھیر کے حال و سکوت کشند

تصویر یہ عجب دہ اور لازم آید
 چشمی نیست، ایسی عاصدہ و جبر
 احسن طوطا بایہ داشت - چون
 ایں ہر حرفتا عدد ہمد شدہ لایق
 از دستے و دل قوی و درجہائی
 شخص کا اقبال
 اور قوم قلم صاحب، قلم است
 قلم ہر ہی کشور، القاسی غایہ
 قول اولیٰ بہت سہا پہ کا قلم خود
 اگر ہوا دلا و صواب تریح صحت یافتہ
 حق نصیب دلا شدہ بن و انداز
 مطہرات آریں ایں قول اختیار
 صریح است زیرا کہ نزد حضرت
 بہت مشکلین و قدیم صاحب اختیار
 کفر لازم ہی آید و اگر دلا و داشت
 کہ سب ہر صوابی کفر نیست بلکہ ہیں
 خود خطا و نیست زیرا کہ غیب کا قلم

کا نام دیدان ہے اور ادبی چیزیں
 کو اصطلاح میں "مستزویات" ہیں
 کہا جاتا ہے، اور کسی امر کو مستزویات
 دینی سے شمار کرنا موقوف ہے
 قرات و شریعت قطعی پر
 جب اس قسم کے اعتبار اور قطعی
 اعتبار امور دینی سے انکار ہو گا
 کفر یعنی طور پر لازم ہو گا۔ مثلاً
 فریضہ صلوٰۃ و زکوٰۃ کا انکار اور
 شراب کا استعمال قرار دینا اور دینی
 طہارت، نجسہ کا حرام کر دینا، یا عقیقین
 کی تحقیر کرنا وغیرہ الکت -
 ۳، وغیرہ کہنے اور قصد ریل
 کرنے یعنی عدالت کا حکم لگانے
 و باغداد و گراما دل قرار دینے،
 کے و درجہاں بہت سے درجے
 اور گزریاں ہیں۔ اہل طہارہ نہ کہنا

نہ سب ہر صوابی و اکثر ہی دیند
 بلکہ بہت اہم ہی انکار نہ ہوتا
 کہ وہی دیند -
 و قول ثانی اور کہ ہر چیز شخص کی
 کثرت دیا وہ گرد و خطا
 ایسی است منشا بر غلط اور آن
 است کہ بعضے لطیفہ گو یاں و
 شاعراں در مقام دفع نا امید
 خود یاں لطیفہ ترک کر دوا
 چنانچہ صاحب قصیدہ ہر دو گویا
 یا غفلت یا غفلت چون غفلت
 ان کلام شریفی العزیز کا نقل شدہ
 لغت ترجمہ و فی حبیبین چنبا
 نانی حلیہ صاحب العینان فی الغم
 و دعا ہے آہا آن ست کو از
 ہر کی گئی و خود نہا یاد بیشید

چاہیے کہ جس کسی پر ہم نے حکم تحقیر
 نہیں لگایا تو اس کے قول کو ہم نے
 پسند کر لیا یا اس کی بات کہا نہ کہ
 دیا، بلکہ باہتمام ایسا ہوتا ہے
 کہ ایک شخص ایک قول سے کافر تو
 نہیں ہوتا البتہ بدعتی و فاسق ہو
 جاتا ہے۔ اکثر ظاہر میں یہ لکھ
 بیٹھتے ہیں کہ جب طحا کے کسی کی
 تحقیر میں سکوت کیا تو اس سے اس
 شخص کے عقیدے کی تائید
 و تصویب لازم آگئی، ایسا نہیں ہے
 اس بات کہ اچھی طرح غور کرنا
 چاہئے۔
 جب یہ بیٹوں آجیں بطور حد
 و حیدر بیان ہو گئیں تو اس میں
 شخص کے بارے میں جس کے
 اقبال آپ کے لئے قرآن فرماتے ہیں

و کا امید بنایا ہوا ہے۔ زہرا کہ
 رحمت الہی نیز بقدر رحمت
 مقصود است گناہ و گنہگار
 انزال رحمت کثیرہ و تکرار
 غرض از غلطی و خطیئہ گشت
 کہ جہاں اسباب رحمت است
 و این تہجد و اگر با غرض رحمت
 سبب رحمت چہ باشد غرض یک
 نوع رحمت و سبب خواہ بود
 کہ ان رحمت غفار رحمت دیگر
 انواع رحمت، ہر ایک رحمت
 بزرگ تر و عالی تر از ہر ایک
 موقوف خواہند شد شل و سبب
 مایات رحمت، و در انوار رحمت
 و شرف رحمتی در عرصات.....
 احوال کہ از رحمت مستحقان و
 بنصرت و انوار رحمت مستحقان

toobaa-elibrary.blogspot.com

لیکن اگر ہر غلطی رحمت
 رحمت بکثری و سادہ تبارک
 صریحاً قابل این کلام تکرار رحمت
 و تکرار اسباب رحمت
 نیست و غرض از تحقیق سبب
 رحمت است: و ظاہر است
 کہ غرض از اسباب رحمت
 برود و مکتوبان کلام و تکرار
 تبارک و رحمت تکرار و تکرار
 لیکن اگر ہر غلطی رحمت
 رحمت بکثری و سادہ تبارک
 صریحاً قابل این کلام تکرار رحمت
 و تکرار اسباب رحمت
 نیست و غرض از تحقیق سبب
 رحمت است: و ظاہر است
 کہ غرض از اسباب رحمت
 برود و مکتوبان کلام و تکرار
 تبارک و رحمت تکرار و تکرار
 لیکن اگر ہر غلطی رحمت
 رحمت بکثری و سادہ تبارک
 صریحاً قابل این کلام تکرار رحمت
 و تکرار اسباب رحمت
 نیست و غرض از تحقیق سبب
 رحمت است: و ظاہر است
 کہ غرض از اسباب رحمت
 برود و مکتوبان کلام و تکرار
 تبارک و رحمت تکرار و تکرار

وایک انسان پیدا و آئینہ جان
 و تو بہ نصویر گیر و کار این قسم
 اختیار بر بزرگان و عکس و باخدا
 حاصل آئی کہ معاد و این قول
 نسبت نظم شیعہ عیسا نب
 حدیث آمنت و نسبت نظم
 بغیر معصوم و حسب کفر نسبت
 آن کے نسبت آن دو بزرگان
 کو عدالت و تقویٰ کہنا
 نسبت پرست و موجب
 فتن و ضلالت است
 و از باب قدرت نیست کہ
 اجماع کفر است
 و قول راجع کہ سید الراجح
 سائب صواب است تعلیم او
 بر مردمان واجب است
 غلام حق است زیرا کہ بتد

و واجب ان تقویٰ کی نسبت اس
 کی بارگاہے ختم ہوگی و عکس نہ چکر
 محبت و عبادت و مریکے ختم ہو گئے
 و عبادت ہے کہ ان کی برائی سے اپنے
 کو نکلے نہ دیکھا جائے اور آئینہ ہوا
 جائے اس لئے کہ محبت انجی بہت ہو
 عیساں مقصود کہ ان کو کیوں کھڑا کر
 محبت کثیر و کے ذریعہ کیا ہو سکتا ہے
 اس شخص نے اپنی غلامی سے یہ نیکو
 پر کار کر و حسب نسبت پرست نہ
 کیا اگر باطن میں ان حسب نسبت
 بھی ہو تب بھی ایک نوع محبت کا
 سبب ہے اور وہ حسب مقتضی
 ہے۔ ابھی ان کی مغفرت دینی کہتے
 دوسری نوع محبت بھی تو ہے جس
 محبت کے کہیں پر تو عبادت کہیں توحیدی
 تو عبادت کہیں کہیں اصل توحیدی

انکی گھٹ اس
 کی تو ممکن ہے کہ
 کے خیر مانے
 بڑی ہے اپنے
 اور کا امید ہوا
 کی اپنی بہت
 کیو کہ ادار
 کیا ہا سکای
 بھگت ہے یہ
 ت پر اگر یہ د
 ہیے گھٹ
 دے گھٹ کا
 ت فخری
 د کی گھٹ
 ت پر جس
 د کی گھٹ
 ت گھٹ

چون مرغوب و نام مرغوب
گرد و قطره و واجب و نافذ
اصل ایست که در انکار و
منکر و امر بالمعروف و نهی عنکر
مرد و گرفتار نفس و فاسد و پاک
شاید و از این ایست و اصل و کفایت
تخصیص و تفریق و بیجا تفسیل
نیست سید و جمالی و درین
امر برابر اند و گاه کافر و مؤمن
بسیار بیجا کافرند
نماز و زکوة و زکوٰۃ و زکوة
و عمل خیر و خیر و آراء اگر
سید و آفتاب حق خاص
از کس کند هر چه بآفت
کند و کند و در آنست انجام نماید
تو را علی است نام
حق میسر و حقا و در آنست

ایک نظم شریعہ کا لازم لگانا اور فیوض
 و فوارہ کے ساتھ ساتھ اس کا کوئی کون نہیں ہے۔ البتہ
 ان بزرگوں کے حق میں علم کی نسبت کو
 جن کی حالت اور جن کا تقویٰ ثابت ہو
 چکا ہے موجب حسن و طاعات ضرور ہے۔ یہ
 قول باب نکات سے لکھی نہیں ہے۔ ایک
 سورت اور کے نزول کے بعد حضرت صدیق
 پر اہانت پہنچا کر فرمایا۔

خائن کا جو حق قول کہ سید المرسلین
 پر ایسا کہنے والا جو ہر حال اس کی تعظیم
 تو گویا واجب ہے یہ غلط بات ہے کہ
 حق پرست اس قسم کی بیعت و کلمات کا شریک
 ہو گا اس کی تعظیم واجب نہیں اور اہل
 جہان میں انکار و ابرار و اعدائے ملت
 حدود و انصاف ملایا اسے شہادت اٹھانے
 لائے اور حکومت میں بدل و انصاف
 کے معاملے میں کسی ملحد اور کسی فحش کی تجویز

toobaa-elibrary.blogspot.com

منا انکانت حقوقی و جی ہیں
 عدالت حق اور عقلی نیست
 و اکمال اس قولی اونیست
 خطا و بدعت است اما
 ثابت بقول حق و معاند زور اکو
 ارجاب تعظیم یعنی محبت و
 ترک ایذا و حق اہل بیت
 عنوان اور شدہ و تحقیق ہی
 جامع و دروہن ایسے قائل و مجتہد
 یا حقوقی یعنی با حق و انسانی
 یا ہم اختیار و پیدا کردہ ای علم
 از باب انوار آورده اکابر صحیح
 موجود بات و این از ریاست
 مجید و فی شود۔

کے ساتھ نہیں کہے گا۔
 خائن کا تہذیبی قول کا تمام نہیں
 صورت ہی نہ جائز نہ بدعتی نہ
 جہانے خود بخود حضرت حق
 اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی
 گستاخ و حرکت کی۔
 یہ اقوال بعض ہے حاکم شرع
 کو پہنچے کہ اول اس سے اس قدر کی
 منقلب کرے۔ ظاہر ہے کہ وہ کوئی
 سند و پیش کرے گا جب وہ نہ
 پیش کرے سے عاجز ہو تو اس کو
 امتیاز میں کوئی کالی شدت
 کے ساتھ ظلمات اور آئندہ کیلئے
 اس سے تو بے لیاقت کرے کہ وہ
 اس قسم کے بہتان بزرگان دین پر
 د لگانے گا۔ حاصل کام یہ ہے کہ
 اس قول کا خدا حضرت صدیق

نہیں ہے۔ ایک پیدا اور ایک نوربان
 ان امور میں برابر مساوی ہیں جب کہ
 بعد میں سب کا یہ کہ باقی کلمہ علیہ
 ہو تو یہ نیز ایک رہا ہے وہ تو نیز علیہ
 کی وجہ سے ہیں سے علیہ اور کہیں
 میں ان کی کلمہ کا قصداں ہو گیا۔ ہاں اگر کوئی
 تہداس شخص کا کوئی خاص رہنمائی حق
 ضائع کر دے تو عورت اور دنیا کے اداری
 کی بات یہ ہے کہ اس سے درگزر کرے اور
 مستقیم رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بھی درگزر کر کے لئے فرمایا ہے لیکن اگر کوئی
 دنیا فتنے کے جا نہیں ہاں درگزر اور
 چشم پوشی مقبول رہا کرتی نہیں ہے غلط
 یہ ہے کہ قائل کہہ کہ قول میں غلط فہمیت
 ہے اس بات کے کہنے سے کلمہ کا ہمت
 نہیں پہنچتی اس لئے کہ ابلیسیت کے حق
 میں تعظیم یعنی محبت کا واجب ہونا اور

ان کو ایذا نہ دینے کا حکم عیناً اور جوازی
 ناکمل کے درجہ میں اس کا نام لکھیں ہیں
 آئی کہ اس سے عجاہی کلام کو برا بھلا کہنے والے
 تہد کے لئے بھی تعظیم واجب قرار دی۔
 یہ حقوق و حقوق و حقوق انسانی ہیں ہاں یہ کہ
 اشتباہ ہو گیا۔ اور اس نے درجہ حق
 کے حقوق میں فرق نہ کر کے یہ بات کہہ
 دی۔ ہر حال میں درجہ بات و حق
 ہے کسی بات کا انکار اس قول سے تعظیم
 نہیں ہوتا۔

حضرت شاہ صاحب کا عربی کلام

یہاں دیکھی ہیں، مصلحتاً، حضرت شاہ صاحب کا منظوم کلام
 درج ہے۔ میں نے اس حصہ کا نظم میں سے دو نظمیں نقل کر لی ہیں ان نظموں کی
 فصاحت و بلاغت و روانی و سوز و گداز اور کیفیت و دل آویزی
 اور عربی سے اولیٰ نما صفت دیکھنے والے کو بھی محسوس ہو جائے گی اللہ تعالیٰ
 بخشش میں ترقیم بخیر فرمائی اور وہ عجاہی حق کی کیفیت فرمایاں ہے۔ کہنا ہے کہ اگر جو گاہ

دست بردار نہ نہایت ہو گا۔ اب جتنا بھی مل جائے غنیمت ہے۔ درحقیقت
اشعار کے ساتھ لکھا جائے گا لیکن حق بات یہ ہے کہ اگر وہیں اس کلام کی
پوری کیفیت منتقل کرنے میں کم از کم میں تو کامیاب رہوں گا۔ یہ سب سلی نظم
عاشقانہ نہایت اور بجا ذی رنگت میں ہے۔ گھیس نہیں حقیقت معرفت کا رنگ بھی
جھلکتا رہا ہے۔ دوسری نظم کے چواشعار قصیدہ کا فنیق کی تفسیر اور قصیدہ کے
طور پر ہیں۔ اس کے بعد فقیر اشعار ہیں۔ یہ قصیدہ قصیدہ و اذکار کی ہی مختصر ہو گا یا اس
کے اور اشعار بھی ہوں گے جو یہاں عرض میں شامل نہیں کئے گئے۔

(۱) یا نسیم الشمال ذکر لفظہ الشوق فی تمنا

فان لکلی ذی ذنب غما حال جسمی لک انراوا

اے باد شمال تو میرا فقر شوق محبوب کی یاد میں میرے ساتھ ہے بلوغب ہم سے
آگاہ رہا ہے۔ یہ میرے سوا کونسا لہجہ دہتے نظر آتا ہے۔

(۲) غنیمت غنمی ہائے غم نہا، اوری غنی استقام

اگر شوقی ملنی غمزم لبس لی شیتہ نہا

یہ بھی غنیمت غنم کے ساتھ لکائی ہیں میرے ساتھ جو غم تو یہ میری
آتش شوق بھرا گیا ہے اور میری کوئی آرزو جو مجھے ملے ہوگی۔

(۳) اخص بالہ فی ہما، جمعی فی سوال کبی

لکھت لکھتی تھا وہ غنی اقدار جنت نہا

آئندہ اس کی کثرت لکھا ہو دوسری جان آگ کے دریاں ہیں اس میں
ہم کہ لکھو کسی غیر سے کہے کہ وہ اس سے بڑے علم والا ہے۔

(۴) اونی رسولی ہما، اچھے علوم وادب

فراہانی لکلی لکست لکری لکراؤ ہما

میرا قصہ فقیر جو اب لکے اور اس کی جانب سے علوم وادب کا تحفہ لکے فقیر
وہیں آگیا۔ یہ حال خود مجھ پر شکست ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ تو لکھا گیا ہے یا

(۵) سلم جونی باقی ذی لبس لکلی، ایک ستر

لبس لکلی سوتی براہ، تدبیر لکھ لکھ

اس سے نہ بخت کر، کہ اس فقیر سے کس لکنا اور کس لکنا میں میرا قتل
میان کر دیا اور میرا دفاع کر دیا۔ میرا لکنا اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا ہے
موت کرنا ہے اور اس کے لکنا کے خلاف وہ کچھ کر سکتا نہیں۔

(۶) قوم شوقی اذابت لی کلاب غنی، انتقام

والحدہ اونی جیری انی لکھ لکھ لکھ لکھ

میں کوئے مجھ کے کتوں کو لکھی دیکھتا ہوں تو شوقی میں ملتا رہتا ہوں
میرا دشمن بھی میرے سب کے دشمن ہے کہ تو میں اس کو سب سے ملوں۔

(۷) غلی غراشم لک، وادب لک قائم، والا انصاف

وونی غراشی خیال، وچہ غرا لکھ لکھ لکھ لکھ

میری شہنشاہی و دایا کے ختم ہونے والی ہیں ہے اور میرے دل میں ایک
ایسے چہرے کا خیال ہے جس کی کشتی سے مارکون و کان لنگ گیا۔

(۸۱) المی تخی العبد فی صحن دلی بکوار فی بیانیہ
ولا استراح ولا انکسار لا افسار لا انا

میں ایک کبکھم ہمارا دماغ بھینچ گیا اور چون اور دوسری طوط سے بکھج
انکسار و افسار و افساد کا سر نہ لگا رہا۔

(۱) اذیاع ذلی ورم فی مای فانی لا ارجل عن العنبر
شعاع کسے والے قلوب اسٹ کر کے طاعت کسے ہیں عشق و عاشقی
ہے باز کئے و انہیں ہوں۔

(۲) یعنی سب اجترائے عشق و عشق باہم المی عشق باہم
جہنگ میں زندہ ہوں میری آنکھ منتظر دست میں جاگتی رہے گی میرا
قلب چران اور خواہاں رہے گا۔

(۳) فیما دمع العبد عطف ذوقنا المی ذائق المی عشق مای
اے باد صبا جہان بہت اور تیری کے ساتھ اس کی بارگاہ میں میرا سہم
پہنچا ہے۔

دل بال اہل واری فی ہواکم یعنی شہرہ و آیامی و عشق مای

اور یہ بھی کہہ دے کہ اے دوستو تمہارے عشق و طوفان میں میرے حال اور
دل گندہ ہے۔

(۷) جبروت جہد کم کا لہو جیسی طلی ناز و دہشی فی شہب م
یہ جہاد ہی میدان کے غریبوں کی غزوی کے اندھ کی ہوں میرا جہان
سوزاں ہے اور میری آنکھوں میں آنسو ہے جو سے ہیں۔

(۶) فالن حتم جو سیلی و انیم فالن بالعرفان و باقرام
اگر حق ہی فانی ہے شاد کام کر کے ہو تو نہا۔

(۵) وان حبسہ حرم علی نگی غیبات باب المصطفیٰ خیر الامام
اور اگر تم بستم و رہاں میرے پورے حال کا نظم و جاری رکھنا چاہتے
ہو تو میں خیر الامام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب عالی پر
قریب و درگاہ۔

(۴) وایر تو جہی ولا استنادی و فی مای ویرا ویرا
و راسل ان کی کتاب مای میری تو جہد کر رہے اور یہ میرا سہارا
بھینسے سے لگے غرض ہے اور انہیں کا دامن میرے ہاتھ میں ہے۔

(۹) ومن لی بعد ما دہشت مظاہی واستغدا بالادب و ملک مای
اے سرکار و صاحب میری بیاباں جب کہ کروہم گنیں اور گن پر دست
جوئی کا جہنم جہاں ہے وقت میں میرا کون مای ہے ہوائے کپ کے۔

دعا کرتا اس حال میں جسے بگڑ
 اذکار و سجدہ کا باریز پیشور
 برادر عزیز مولوی رفیع الدین
 جیسے نوع انفرادہ و نصاب
 جنہاوت و مکالمہ پر دست تھا
 جمال و صفات پر شام جو شرف
 و ظاہر و باطن اور گشت و کسب
 عرفہ و شہان و مدح و تحسین
 علی ہر مقامی شہر و قریہ و بیرون
 کامل برآمد و کسب جو حستہ
 شہان و درجہ و قول و داد و پند
 موافقہ و تہذیب و ہم و دشمنان و را
 ناقص و العباد اختیار و دہ
 غور و فکر و فکر و فکر و فکر
 و خطا و گنہگار و نشہ
 چو لہر و شہر و کسب و کسب و کسب
 جمال و اعتبار و شہر و شہر

تفتیشی حال شہر و شہر
 تھا اس لئے مال و شہان کی منزل
 تفتیشی کرنی فصول گئی گئی
 رہا جو اب سلسلہ قوم کا میں اسکا
 فتویٰ بریں روایت است کو
 روایت ہر طرح معلوم و مگر علامہ
 است مہر کا خبر و صدقہ و فائدہ
 در قادی مالگیری و جرنیل
 و الامیر و الامیر و الامیر
 فی ظاہر و باطن و کمال
 قادی قادی و قادی و قادی
 الفتویٰ و قادی و قادی
 شمس الامیر و الامیر
 قال مولوی اہل مغرب
 ہلال و رمضان و یحیی
 الصوم علی اہل مشرق
 کہ فی الخلاء
 بعض فقہاء و بعض مہم و مہم

اختلاف مطالعہ را اعتقاد کردہ
اند و گفتند کہ اگر اہل دینی مصلحت
و مضامین را برپندارند باین حساب
روزہ و غیرہ اہل مراء آباد
را ہم پروردگار ہلال نسیہ باشند
باین حساب روزہ گرفتن لازم
نیست بگویشاں داد بیت
خود کا نیست لیکن ایں قصد
موسط را باید بداشت کہ چون
الزویت جانب مغرب باشد
و بلد متاخر الزویت جانب
مشرق باشد.....
..... زرا کہ ہلال
جانب مغرب است پس کی متغی
شدن نیست کہ مغربیاں ویند
بخشراں مشاہدہ فاشد و بکم
آنکہ فاصلہ در میان بلد مغربی و

مطالع کا اعتبار کیا ہے اور کیا
ہے کہ اگر مشن اہل دینی مضامین کا
چاند رکھیں اس حساب سے
روزہ رکھیں تو اہل مراء آباد اور
اہل راجستھان کو دو مشرق میں ہیں
جنھوں نے چاند نہیں دیکھا اس
حساب سے روزہ رکھنا لازم نہیں
بلکہ ان کو اپنی رویت کافی ہو۔
یہ بات ٹھکانا رکھنا چاہیے کہ وہ
ظہر جس میں رویت پہلے ہوئی ہے
جانب مغرب میں ہو اور وہ ظہر جس
میں رویت بعد کو ہوئی ہو جانب
مشرق میں ہو۔ اسلئے کہ ہلال
جانب مغرب میں ہو تا جب لہذا یہ
چیس ہو سکتی کہ مغرب والے نہ
دیکھیں اور مشرق والے دیکھ لیں
دوسرے یہ کہ فاصلہ مابین مغربی اور

بلد مشرقی بقدر تفاوت.....
باشد تا تفاوت اثنیہم رسد
و بدین اثنیہم اختلاف
بلدان را اعتبار نیست قری
و قصبات ہر غیر را اجماع تابع
آن شہر اند..... صحیحہ کشید
مولوی رحایت علی خاں
بنا ہم نامی آن مہربان دورہ
باید انظرون تغیر ہیکل اہل اقصاں
ولی مسلم۔ عایدہ آور۔
و اس نام حکیم

بلد مشرقی کے درمیان اس قدر
ہو..... کہ تفاوت اثنیہم
ثابت ہو سکے بغیر اس شرط کے
اختلاف ہلال کا اعتبار نہیں.....
..... مولوی رحایت علی خاں کا
عقد تھا کہ اس آیت نے بغیر
طوت سے بھی ان کو ہیکل اہل اقصاں
ولی مسلم و عایدہ کیا۔
والسلام علیکم۔

اختلاف مطالع

رویت ہلال کے سلسلے میں اختلاف مطالع کا مسئلہ کیا ہے اور کیا طور
مسئلہ ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے اس مسئلے پر اپنے مکتوب گرامی کے اندر
اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اس مکتوب کا ایک جلد نہ تھا نہیں گیا۔
اور ایک دو جگہ قصہ احداث کر دیتے ہیں کہ انھوں کو اصل مسئلہ سمجھنے میں ہمت

وہم حضرت مولانا عبد الکریم فرنگی مہلتی نے اس مسکوہ لئے فتاویٰ میں
کی جو تفصیلی بحث کی ہے۔ ملاحظہ فرمادیجئے عبد الکریم جلد اول ص ۲۹۰-۲۹۱
صفحہ ۲۹۰

مولانا فرنگی مہلتی کے ایک جواب کا کچھ حصہ فارسی سے اردو میں ترجمہ کر کے
یہاں پیش کر دیا مناسب سمجھتا ہوں

اختلاف مطالع کے بارے میں فقہاء و خلیفہ جہاں اقوال پر مختلف ہیں۔
بعض کا قول یہ ہے کہ اختلاف مطالع مستحب ہے اور ایک شہر کی رویت کا اعتبار دوسرے
شہر میں نہیں ہوتا بلکہ ہر شہر کی رویت اسی شہر کے لئے مستحب ہے اور اکثر شہر تین یا چھ
کے نزدیک ظاہر روایت کی رویت اختلاف مطالع کا مطلق اعتبار نہیں ہے۔ میں
ایک شہر کی رویت دوسرے شہر کے لئے اگرچہ دونوں کے درمیان خاصہ کثرت کی یکساں
دہو۔ مستحب ہوگی۔ بشرطیکہ ثبوت شہر کی ہر پہلی جگہ جائے لیکن محققین حنفیہ کے
کے ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ وہ نہ شہر جو مسقط قادم علم ہیئت اختلاف مطالع
رکھتے ہیں۔ یعنی ایک ماہ کی تبدل ہر ساعت رکھتے ہوں ان میں ایک جگہ کی
ثبوت دوسری جگہ کے لئے مستحب ہوگی اس سے کم ہر ساعت میں مستحب ہوگی۔ دیکھو
فتاویٰ عبد الکریم جلد اول ص ۲۹۱

مجموعہ فتاویٰ مفتی محمد بہلول بجا گجراتی دہلی میں ایک فتویٰ شکیکالت
حضرت مولانا عطاء دہلی کا اختلاف مطالع کے سلسلے میں دو دن چار دن میں اکثر

مطالعہ حنفیہ کے اس قول کو جو ظاہر روایت کے پیش نظر ہے۔ دہلی طریقے سے
وقت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ مولانا ماکرم حسن دیوبندی اور مفتی محمد بہلول صاحب
بجا گجراتی کی اس فتویٰ پر یکدہ تصویب ہے۔

مولانا محمد گجراتی صاحب دیوبندی کی اکھیت مدرسہ دہلی نے اپنے
روئے زوہد ظاہر و باطن و عیدہ میں دو بار حضرت کے خیبات و احداث
کو پیش نظر رکھتے ہوئے عقل و نقل و دلیل کے ساتھ دہلی سے دہلی کے مسئلے
پر یہ حاکم بحث کی ہے اور ان میں حضرت مولانا فرنگی مہلتی کے اس فتویٰ کا حوالہ دیتے
ہوئے اس حوالہ نقل کیا گیا ہے۔ اور عطاء دہلی شادی کنز کا قول نقل کرتے
ہوئے جس میں مولانا عبد الوہاب صاحب دیوبند کا حوالہ دیا گیا ہے حضرت مولانا
سید محمد انور شاہ محدث کشمیری کا یہ قول درج کیا ہے۔ "ما تقریبہ کو علماء
دہلی کا قول ہی تسلیم کرنا مسترد ہی ہے اس کے بغیر جواب نہیں ہے۔"

مکتوب گجراتی بنام سید امیر حمید ریسنی بگرامی
(در بارہ امتیاز و اختصاص محمد عبدالباقر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عبد الوہاب صاحب دیوبند
السلام علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہ السلام
والسلام علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہ السلام
والسلام علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہ السلام
والسلام علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہ السلام

اسرار الخلیفۃ ولہو فی کفری
 حلف الخلیفۃ اعلیٰ قبلۃ علیٰ طحا
 الوحید من تاحیل الوصول و
 تعویض القویۃ و قدھیل
 القویۃ و المادیۃ استجاب
 المقاصد منہا فی العلیہ و
 والذی و انما استقامت
 قلیۃ من حلف الخلیفۃ علی
 کتاب الشیخ القرائی و کتاب
 التواضع الکبریٰ للشیخ حیدر
 الدین عبد السلام القزوی
 و بعد و بعد بعض فوائد
 العلم فی موعظہ العشر
 المکیۃ للشیخ اکابر الکبریۃ
 الشیخ الشیخ ابن عربیہ و کذا
 فی موعظۃ تلخیص الشیخ
 الکبیر صلی الدین القزوی

پسے لکھنے اس زمانے کا نہیں
 کیا اس کتاب میں حاصل اصول
 تفریح قویۃ و تہذیب و مہلکی
 اور مرقعہ کا استقامت و استقامت
 سب کچھ پایا ہے اس علم کی کتب
 نام خزانہ کی ایسا معلوم میں اور
 عورتوں میں عداوت و عداوت کی کتا
 قواعد کتب میں پائی جاتی ہے عیسیٰ
 اس حدیث کے کچھ فوائد و کتب
 کی موعظہ کچھ اور کتب میں
 شیخ اکبر کے نام کتب کتب

قداس اللہ سرحد و قتل
 جہا الشیخ عبد الوہاب
 الشیخ فی کتاب الخیرات

یہ مکتوب لکھی کتاب جو شاہ ابوالفتح دکن خوار العلوم مولانا ابوہریرہ کے اہل
 و اقارب و تلامذہ کے لئے لکھی ہے مکتوب کے تلامذہ و تلامذہ کے لئے لکھی
 لکھی ہے یہ ہے یہ لکھی ہے انشا اللہ تعالیٰ الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ
 فی مکتوب مولانا ابوالفتح الشیخ عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب
 عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب
 نور اللہ مولانا عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب
 نور اللہ مولانا عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب
 بعض کتب و تلامذہ کے لئے لکھی ہے انشا اللہ تعالیٰ الحمد للہ الحمد للہ
 جلال اللہ کے پاس اور کتب و تلامذہ کے لئے لکھی ہے انشا اللہ تعالیٰ
 نور اللہ مولانا عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب
 ہے کہ بعد کتب کے وہ لکھی ہے انشا اللہ تعالیٰ الحمد للہ الحمد للہ
 انشا اللہ مولانا عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب الشیخ عبد الوہاب
 چند تصانیف لکھی ہیں۔

کتاب متعلق چند ضروری باتیں

(۱) کتاب کے ابتدائی تصورات میں سر الشیخ دہلوی کے متعلق بعضی سے تصنیف شاہ صاحبؒ ہونے میں شبہ ظاہر کیا گیا ہے، بعد میں یہ تحقیق ہوئی کہ یہ کتاب حضرت شاہ صاحبؒ ہی کی ہے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے شاگرد رشید مولانا سلامت اللہ کشتلی بدایونیؒ کی تصانیف میں اس کی شرح تحریر فرماتے ہیں کہ یہ جو کتاب ہے جو شائع ہو چکی ہے۔

(۲) تصانیف شاہ صاحبؒ کے ضمن میں اسولہ واجوبہ مرتبہ حاجی رفیع الدین مراد آبادیؒ کا ذکر آیا ہے۔ اس حیثیت سے کہ یہ شاہ صاحبؒ کے جوابات ہیں اس کو ان کی طوٹ منسوب کیا جاسکتا ہے یہ کتاب کئی کتب خانوں میں موجود ہے۔ اور اس میں بڑی تعداد میں دستکوبات تحریر ہو چکی مثال کرنے لگے ہیں۔ اب چاہے اس کو اسولہ واجوبہ کہتے یا اخلاقیات کہتے رہے۔ بلکہ یہ ایشیا ہے کہ فتاویٰ عبد العزیزؒ کو اس کی قسم کے مجموعوں سے ترقی کیا گیا ہے۔ ایک صاحب نے معارف میں ایک مصنف کے لکھن میں یہ اشعار لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب کی نام اسولہ واجوبہ بتانے میں غلطی کی ہے لہذا اسل یا اخلاقیات کہتے رہے۔ اس کے جواب میں اس شخص نے کہا کافی ہے کہ اگر اراکار میں مولود صوفی توحیدیں مراکتابی میں ذکر حاجی رفیع الدینؒ کو تے ہوتے اس کتاب کا نام اسولہ واجوبہ ہی تھا ہے۔ بعد میں خود حاجی صاحبؒ نے یا ان کے بعد والوں نے اس میں اضافے کئے تو

اس کا نام اخلاقیات عبد العزیزؒ پر کیا ہو گا۔ خود اخلاقیات عبد العزیزؒ کی دعا کی ترجیح الدین مراد آبادیؒ کی کتاب ہے اور حضرت شاہ صاحبؒ کی کوئی تصنیف ہے۔

(۳) بیاض رشیدی میں ایک مکتوب حضرت شاہ اہل اللہؒ کا ذکر ہے کہ آناراضہ میں غلطی سے حضرت شاہ عبد العزیزؒ کی طوٹ منسوب کیا گیا ہے۔ سر سید احمد خاں مرحوم نے اس مکتوب کے ذکر کرنے سے پہلے لکھا ہے کہ اگر وہ فخر علیؒ ہیں تو آپ نے رضا عبد العزیزؒ کے دل کا کرکھا ہوا کو دنیا بے نہیں ہوئی اگرچہ چار تھے جو آپ نے نظم برداشت نہایت حسرتی طور پر لکھ دیئے تھے باقی لکھے ان میں سے ایک خود تیرا لکھ دیا ہوں۔ اور آناراضہ صیدہ ۱۳۱۵ھ میں بیاض رشیدی میں بہار سترالکھ پورہ لکھ دیا گیا ہے اس کے بعد حضرت شاہ عبد العزیزؒ کا لکھ کر وہ مکتوب یا ردود میں ہی بیاض رشیدی کے دست حضرت شاہ اہل اللہؒ کا ہے۔

(۴) بیاض رشیدی کے چند جات میں کئی تحریریں و درجہ ہر فتاویٰ عبد العزیزؒ و مطہر میں بھی ہیں بطور فتاویٰ میں سائلین کے نام لکھے ہیں یہی مرتبے کے شاہ تصدیر کیا گیا ہے پھر یہی فتاویٰ کے ساتھ ساتھ کشتلی کا نام بھی درج کیا ہوا ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ سے سوال کر کے والے بعض بہت ہی اہم شخصیت کہتے

ہیں۔ میں یہاں چند ناموں کی نشان دہی کر چوں۔
 (الف) فتاویٰ جلد دوم ص ۳۵۳ پر ایک تحقیق یا بحثوں مجموعہ کی قرا ہے
 متعلق درج ہے جو ایک مسلم اور مسکراہ اکثر تحقیق ہے مگر مطبعہ فتاویٰ سے نہیں
 معلوم ہوتا کہ یہ سوال کس نے کیا تھا۔ یہاں خریدی سے معلوم ہوا کہ قاضی محمد عیسیٰ
 نقوی نے تو ثبت کتاب اصطلاحات الفنون نے یہ سوال کیا تھا۔

(ب) فتاویٰ جلد دوم ص ۱۳۲ پر ضمیمہ بیان درج ہے متعلق ایک تحقیق ہے۔
 یہاں خریدی سے معلوم ہوا کہ حاجی فیض الدین مراد آبادی کے سوال کے جواب میں
 یہ تحقیق ہے۔

(ج) فتاویٰ جلد دوم ص ۳۳ پر حکم آرہی مدد و حاشیہ تحریر ہے۔ یہاں خریدی
 کی رو سے اس سوال کو قاضی شمس الدین پانی پتی نے لکھ رکھا تھا اس لئے جواب میں
 ارقام فرمایا گیا ہے۔

(د) فتاویٰ جلد دوم ص ۳۳ پر مدد و حاشیہ اختلاف سے متعلق ایک تحقیق ہے یہاں
 خریدی سے معلوم ہوا کہ یہ تحقیق بھی قاضی شمس الدین پانی پتی کے جواب میں تحریر فرمائی
 گئی ہے۔



کیا آپ کو کسی دینی کتاب کی ضرورت ہے؟

— ہمارے یہاں اپنی مسجدوں کے علماء و بزرگواروں کے اکثر بڑے
 علماء کی کوئی دینی کامیابی نہیں ملتی صرف وہی دینی ہیں۔ کسی بھی
 کتاب کی ضرورت ہو تو نہیں سمجھتے۔

ہماری مسجدوں کے علماء و بزرگواروں کی مسجدوں کے بے وقعتی کے لیے
 ۲/۰ کے ایک پیسے کے ہادی ضرورت کتب طلب فرمائیں۔
 تاہم حضرات کے لیے سفارشی خرید کی پیش ہے

۱۰۰ پیسے

ان کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے

Only Cover printed at : CLASSIC PRINTERS
 Near Kaiserbagh Kotwali, Khayaliganj, Lko.

طوبیٰ ریسرچ لائبریری
اسلامی اردو، انگلش کتب،
تاریخی، سفر نامے، لغات،
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com